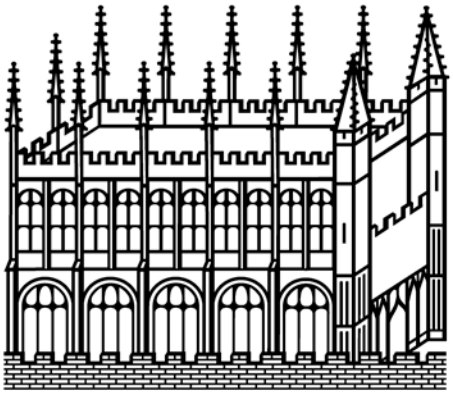


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

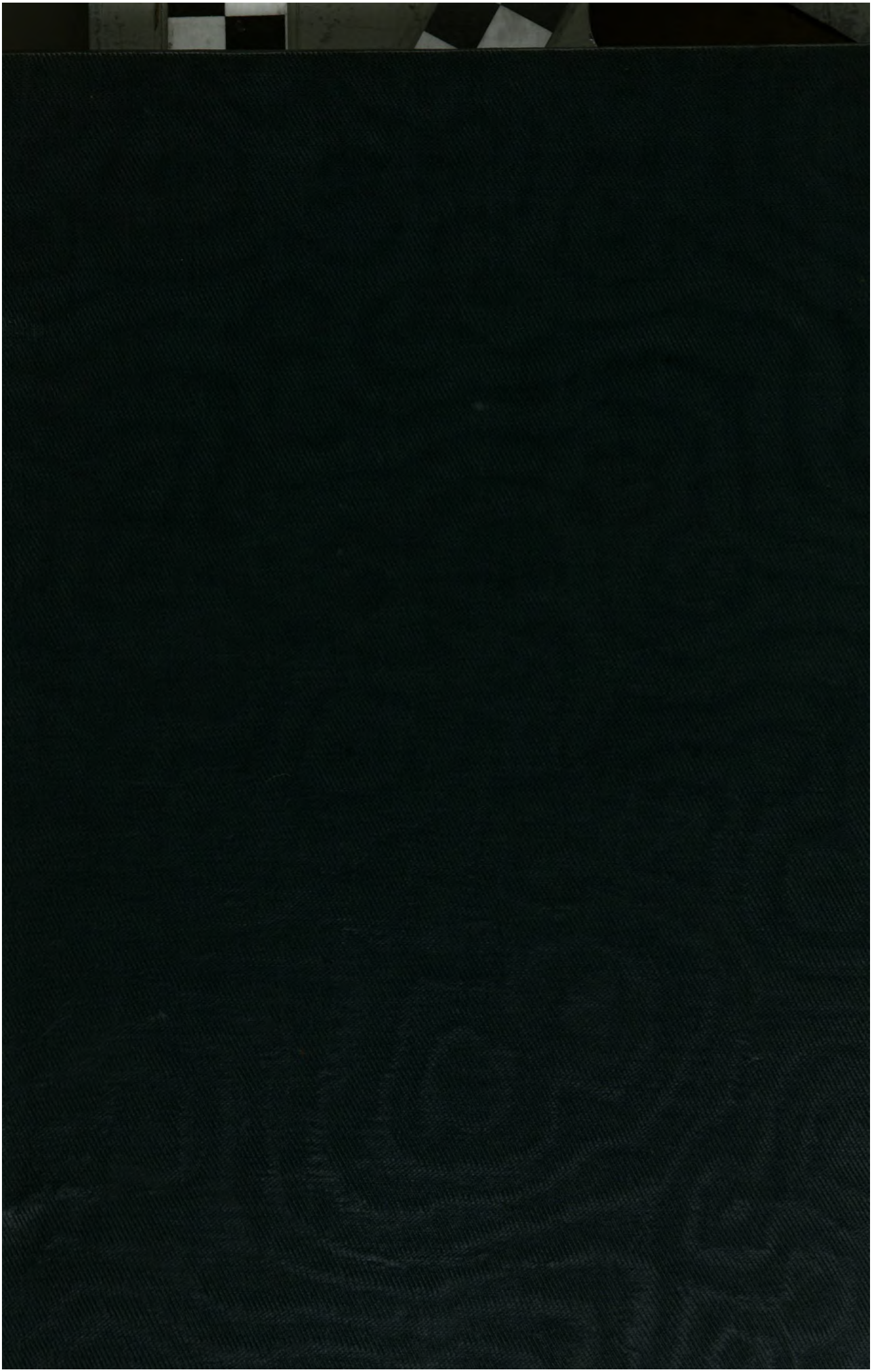
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





مالا بودھ - چھوٹی تیواری وکیل کی تصنیف ہے
راگ پرکاس - تصنیف سری جناب راجہ
مادھو سنگھ صاحب بہادر راجہ امیٹھی ہے
بھگت مال - مولفہ راجہ پرتاب سنگھ بہادر
بنیس مرحوم پاڑرونہ -
مہمن استوتر - استت سدا شیوجی -
سبھا بلاس -
بیدنیوست - بیدک کی کتاب -
لیلاوتی ناگری - فن حساب مین
امرت ساگر مطبع جدید - مع دیگر مسودات
بیدک -
بکرم بلاس - جسکو پوربے بھولا ناتھ نیپال مین
کود دوہے چوپائی وغیرہ مختلف چھند یعنے دوہرا
اشعار بھاکھا مین تصنیف و تالیف فرمائی
اودو جاترا - یہ سری اجودھیا جی کی پنچ کوسی
جاترا کی کامل یادداشت تیرتھ وغیرہ کی ہے
اور جاتری صاحبون کو اسکی معاینہ سے نہایت
سہولت ہوتی ہے تیرتھ جاترا مین یہ پستک
نہایت مشقت سے تصنیف و محنت سے مطابق
کی گئی اور جامل آور پدم پوران اور اسکند
پوران سے رای گورسرن لعل اودھ باسی
پنچیل عدالت گورکھپور نے بھاکھا مین
تصنیف کی -
گیان چالیسی -
رس راج - کب ست راج کی بنائی ہوئی
جسمین دوہے اور نظم بھاکھا مین نایکا بھید کا
بیان ہے -
سامدرک - بست ریکھا کے ساتھ بطور ترانہ
کے پشین گوئی کے خیالات -
بارہ ماسہ فقیر اگہ بخش
نگھنٹ - ترجمہ سنسکرت کی پستک فن طب
بیدک مین لاجواب ہے -
منوسمرتی - سنسکرت بول بھاکھا فارسی
حروف مین ترجمہ حسب ایماء پنڈت
مادھو پرشاد صاحب بہادر مطبع مین
طبع ہوئی ہے -
اندر جال ناگری -
کھاگنگا جی -
رامائن ناگری - چھاپہ ٹیپ جسمین الفاظ
الفاظ علحدہ کیے گئے ہین اور شرح بھی اوسکی
منسلک ہے اور ایک کوس بھی شامل ہے
اسدم تک ایسی صحیح رامائن ناگری مین طبع
نہین ہوئی بلا جلد -
رامائن ٹیپ - مجلد -
رامائن تلسی کرت - ساتون کانڈ تصنیف
گوشائین تلسی داس جی کی صرف مول حفظ
رامائن تلسی کرت سٹیک یعنے نیکا مانس
دیپکا دو کوس یعنے حل لغات مشکل اسکا لاکھن
پستک مقام دہلی و سیرٹھہ مین طبع ہو کر سائین
کی خواہش کے دست بدست فروخت ہوئین
لکھر صحت الفاظ و چھاپہ مرغوب سے مطبع ہذا
مین طبع ہوئی -
ست سئی رامائن گوشائین تلسی داس کرت
نیت شاستروں مین سات سو دوہے مشہور
پستک ہے -
گیتاولی رامائن - ساتون رامائن گوشائین
تلسی داس سے مشہور رامائن ہے
گیتاولی رامائن - تصنیف گوشائین تلسی داس
جی کے بیان حالات راجہ رام چندر
رامائن دوہاولی - گوشائین تلسی داس کرت
جسمین گیان بھگت بیراگ کے مشتمل دوہے
تحریر ہوتی ہین -
کایست کل بھاسکر - اقوام کایست کا برن
جسکی - وسی ثابت کیا گیا ہے کہ عوام الناس
اس قوم یادانش و فرہنگ کو جیسا کہ اس درجہ
کے قوم خیال کیے ہوئے ہین غلط ہے بلکہ
از روی بیوستھا کاشی کے پنڈتون کے یہ قوم
بھگدھل چھتری و برہمن کے غالی قوم ہے
قصہ کول چند رجہ تری - مشہور پستک ہجر
سنگ بودہ - تصنیف کاشی ناتھ بھاشا چارج
جسکا ترجمہ بھاکھا مین ہے -
سری گوپال سہسر نام - مشہور استوتر مجموعہ
ہنود کا ہے -
گنت کام دھمین - فن حساب کی عمدہ کتاب ہے
بہارندر ابن ناگری - تصنیف بہارندر ابن
منیشور کے اچارج ٹرہ بد پار تھی فی بید
شاستر دہرم وغیرہ کے مشاہیر کمال درجہ جدت
دلی سے تصنیف کیا -

سری بھاگوت - امانت رای منظوم -
سری مت بھاگوت - اردو ٹیکا سہت لالہ
کنہیا لال صاحب مطبع لاہور -
گیان ساگر - تصنیف منشی گردھاری لال
صاحب تصوف ہیں -
ادھیت رامائن - منشی شنکر دیال فرحت تخلص
رامائن سمید معروف جہان ظفر - منشی لچھمن لال
صاحب -
رامائن امانت رای منظوم ترجمہ بال سمیکی یہ
کتاب آخر عمر میں امانت رامی صاحب نے
تصنیف کی -
کتھا رامائن - مسمی بہ دافع عذاب
ایضاً - اردو مصنفہ لالہ جگناتھ سہای
گیتا مہاتم وگنیش چوتھ منظوم -
گیتا مہاتم - اردو اسکے مترجم منشی لالجی صاحب
برج بلاس - مسمی بمظہر الحسن فارسی - کشن
ترجمہ سری بھگوت گیتا جی منظوم فارسی از بندت مہاراج

لسیرام ساگر - اٹھارون پوران اور چھون
شاستر کا خلاصہ -
مندری کچھ تر - یعنی ورکا جی کا چیتر بران
شکت جالپتی - منشی شنکر دیال فرحت -
پریم ساگر بخط فارسی - وسم اسکندہ سری
مت بھاگوت -
رامائن تلشی کرت - بخط فارسی مطبوعہ مطبع
بنی پرشاد -
ایضاً مطبوعہ مطبع ثمر بنیر -
سورج پوران منظوم - مشہور کتاب ہے
شیو پوران اردو کلان - مصنفہ منشی سنکھ لال
شیو شمسر نام - مصنفہ منشی شنکر دیال صاحب
فرحت -
شمر اسہاتم سٹیک -
رامائن بیدل - نرگستان اسکا نام ہے -
گجندر رکت مصنفہ لالہ جگناتھ صاحب -

کتب زبان سنسکرت و بھاکھا بخط دیوناگری

درگا پاٹ سٹیک - مارکنڈی پوران کا ایک حصہ
مع ٹیکا نہایت عمدہ ہے -
ایرادہ بھنجن ستوتر - سری پرم ہنس پرراج
کلکی چارج سری شنکر اچارج کی تصنیف ہے -
مارکنڈی پوران - مشہور دیبی پوران ہے -
دیبی بھاگوت مع ٹیکا - بارہون اسکندہ
حسب الایمای راجہ بادھو سنگھ صاحب
بہادر طبع ہوئی -
سری مت بھاگوت سٹیک بارہون اسکندہ
نہایت عمدہ -
بھاگوت گیتا مع بشن سہسر نام - مشہور پاٹ
پوجن کا استوتر ہے -
لگھو کوپدی - پاکرن کی پوتھی ہے -
شنکر دگجے بھاکھا - یہ عمدہ نظم بھاکھا مثل
کلام گرو شانجن تلسی داس نہایت پاکیزہ و
لطیف سری مادھو رانند وجی بھارتھی
سے ہے اور جو شنکر اچارج مہاراج اور
دوسری مت والوں سے بحث ہوئی اور اسکے
ذریعہ سے ہر مذہب کا خلاصہ اور بید کے
مطابق اونم مت کا تصفیہ ہوا ہے وہ اس

پوتھی سے معلوم ہوتا ہے
نبید جیون - بیدک کی کتاب کا انتخاب
عمدہ ہے -
کتاب ہنواری - چارون حصہ موجود ہیں
جتر منی پرایش ارانی - مرتبہ منشی سنکھ لال
صاحب -
سیم بودہ ناگری اور اردو - تعلیم اطفال
کی کتاب -
بیتال پچیسی ناگری - للوجی کب کی تصنیف ہے
برتانت درم سنگھ - پنڈت سری لال کی
تصنیف -
سنگاسن بتیسی - للوجی کب کی تصنیف -
سج بلاس - کرشن اوتار کی کتھا ہے -
سنکھ ساگر - ترجمہ بھاگوت بارہون اسکندہ
زبان بھاکھا میں تصنیف کنھن لال برہمن
پریم ساگر - یہ مشہور پوتھی لعل جی کب گجراتی
کی تصنیف سے ہے -
بھاکھا جاتکا - الٹکا سمپورن ذات کا مفرق
برن ہے تصنیف لوجن -
سور ساگر - یہ کلام مشہور سور داس جی کا ہے

الحاصل ہمچو رسالہ نادر الوجود در علم تصوف و بیدلیت بدیں خوبی کم بودہ باشد ہرگاہ ناظرین بچشم حق بین بینند لاجرم تحسین و آفرین بر مرجا کشایند رسالہ چہارم موسوم بہ مثنوی رای چندر بھان برہمن اکبرآبادی کہ در باطن مرد میدان معرفت بودہ در بحر توحید مستغرق و در انشا نگاری یگانہ این مثنوی نادر از تصنیفات وی ست کہ رنگ شوق عشق و ولولۂ باطنی از جلباب معرفت بہ تصنیع آراستہ کمالاتش از نظمش ہویدا و در تذکرہ نوشتہ است کہ این شخص ملازم شاہزادہ داراشکوہ بود و روزی شاہزادہ زور طبعش در فن شعر بحضور پادشاہ صاحب قران ثانی اظہار نمود حکم احضارش گردید ہنگام استلام عتبہ این مطلع بعرض رسانید ؎ مراد لیت بکفر آشنا کہ چندین بار ۔ بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم ۔ شاہزادہ بفور قدر دانی و بر انجلعت فاخرہ نواخت الحاصل این مجموعۂ چار کتاب نادر الوجود کہ بہ پیرایۂ یکرنگی مضامین آرایش دارد بہ تفحص بسیار بہم رسانیدہ از انجاکہ اشاعت این جواہر زواہر کہ لائق ترصیع افسر روزگار ست و لائق روز بازار طبائع جوہر شناسان و قدر دان ادوار تا در طبعش استبداد و اصرار شل اتقین از ہر طرف افزون دید لاجرم بحسن توجہ منبع دانش و فتوت جناب منشی نولکشور صاحب نصر اللہ ریاض اقبالہ مجموعۂ مذکور با خط پاکیزہ بر تقطیع مناسب بہ تصحیح مطابق با اصل در مطبع گرامی مقام لکھنؤ بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ ع مطابق ماہ شوال سنہ ۱۲۹۳ ہجری بہ حلیہ طبع آراستہ شدہ آویزۂ گوش روزگار گردید ؎ رنگ آرای جہان رنگ قبولش بخشد ۔ کہ ہمہ عالمش از شوق بجان بگیرند

بعونہ وکرمہ

که فاعل است لایزال و باقی لمعهٔ دوازدهم در بیان آنکه عابد معبود حقیقی
البته بکمال میرسد و هرگز ناقص نمی ماند- و رسالهٔ دوم مسمی به اطوار در حل اسرار
در تحریر پرکمالات که از سری لشمت جی دسری رامچندر جی که از راه طلب و عرفان بظهور
رسیده و اهل تصوف همین اطوار را طائف ستة نامیده اند و این رساله برده طور است
طور اول در بیان تجرید طور دوم در بیان آنکه عالم محض خیال است طور سوم
در بیان آزادی طور چهارم در بیان جمعیت دل طور پنجم در رفع خواهش
طور ششم در بیان معرفت نفس طور هفتم در بیان معرفت حق طور هشتم
در بیان یافت نفس طور نهم در بیان معرفت حال خود طور دهم در کمال
معرفت حق و این رساله در یکتا هم از نوادر روزگار است و رسالهٔ سوم مسمی
به رام گیتا که سراپا از مضامین معرفت و توحید و رموزات و مکنونات آن
مملوست نبذی از تلخیص مضامین این رساله ست تنویر شمع مکالمه سری مهادیو جی
با پاربتی بزبان تلقین و ارشاد در روشن گری احوال خداوند صورت یعنی پادشاه
ظاهری و باطنی سری رامچندر جی که با برادر خود سری لچمن جی از حقائق و معارف
بزبان فیض ترجمان افاده فرموده و از حقیقت ایکانت مکت یعنی سعادت
مطلق با سرور مدام و وحدت محض با حلاوت آرام که آزادی و دارستگی عبارت از آنست
و طریقهٔ دریافت این دولت عظمی و نعمت بیزوال از زبان پاک بیان فرموده و همچنین در تحت این
سعادت فضیلت چهارگانه یکی از ان بیراگ یعنی ترک تعلقات دنیوی و دوم بهگتی
یعنی عبادت طلب بی اجر و انتظار عوض و سوم گیان یعنی معرفت حقایق و چهارم
بگیان یعنی حالتیکه نتیجهٔ ان معرفت مبین گشته و در آی آن اسرار و رازهای
غامضه از حقیقت پرماتما یعنی ذات واحد واجب الوجود حقیقت مایا یعنی کثرت
از جسم عنصری و اجسام سفلی و علوی مرکبه و بسیطه که بظهور می گراید در معرض بیان آمده

کہ فی الواقع اسم با مسمی گفتنش کہ خورشید آسمان معرفت است سزاوار و درین
رسالہ جملہ افادات از بیان کلام معرفت التزام عرفان مماس محرم اسرار
خاص الخاص سری بیدب بیاس جی کہ مستغرق بحر معرفت بل عین معرفت
بودند پس در معرفت شان۔ ہرچہ نویسند از حیطہ تحریر خارج و بیرون است
و سری بیدب بیاس جی محاورتے کہ از عرفان حق در میان مظہر خاص الخاص
ربانی و انائے رموزات باطنی۔ سری کرشن چندر جی۔ ارجن۔ و سری
رامچندر جی۔ و شبست۔ و لشمن جی۔ و برہما جی کہ در کتاب گیتا و جوگ
بشت و بھاگوت و بیدانت گذشتہ است در نظم سلوک بزبان سنسکرت
منتظم فرمودہ ازان میان ترجمہ بزبان فارسی از سواد بہ بیاض آمدہ
و از انجاکہ خورشید عالمتاب را در عالم کبیر دوازدہ لمعہ لامع است ہمچنان
این رسالہ را کہ روشن ساز عالم صغیر است بر دوازدہ لمعہ ساطع منقسم ساختہ بدین تفصیل
لمعۂ اول در وصف بزرگی کرشن دیو (یعنی دیوتا ۱۲) و استعمال عمل جوگ۔ لمعۂ دوم
در بیان آنکہ ہمہ نورہای عالم پیش آن منور کہ محیط نورہاست مانند ظلمت باشد
لمعۂ سوم در بیان ماہیت قالب انسانی لمعۂ چہارم در بیان آنکہ مرید سالک
سلوک را جوگ چگونہ شود لمعۂ پنجم در معرفت ذات و بیان ماہیت صفاتش
لمعۂ ششم در بیان دانش معرفت ذات لمعۂ ہفتم در بیان وصف ذات پاک
و استعمال جوگ لمعۂ ہشتم در بیان کیفیت بشری کہ آنرا بعالم صغیر موسوم ساختہ اند
لمعۂ نہم در بیان آنکہ طالب چون اول بہ سفل نگاہداشتِ دم مشغول گردد
تواند کہ بر ماہیت باطلہ اطلاع یابد لمعۂ دہم در گذشتن از خواہش شیہای
نشاۂ تعلق فعل و نتیجۂ آن تا تجرید کمال حاصل آید لمعۂ یازدہم در بیان آنکہ
انچہ فانی میشود فعل است از انکہ تن خود محض فعل بود و از فعل پیدا آمدہ و جان

بر عیب کسی کمن نظر تیز — از آتش عیب خود بپرهیز
هر کس که به عیب خود به بیند — گنجینهٔ عیب خود به بیند
بی عیب اگرچه آدمی نیست — گر فاشش کنی ز مردمی نیست
آن دیده برون ز سر بفتد — بر عیب کسی اگر به افتد
دردانه بی بهای عشق است — عالم همه رونمای عشق است
نه عشق که آتش جگر سوز — نه عشق که جوهر دل افروز
گردی که ز کوی عشق خیزد — به چهرهٔ مهر و ماه ریزد
این جمله که کارگاه دنیاست — عشق است در و کلهٔ کار فرماست
چون آتش عشق بر فروزد — ناپخته و پخته هر دو سوزد
آمد چو نسیم عشق در باغ — چون لاله تو ان نشست با داغ
تا گردش روز و روزگار است — هنگامهٔ عشق برقرار است
تا سوزش حسن در جهان است — افسانهٔ عشق در میان است

چون حسن ز پرده گشت بیرون
دیوانه عشق گشت مجنون

خاتمة الطبع

بعد حمد و سپاس لائق حضرت وحدت صفات واجب الوجود بخدمت معرفت درجت کسانیکه از مرتبهٔ علم الیقین بحق الیقین فائز شده اند چون تباشیر صبح در سحاب اختفا مباد - که درین ایام فرحت و فرخی انجام مرقع معانی طریقت اساس و گلدستهٔ گلشن معرفت مناس مقیاس وحدت و اسطرلاب حقیقت یعنی مجموعهٔ چار کتاب نادر و نایاب که اول آنها موسوم به رساله شارق المعرفة است

این سرو چه در باغ دارد | کار ایش روی باغ دارد
از نکهت کیست نکهت گل | در طرهٔ کیست تاب سنبل
این آب صفا که در روانی است | همسایهٔ آب زندگانی است
در غنچه نهفته دفتر راز | بلبل به ادای آن خوش آواز
گلهای چمن بجلوه ریزی | کرده ز بنفشه مشک بیزی
صد صفحه نهان ببرگ گل بین | هر سر نقش جزو کل بین
ای مست شراب زعفرانی | زین خنده بیال تا توانی
از عیش اگرچه خنده زاید | از گریه گره ز دل کشاید
ای عاقل ازین سرای فانی | فارغ به نشاط جاودانی
بر عمر چه اعتبار باشد | با باد چه اختیار باشد
امروز که اختیار داری | غافل منشین که کار داری
این فتنه که چرخ نام دارد | یک گردش صد خرام دارد
بر صد نسق است کار گردون | سر رشته کسی برآورد خون
دامان فلک که رنگار است | چون در نگری سیاه کار است
چون مرد ز عقل گردد آگاه | از عقل به عقل میبرد راه
آنجا که ز عقل کار بندد | در دفتر آسمان پسندد
آن نسخه که از خرد نوید | اندازهٔ نیک و بد نوید
از نیک و بد است عقل آگاه | با عقل توان فتاد در راه
راهی که بعقل بی بصر شد | هر گام دگر به از دگر شد
دل از ره چشم عقل بینا است | دل قطره خون و عقل دریا است
عقل است چو محرم الٰهی | از عقل بخواه هر چه خواهی

نه آگه که زهر است در شکرش | نه واقف که خون است در ساغرش
ازان رو لب جام خندان بود | که لبریز از خون مستان بود
دلی دارم آماده مهر دوست | که از شادمانی نگنجد بپوست
چو در ملک معنی کشایم دکان | که اهل سخن را کنم میهمان
ز خون جگر پیش آرم شراب | ز لخت جگر تازه سازم کباب
دماغ مرا تازگی در سر است | مرا نشاء از بادهٔ دیگر است
بده ساقی آن جام مرد آزما | که سنجد دورما را ز ما

کند یک زمان بیخود از خویشتن
برون آرد از خطهٔ ما و من

ای محرم دیده های نمناک | مرهم نه زخم سینهٔ چاک
دانای زبان بیزبانان | سرمایهٔ حال ناتوانان
هنگامهٔ شوق تازه از تو | برچهرهٔ حسن غازه از تو
از جلوهٔ ماه تا بماهی | بر وحدت تو دهد گواهی
چون حکم تو بر همه روان است | هر نفس که بسته همان است
از ذات تو برهمن چه گوید | چون نیست سخن سخن چگوید
هر چند سخن دراز گوید | از همه راه باز گوید
دریاب که فصل نوبهار است | بنگر که نسیم در چه کار است
چون صبح دمید خواب تا چند | معمورهٔ دل خراب تا چند
برخیز که صبح جلوه فرماست | برخیز که آفتاب برخاست
تا صبح ز خویش میتوان رفت | کافی دو سه پیش میتوان رفت
صحرا همه سر بباغ شاداب | دریاب که نسیم صبح دریاب

غباری که دارد ز راهت نشان | بود سرمهٔ چشم صاحبدلان
به یکتائی تو نگنجد دوئی | توئی و توئی و توئی و توئی
چو من سینهٔ خویش را کافتم | بکام نخستین ترا یافتم
کنون در من از من توانی نماند | ترا دیدم از من نشانی نماند
نه دانم که دیگر چه خوانم ترا | توئی در من و من ندانم ترا
چو من خویش را در تو گم ساختم | چنین بردم و آنچنان باختم

شود محو در حضرت پاک تو
برهمن کند سجدهٔ خاک تو

جهان دام گاه است پر دانهٔ | بیفتد در و مرد فرزانهٔ
نظر تیز بر دانه کردن خطاست | که این دانه آن دام را رهنماست
اگر واگذازند در گوشه ام | ز لخت جگر بس بود توشه ام
بآن توشه عیش نهانی کنم | نهان از همه زندگانی کنم
نگیرم دگر نام دنیای دون | به لخت جگر سازم و جام خون
گهر بر گهر زان فرو چیده ام | که دریای لب ریز شد دیده ام
نگنجد چو دریا بمژگان من | رود سیل خونین ز دامان من
فلک آسیائیست دندان شکن | نه دندان شکن بلکه سندان شکن
شب و روز باگردشش زود دیر | بگردد چو دولاب بالا و زیر
چو بینی ما و تو بگذرد روزگار | دم زندگانی غنیمت شمار
خوش آن روزگاری که با دوستان | چو بلبل کسی سیر در بوستان
چه گویم که آن روزگاران گذشت | جوانی چو ابر بهاران گذشت
شد آن شیر در دامن روزگار | کنی نازچون کودک شیرخوار

کلک من از صریر شیرین کار — کرد دلهای خفت را بیدار
خاطرم موج خیز دریائیست — آسمان سیر و چرخ پیمائیست
چون زبانم گهر فشان گردد — مدح سنجی خدایگان گردد
بادشاه زمانه شاه جهان — حکم او هر طرف چو آب روان
عدل او در رواج دولت و داد — ملک او از عدالتش آباد
روزگارش بشادی آموده — عالمی در زبانش آسوده
دل و دستش بگاه جود و سخا — مایه بخشد به دامن دریا
بادشاهی که در جهان داری — شب و روزش رود بشهریاری
ذات او سایهٔ خدا باشد — سایه از ذات کی جدا باشد
دست او ابر راد هد مایه — چتر او راست چرخ در سایه
روشنی بخش چهرهٔ خورشید — عشرت افزای مجلس ناهید
بزم او خلد را دهد تزئین — رزم او فتح را دهد آئین
هر کجا رو دهد ظفر یابد — هر چه در عزم پیش تر یابد
آنکه شیر فلک شکار کند — شیر در پیش او چه کار کند
شیر گردون بزیر ران دارد — شیر در پیش او چه جان دارد

شیر هر چند بر فلک تازد
پیش او سر بخاک اندازد

خدایا مرا محرم راز کن — در فیض بر روی من باز کن
به فضل خودم کن شناسای خویش — بده بینش و ساز بینای خویش
دلم کوه طور است تو گنج نور — تجلی توان کرد بر کوه طور
چو شد صاف آئینه سینه ام — فتد عکس معنی در آئینه ام

کمان بعل ست در خم سینهٔ تو | مئے رنگین در آبگینهٔ تو
تو بهر آستان که می آئی | رنگ ظلمت ز خانه بر داری
تو بر آتش نهاده زرین پشت | باد گرد تو کے تواند گشت
در گلوئے سحر برهمن وار | تو دهے تاب رشتهٔ زنار
تو که مغز خرد بجوش آری | دل افسرده در خروش آری
تو بنجنگ فلک سوار شوی | سایه افگن بهر دیار شوی
بر در و بام سایه اندازی | تو بهر خانه محرم رازی
ای تو سر دفتر جمال و جلال | روزن خانه از تو مالا مال
چرخ در دامن تو سر گردان | ماه در پیش تا لبش نوتهان
از فروغ تو شمع گردد داغ | چه کند پیش آفتاب چراغ
شمع هر چند سر بر افرازد | پیش تو سر بخاک اندازد
شب روانے که راه بنمایند | بر درت باز خویش بگشایند
تو دهے رونق ورواج همه | از تو حاصل شده خراج همه
دست هر کس بجیب و دامن تست | هند و ی خاص تو برهمن تست
بر رخ گلرخان عرق از تو | بر فراز فلک شفق از تو
مه که بر فرق کج نهاده کلاه | بر در جاه تو مدارد راه

با تو در گردش است ملک و ملک
از تو در جنبش است چرخ و فلک

باز طبعم چو کار فرما شد | هر چه می خواستم مهیا شد
تازه بستم نگار جادو کار | همه آراسته بنقش و نگار
چون قلم را بدست او دادم | تماشا گوشه استادم

نفس فرموده هرچه خواهش تست | خواهش تست انچه کاهش تست
چرخ را جامه ایست نیلی رنگ | چیست بر شیشه آستین بر سنگ
قرب حق خواهی ای برادر من | سنگ بر شیشه تعلق زن
بر تنت جامه سفید چه سود | که دلت از گناه گشته کبود
تا تو آموزگار خود نشوی | قابل روزگار خود نشوی
غنچه شو تا دلت کشاده شود | بر سرت تاج زر نهاده شود
چند زنی لاف کار در هر کار | چند بی مایه گرمئ بازار
غنچه خاموش با هزار زبان | تو باین یک زبان بصد دستان
جوهر مرد کے شناسد کس | مرد را مرد می شناسد بس
مرد باید که چشم باز کند | سیر دلهاے اهل راز کند
گر نداری ز فهم و عقل شعار | تو همانی که نقش بر دیوار
توبه کردی و باز بشکستی | تو مگر مردهٔ نه بد مستی
چند در قید آب و گل بودن | از خود و کار خود خجل بودن
ای دلت آفتاب نورانی | چه فرو ماندهٔ بحیرانی
دل به سامان آرزو بستن | طوق پندار در گلو بستن
ای جهان گرد ای فلک رفتار | وی ز مهری تو گرمئ بازار
جنبش روزگار در ره تست | دانه در خوشه چشم بر ره تست
چون سحر بر سپهر تشنابی | روی ناشسته لعل هایابی
باغ در سایهٔ تو پرورده | سایه تو نگارها کرده
گل ز دست تو چاک در سینه | لاله را از تو داغ دیرینه
ای تو در ابتدای فصل بهار | تازگی بخش گلشن و گلزار

شب دیجور و صبح نور روزی — نروست در روز نامه ات روزی
عمر در فکر سود و سود ارفت — همچو وی صد هزار فرد ارفت
چه فرو ماندهٔ بخواب گران — میرود عمر همچو آب روان
مایهٔ فقر و سایهٔ دیوار — بهتر از صد هزار باغ و بهار
سینه باید بنور عرفان پاک — گر حقیری ست ظاهر تو چه باک
صورت از زشت باشد و گر خوب — معنی از آدمی بود مطلوب
مهر باید بسینه جلوه فروز — دوستی را حسن بدان دل سوز
بر تو چون نور حق ظهور کند — نار در دیدهٔ تو نور کند
چه باین پرده های تو بر تو — مانده در حجاب خویش گرو
علم باید نمود خرد وجود — که بجز علم کس گره نکشود
مرد مشغول به علم و عمل — گر کمالات می شود اکمل
در نظر های خاص اهل نظر — زر بود خاک و خاک باشد زر
در نظر های خاص اهل کمال — یک جو علم به ز خرمن مال
علم علم خدای آمد و بس — سجده آشنائی آمد و بس
به شناسائی حق و بیچون — نبود غیر علم راه نمون
علم گر با تو با عمل گردد — مشکلات تو جمله حل گردد
نیک داند کسی که عقل در وست — کز همه نیکوی خرد نیکوست
ای برادر درین سرای خراب — نفس با تو چیست نفس حیات
در دل هر که روشنائیهاست — هر نفس گرم آشنائیهاست
خویشتن را بگیر خیره مکن — دل به دود دماغ تیره مکن
دشمن تست نفس سرکش تو — در کمین گاه کرده کاهش تو

یارب از فضل خود مرا شاد ان کن
دل ویرانهٔ من آباد ان کن

ای ز اندازه خرد افزون‌تر — وی ز شیرازهٔ سخن بیرون‌تر
عقل در کنه ذات تو حیران — در صفات تو فهم سرگردان
نه بفهم آید آنچه می باید — نه بعقل آید آنچه می شاید
عقل هر چند دوربین باشد — در رهت چشم بر زمین باشد
عقل هر چند در رهت تازد — نارسیده سر بپندازد
آنکه فارغ بود ز کون و مکان — کی در آید صفات او بزبان

برهمن را بخود شناسا کن
چشم بینش به بخش بینا کن

چیست دانی جهان پر شر و شور — خانهٔ تنگ و تیره چون دل مور
تا بغم خانهٔ جهان باشی — بغم و غصه میهمان باشی
غم تو در دل فزون از تو — غصه بی کشته بر درون از تو
گر منش خویش کیمیا داری — در نظر نقد ما مدعا داری
گر بخواهی دل جهان افروز — کوزهٔ امتحان بیار و بسوز
تا در آتش گداخته نشوی — سره و صاف ساخته نشوی
چند آلودهٔ جهان بودن — بر خود از بار خود گران بودن
ای به غفلت سپرده سر رشته — پرده بر روی دل فرو هشته
در نظر بازهٔ خزف تا چند — وین در ناب در صدف تا چند
در جهان دیدهٔ تماشائی — چند بندی و چند بکشائی
نظری کن به جلوهٔ معبود — گذری کن بمنزل مقصود

از تو آگه به حقیقت نه مجاز — وز تو واقف نه نماز و نه نیاز
همه کس روی بسویت دارد — آرزوئی سر کویت دارد
کوی تو قبلهٔ حاجات همه — منزل وحد مناجات همه
دام عشق است که گسترده بستست — هر کجا زنده دلی مرده بستست
رهروانند درین عالم و بس — که نیابد اثری زانها کس
همه در راه خدا می پویند — سخن از وحدت حق میگویند
دامن از لوث جهان نه آلوده — پا نه در راه هوا فرسوده
هیچ کس خالی ازین عالم نیست — نیست محروم اگر محرم نیست
از تو کوشش کشش از جانب دوست — گرچه کوشش همه از جانب اوست
مشک عشق است که پنهان نشود — ماه پنهان به گریبان نشود
خام آن کس که زند دم ز هوس — پخته آن کس که شود بیخود و بس
پختگانند که خونین جگرانند — پختگان دگر و خامان دگرانند
مرد باید که سبکسار نبود — که گرانبار گرفتار بود
نه تنکمین و وقارند بیشی — از هوس کنج و کنارند بیشی
محرم حق ز حق اندیشد و بس — نگسلد از همه جا و همه کس
چند در مرحله ها آسودن — باید این راه به سر پیمودن
سر درین راه قدم باید کرد — تیز گامی چو قلم باید کرد
صبح شد صبح سر از خواب برآر — کشتی عمر ز گرداب برآر
در ره عشق ز بوئی خالی — سر بود همچو کدوئی خالی
عشق گلگونه نه رخسار دل است — باعث گرمی بازار دل است
عشق در دل چو شود شعله فروش — به زند خون جگر در دل جوش

هر چه بینی در جهان بی بقا — چشم تا بر هم زنی گردد فنا
عمر اگر بسیار و گر کوته بود — هر که بندد دل در و ابله بود
اهل دنیا را بزرگی گفت نغز — پوست بگذارند تا یابید مغز
گرد رنگ و بوی دنیا خوش همه — همچو خاشاک اند در آتش همه
ترک کن این جیفهٔ مردار را — بهتر از گفتار کن کردار را
مرگ بر تو جهل نادانی بس است — قاتل تو نفس شیطانی بس است
ای برادر دفتر حکمت بشوی — هر چه میگوئی ز نادانی بگو
دردمند از نافشانی دیگر است — بی زبانان را زبانی دیگر است
ای که داری زیب ظاهر را شعار — زینت ظاهر نمی آید بکار
تا نگردد دل بجائی آشنا — کی شود در نفس شیطانی جدا
نفس چون آتش شمالی خرمن است — نفس پنهان شعله زیر دامن است
ای برادر ای گرامی ای عزیز — میتوان کردن بحال خود تمیز
تا نگردی آشنائی حال خویش — کی شود آگاه بر اعمال خویش
بندهٔ حسن عمل باید شدن — ورنه پیش خود خجل باید شدن
مرد دانا پیش خود شرمنده است — هست و شرمندگی تازنده است
کارهائی این جهان او آن جهان — فی المثل باشد چو هشت استخوان
گر بدست آری بدل خواهد خلید — در بنید از نی بپا خواهد رسید
ای برادر راه تو همخانه ام — تا نگاهے میکنی افسانه ام

برسر همخانگی بیگانگی
وای با بیگانگی هم خانگی

ای بسوئی تو نیاز همه کس — وی بر و بتو نماز همه کس

سبزه و سنبل همه را رو نجاک | لاله و گل را همه تن جامه چاک
پیک دمصبح و نسیم سحر | از گذر عمر رساند خبر

غافلی از عمر که خون میرود
هر نفس آغشته بخون میرود

هر یکے را سوی او باشد نیاز | در رکوع و در سجود و در نماز
ذرهٔ خالی ز مهر دوست نیست | در جهان بیمغز او یک پوست نیست
هر که بینی مظهر لطف خداست | گر همه بیگانه باشد آشناست
آشنا هستند باهم هر که هست | عاقل و دیوانه و هشیار مست
عالمی هر سو فدائی ناز اوست | هر طرف صد گوش بر آواز اوست
دل فدائی ناز آن طناز کن | طاقت دل بر سر تکتاز کن
تو ندانی راه کج یا راه راست | ور نه ره روشن پر از آینه هاست
این جهان بگذشت جائی بیش نیست | نقش او نقش دغائی بیش نیست
تو دران افتاده بی بادی سری | همچو چوبی مهره در شش دری
محمل عمر است روز و شب روان | تو بغفلت مانده و شد کاروان
چشم عبرت بین کشا در روزگار | تا ترا گل گل نماید خار خار
خار و گل را بهر کار آورده اند | در حساب اندر شمار آورده اند
خاک بلقدر چشم عارفان | خاک را زر می شمارند ابلهان
ای برادر مست میباید شدن | در طلب از دست میباید شدن
اے برادر جمله از خاکیم ما | یک گریبان ست و صد چاکیم ما
هست مردان را نشان مردمی | آدمی را مرد سے کرد آدمی
چند هر دم نفس را سرکش کنی | خویشتن را طعمهٔ آتش کنی

خار و گل اندر نظر رهروان — میدهد از گلشن معنی نشان
آب رخ مرد توکل گزین — بس بود از قطرهٔ جوئی جبین
چون سخن از باغ توکل کنم — دامن اندیشه پر از گل کنم
مرد چو در راه توکل بود — خار مغیلان برهش گل شود
هر که درین مرحله رهرو بود — خون جگر زاد ره او بود
زهر و شکر در جگر او یکے — خار و گل اندر نظر او یکے
عارف از آینهٔ صاف درون — شد بتماشای دو عالم برون
کثرت و وحدت به بر او یکے — شادی و غم در نظر او یکے
مستی عرفان اگر آید درو — خاک ره عالم شاهی درو
دست بیندا خته بر خوان دهر — یک شبه ناآمده میهمان دهر
راحت عالم نفسی بیش نیست — ملک دو عالم قفسی بیش نیست
هر چه درین دایره آورده اند — تا نفسے راست کنی برده اند
بادهٔ شرشار بهر جام نیست — مغز سخن در سر هر خام نیست
تا دو جگر کاوی شبهاے تار — زاول شب تا به سحر بیقرار
خون دل و لخت جگر زادهٔ من — مرحلهٔ غم دل ناشاد من
شمع صفت چهره برافروختن — چهره برافروختن و سوختن
سوختن از آتش دل تا سحر — ساختن از عیش به لخت جگر
خون خورم سر بگریبان کشم — غنچه صفت پای بدامان کشم
شعله بود داغ این لاله زار — داغ بود سوختهٔ این بهار
خاک خورد سبزه درین بوستان — گل برد از لخت جگر باغبان
از غم هر صبح بگنج چمن — غنچه بخون تا به لبشوید دهن

راه رو ملک قناعت شدن — به که گرفتار بضاعت شدن
حرف کنه از ورق دل بتراش — صاف تر از چهره آئینه باش
خواست حق از بهر تو بیخواست تست — مفسده در خواهش ناراست تست
تو بجز او قطرهٔ خونے نۂ — غیر نشانے و نمونے نۂ
لاف تو بر پاکی طینت زچیست — چین تغافل به جبینت زچیست
کج زدنت گوشهٔ دستار چه — لاف تو بر اندک و بسیار چه
راستی آموز و خطا بین مشو — کج رو کجباز چو فرزین مشو
قافلهٔ عزم تو پا در پس است — راستی راه تو رهبر بس است
چشم کشا راه سفر را ببین — قافله شام و سحر را ببین
زاد ره از لخت جگر تازه کن — هر چه توان کرد باندازه کن
گر قدمی پیش نهی بس مخواه — همرهے مردم ناکس مخواه
زاد ره عشق به از درد نیست — غیر دل گرم و دم سرد نیست
چند نشینی نفسم روزگار — غم نتوان خورد برو می بیار
گرد غم از صفحهٔ خاطر بشوی — عیش دو عالم ز غم دل بجوی
خاک شود هر که بعالم درست — گرمی بازار پے خاکستر است
راست کسی بر قدم دل فرست — هر که غلط رفت بمنزل برفت
گر به گریبان دل آئی درون — راه بینابی که بر آئی برون
تا بر اهل هوس جای تست — باد هوس مرحله پیمای تست
صاف تر از چشمهٔ دل چشمهٔ نیست — منبع خورشید و دل تو یکیست
چند بخود لاف تجرد زدن — بندی زنجیر تعلق شدن
خار که در راه توکل بود — در نظر اهل نظر گل بود

طبع تو گر بریز معانی شود — محرم اسرار خفائی شود
آئینهٔ حال تو زانو بس است — طوطی طبع تو سخنگو بس است
در نظر همت ارباب کار — کار جهان هیچ ندارد دمار
از تو بود تا به ابد نیم گام — کام بکن دام بوحدت خرام
مغز نداری چو کدوئے تهی — از سر بیمغز چه خواهی بهی
شمع خرد تا ننهی پیش روی — راه حقیقت بتکلف مجوی
هستی ذات تو حجاب تو بس — پردهٔ انکار نقاب تو بس
شمع دل آرایش دل برفروز — هر چه بود غیر محبت بسوز
اهل محبت چو گل تازه اند — نسخهٔ دل را همه شیرازه اند
چند چو مه چهره بر آراستن — چهره بر آراستن و کاستن
گوش تو بر نغمه تر و پیر چند — پای خرد بسته زنجیر چند
علم تو تا چند بود بی عمل — عمر تو کوتاه بطول امل
هست درین باغ خزان و بهار — جلوه گر اندر نظر هوشیار
چشم تو بر خار و گر بر گل است — هر چه ببینی همه جزو و کل است
این همه یک قطره ز دریای اوست — یک ورق کهنهٔ اجزای اوست
تیز توان راند درین ره فرس — تا نشود واقف ره هیچ کس
راهروانی که درین ره شدند — از پس و پیش نه آگه شدند
سر ز سر ایردهٔ وحدت برار — سایهٔ خود نیز ز خود دور دار
بی اثر است این ره دور از حساب — تو سر خود از سر این ره متاب
تو که اثر یابی ازین راه دور — ظلمت این راه شود بر تو نور
خیره بانداز هٔ خود کار کن — هر چه سکنج است دل هشیار کن

برگ ره پیش و پس خود بساز | هان نفسے با نفسے خود بساز
ای شده بدمست شراب هوس | داشته بر چشم نقاب هوس
چند شوی مست مئے ناگوار | جرعه کش بادیهٔ ناسازگار
چند کنی دود هوس در دماغ | تیره باین دود چه سازی چراغ
مرد رهے پای بدامان بکش | غنچه صفت سر بگریبان بکش
راهروانند به شبهای تار | تا به در صبح کشایند بار
هر که شبی لذت این راه یافت | حاضر از فیض سحرگاه یافت
قطع تعلق کن و آزاد شو | مشق تجرد کن و آزاد شو
یک سخن از درس محبت بخوان | بند کن افگاه چو غنچه زبان
سوخته جانی که محبت در وست | همچو گل تازه پر از رنگ و بوست
ای زده بر سر ز هوس کج کلاه | سوده کله گوشه بخورشید و ماه
جامه و عمامه بیارا سته | بر همه افزوده ز دل کاسته
چشمه دل منبع فیض خداست | زنده دل آن کس که بدل آشناست
با دل خود محرم دیرینه باش | راست نهم صاف چو آئینه باش
حیف بود دوستی تن بدل | چهرهٔ خورشید بنهفتن به گل
برگ گل باغ تو لخت جگر | آب ده برگ گلت چشم تر
سوز ترا گر نمک شوق نیست | کام ترا چاشنی ذوق نیست
اهل هوس را جرس بی صداست | قافله سالار محبت خداست
جمع ترا روغن تدبیر نه | نور تو جز شعله تزویر نه
طبع تو سرخوش ز شراب غرور | عقل تو صد قافله از راه دور
گر تو ز خود کرده پشیمان شوی | دم بخود و سر بگریبان شوی

چشم تو مخمور ز جام شراب
بر دولت افتاد ز غفلت نقاب

عمر تو در خواب سحر می رود
روز تو هر روز بتر میرود

این همه آرایش هنگامه چیست
لاف تو بر خرقه و عمامه چیست

بر سر آبست بنای جهان
خانه نسازند بر آب روان

تا به زر و مال فرومانده
وای بدام هوس افتاده

هر که نظر تیز بران دانه کرد
در شکن دام هوس خانه کرد

دانه فرو ریخته راه تست
دانه شناس این دل آگاه تست

دانه این دام بدندان مخا
تا نشوی دانه این آشنا

پای طلب گرم هوس کرده
تیز رویها چو نفس کرده

کام به اندازه خود میگذار
هر دم اول دم آخر شمار

ای که نه سنگ گرانی مکن
باد نه بهیده رانی مکن

هر چه کنی از پی نفع و ضرر
عیب تو آن ست که دانی هنر

بر سر هر گل که تماشا کنی
دشمنی بلبل شیدا کنی

غنچه درین باغ خموش آمده
لاله بصد داغ بجوش آمده

وای بفکر دل نادان تو
حیف برین فکر پریشان تو

آینه ات چاک گریبان بس است
لخت جگر زینت دامان بس است

چشم جهان بین چو خدا بین شود
کار تو بسیار به آیین شود

کثرت دانش همه در وحدتست
وحدت دانش همه در کثرتست

پرده چو از چشم برانداختند
محرم گه خلوت حق ساختند

دامنت آلوده آلایش است
پای تو بیهوده در آسایش است

دست بدامان ارادت بزن
خیز و در صبح سعادت بزن

پیر خرد شد ادب آموز من — جلوه ده ماه شب افروز من
کلک من از فیض گهربار شد — اندک من مایه بسیار شد
شب همه شب با دل معنی فروز — گرم سخن بود بهم تا بروز
من به سخن گرم سخن پرورے — کرد بهم طبع و هنر پرورے
من به سخن داشته هنگامه گرم — من بسخن گشته بیک جامه گرم
رمز شناسان که درین پرده اند — رمز شناسی به سخن کرده اند
غیر سخن نیست درون و برون — نکته ز خون جگر آید برون
چیست سخن گوهر ناسفته — نکته ناگفته به از گفته
گر به سخن فکر فراوان بری — گوهر نایاب بدست آوری
چون بسخن دست و گریبان شدم — تا بدر صبح خرامان شدم
صبح چو از چهره کشادم نقاب — دست زدم در کمر آفتاب
ما و سحر صاف چو آیینه ایم — هر دو بهم محرم دیرینه ایم
من که سحر گه بدماغ آمدم — پیشتر از صبح بباغ آمدم
نغمه سرا بلبل دستان سرا — زد بجگر زخم تو از هر نوا
مرغ چمن بر سر هر برگ گل — نغمه فرو خوانده ز هر جزو کل
تر شده از فیض هوا صحن باغ — تازه شد از باد بهاران دماغ
سبز شود بر دل پروانه داغ — شعله بر سبز بریزد چراغ
مغز سر و نور رو نظر تیز شد — خون دل و لخت جگر تیز شد
دست هوا طرفه طراوت گرایست — آتش اگر تیز شود دور نیست

دسته گل و گشته زبان در دهن
تیز شده بر لب گویا سخن

ترا در دیده اول نور باید — که در چشم تو آن صورت نماید
من و پیر گل باغ محبت — فراغ سینه با داغ محبت
شرابی کز محبت بوی دارد — هزاران رنگ یکرنگی برآرد
محبت چون شراری بر فروزد — نه تنها خام اول پخته سوزد
نهانی شعلهٔ این آتش تیز — کند دامان مژگان را شرر ریز
به بندد لخت دل بر دوش مژگان — شود خون ریز مژگان تا بدامان
عجب سازیست ساز آشنائی — که با وی نیست تار بیوفائی

برون آمد نوائے تازه زین ساز
جهد بیرون ازان بی ناخن آواز

ای تو زاندازه دانش فزون — وی ز تو برگشته درون و برون
عقل به ادراک تو دانا شده — چشم بدیدار تو بینا شده
هر طرفے طنطنهٔ ساز تست — هر دو جهان گوش براواز تست
ای همیان همه و بر کران — ز مزمهٔ نام تو بر هر زبان
هیچ سر از سر تو بیگانه نیست — از تو جدا عاقل و دیوانه نیست
شیخ و برهمن به تو دارد نظر — در نظر لیک همه بیخبر

بهر گهر موج زند هر طرف
خشک لب افتاده بساحل صدف

بود شبی صاف چو روئی بتان — صاف تر از سینهٔ صاحبدلان
ساده شد از نقش نگین فلک — صاف شد از غصه جبین فلک
ماه که هم ساقی و هم جام بود — دست کریمان به لب بام بود
من بچنین شب به چراغ خرد — هم بخرد کرده سراغ خرد

چو مستی آورد عشق زبردست — نخستین توبه فرمارا کند مست
الا ای مست جام باده عشق — براه عشق کار افتاده عشق
شراب عشق مرد افگن از آنست — که در روی آب و رنگ امتحانست
جنون عشق در پیشم گذر کرد — مرا مجنون ز فیض یک نظر کرد
ز فیض عشق گشتم جمله تن گوش — چو سوسن ده زبان و جمله خاموش
خرد مزدور ارباب جنون است — خرد جمّال اسباب جنون است
جهان گر نیز خواهد سر بسر گشت — نخواهد گشت عاشق هیچ برگشت
جنون را پیشگاه کار خود کن — محبت شحنهٔ بازار خود کن
جنون رونق فزائی کار عشق است — هوایش گرمی بازار عشق است
شراب آرزومردآزمونست — ندارم نشئه دیدار چونست
ز عشق انگه قریب وصل خوانند — ز راه عاشقی گم گشته را هند
تو نقش ماسوی از سینه کن دور — که بر صافی تجلی میکند نور
تو از تخم هوس کن سینه را پاک — که بینی عالم دیگر درین خاک
چو نهادی براه عشق گامی — میان ره چه صیادی چه دامی
چو خس باید بروی آب رفتن — چو باد از روی صحرا گذشتن
هزاران فتنه در آغاز کار است — ولیکن مرد همت برقرار است
نمی باید چنان در ره فتادن — که در هر گام باید ایستادن
برون نه یک قدم از خویشتن پای — که یابی در مقام عافیت جای
خوش آن پرهیزگاران نظرباز — بفکر عاقبت بین محرم راز
جهان بر جلوه اینها چشم بسته — فلک در گردش و اینها نشسته
خموشانی بر از جوش محبت — سراپا هوش و بیهوش محبت

هوائی آن دو زلف عنبرین بوی
کشد دل را بصد پیچش بهر سوی

چو پیچد زلف او پیچد دل من
که مشکل تر بود بر مشکل من

صبا چون زلف او را شانه سازد
دل شوریده را دیوانه سازد

دلم زان پیچ و تاب زلف و کاکل
کند مشق پریشان چو سنبل

خط سبزش کند روشن نظر را
لب لعلش کند شیرین شکر را

کنم کحل بصیرت خاک پایش
برون از دیده نتوان کرد جایش

نقاب از چهره خود چون کند دور
شود دیوانه او دیده حور

شکنج طرهٔ مشکین غزالان
فریب جلوه های نونهالان

برد از جا دل افتادگان را
به قید آرد سر آزادگان را

چه دام ست آن کمند عنبر افشان
که اول رشته بندد بر رگ جان

بر رویش بهار کامرانی
خط سبزش بکار شادمانی

چو بکشاید شکنج کاکلی را
بهر موئی توان دادن دلی را

لبش کان نمک شیرین شکر ریز
خیال شربت او مستی انگیز

کلاش در گلبن خوبی دمیده
ملاحت از جبین او چکیده

چو بر لب مهر خاموشی نهاده
تبسم بر لبش بنخود فتاده

فرو می ریخت هنگام تکلم
شکر در خنده و گل در تبسم

نهال تازه بستان پری زاد
خیال باد طوبی برده از یاد

ز بوی گل دماغ آن پری رو
به نفرت میزند چینی بر ابرو

به یمن نازکی او برگی از گل
بر و لیش چشم من چون چشم بلبل

بر افشانم اگر اشکی ز دیده
بر اندازد ز دامن گل کشیده

اگر در دیده ضبط گریه خواهم
چکد خون محبت از نگاهم

بدلهارازها داری نهانی | نومحرم درمیان دوستانی
نگار تازه برکش برحریری | بران آهسته بردلها نفیری

براورازمحبت نقش پرکار
که بردلهای مشتاقان کند کار

بجوش آمد وگر طبع رسایم | مگر باچشمهٔ فیض آشنایم
سخن اندک وگر بسیار گویم | حکایت ازز بان یار گویم
سخنگو کم سخن چین بیشمار است | که بستان کم گل وبسیار خار است
بمعنی پربود انکه خموش است | وهل خالی بود زان درخروش است
خموشانی که درجلباب هوشند | زبان درکام وچون غنچه خموشند
سخن لبریز معنی برز بانم | بجوش آورد مغز استخوانم
سر تیغ زبانم تند وتیز است | سمند طبع شوخم گرم خیز است
درو بام سخن میدان من بس | بمیدان سخن جولان من بس
سخن چون رازداری چون من یافت | مگو گوئی کنج خودرا مخزنی یافت
سخن بسیار دارم درخزانه | ولیکن رخصت گفتن مرانه
کسی درخلوت دل آشنائیست | که اینجا جز سخن یک مدعائیست
نه ازرنگ ونه ازبوئی نشان بود | صفات حق چوذات حق نهان بود
چوگفت وگوی خواهش درمیان شد | سخن چون برزبان مدعیان شد
بنودی گر سخن گفتن زبان را | که دادی ازصفات حق نشان را

سخن خواهم که باشد برزبانم
چه شد گر نیست گوهر درمیانم

بخواب آمد مرا آن روی گلگون | کزان ازدیده ام بیرون دوخون

دریغا صرف شد روز جوانی — به تلخی رفت شیرین زندگانی
بکاری آنکه یابد عاقبت کار — جوانی رفت تا گشتم خبردار
چو کم شد آب از جو دست مشتم — چو نقد از کیسه بیرون رفت جستم
چو طاقت طاق شد هوشیار گشتم — چو وقت از دست شد بیدار گشتم
ولیکن تا دمی از عمر باقی است — مئی هوش آفرین در دست ساقی است
مرا ساقی است پیر خرقه بر دوش — که ریزد ساغری هوش از زهره گوش
چه شد گر پیر باشد مرد هوشیار — دلش باشد جوان در عرصه کار
هنوزم نشاء در سر باده در جام — هنوزم نخبت صید و دانه در دام
سخن را رنگ و بوئی تازه از من — کتاب عشق را شیرازه از من
من ار پیرم هنوزم دل جوانست — زبانم طوطی شکرفشانست
بساط غفلت از هم در نوردم — شنوم نادم بیاد هر چه کردم

بگیرم نامهٔ اعمال در پیش
بخوانم اجرائی قصهٔ خویش

قلم نقاش نقش روزگارست — قلم جادو ادائی سحر کارست
قلم را گر بنا شد بند بر پای — چو مرغ وهم بر گردون کند جای
بیا ای کلک مشک افشان نگارم — که جز تو محرم دیگر ندارم
تو ان سحر آفرین جادو ادائی — که با جادو اداها آشنائی
سخن را از تو باشد جسم و جانی — ز تو باقی بود هر داستانی
سخن مرغیست صیادش تو باشی — فریب طبع آزادش تو باشی
صبا را کس ندارد بند بر پای — تو داری از سخن صد رشته بر جای
فضائی طبع گردد از تو گلشن — سواد دیده باشد از تو روشن

کسی کز عیب خود گردد خبردار — کجا دارد به عیب دیگران کار
چو دامانت پر از آلودگیهاست — ترا الاف صفائی سینه بیجاست
بدوز از دیدن غیری دو دیده — خوش آن دیده که غیری او ندیده
نقاب از پیش گاه دیده کن دور — که یابد دیده ات از هر کران نور
دولت از رنگ عصیان گر سیاه است — پشیمانی علاج هر گناه است
تماشائی به گلزار وفا شو — به آداب حقیقت آشنا شو
ترا آئینهٔ دل گر بدست است — چه شد گر ظاهرت صورت پرست است
ترا گر ای برادر گوش هوش است — بهر جانب جهانی در خروش است
بهر کارے که کردی شغل بسیار — قصوری در حساب عمر بشمار
نه ملیل ترا قید نفس حیف است — نه گربو الهوس چندین هوس چیست
هوس را مرغ دست آموز گردان — شب شادی به غفلت روز گردان
نظر بر کوتهی بسیار بستن — خیال یک خطا صد بار بستن

کسے کو گرد حال خویش گردد
خبردار مآل خویش گردد

جوانی جلوهٔ دل افروز — که هر صبحش بود چون عید و نوروز
جوانی فصل عیش و کامرانی است — نشاط افزای دل فصل جوانی است
جوانان قدر یک دیگر بدانند — بدانند آنچه باید تا جوانند
به باغ عمر گر باشد جوانی — ببار آرد نهال کامرانی
چو کار آید کسے گو پیر گردد — که شاخ خشک آتش گیر گردد
سخن بر لب ز حیرت باز مانده — نفس در سینه از آواز مانده

زعلم بعمل چند انکه گاهے | بغیزا در عمل گر مرد راهے
بقائی مطلق ار خواهی فنا شو | اگر خواهی بقا از خود جدا شو
مبین در غیر و غیر از وی مبین هیچ | که غیر از وی همه هیچ است در هیچ
چو سرو از لاف آزادی زند کس | کشد پائی طلب در دامن و بس
چو غنچه راز دل باید نهفتن | بخون خوردن چو گل باید شکفتن
اگر چون لاله بر دل داغ داری | میان خانهٔ خود باغ داری
گل افشان شد بهار کامرانی | بگردان دور جام دوستکامی
تماشا هست در هر کوچه و بازار | ولے باید تماشا را خریدار
دلت را گر فروغ آشنائی هست | بچشمت از حقیقت روشنائی است
خرد را پیشکار راه خود کن | سخنها با دل آگاه خود کن
جو آگه نیستی از آخر کار | ز آخرها در اول شو خبردار
ترا در سر غرور بیکران است | تو بیمغزی غرور تو از آن است
کدو سے سر پر از مغز خرد کن | بدانش امتحان نیک و بد کن
دلت آباد چندین بر گناهست | چه حاصل گر زبانت عذر خواهست
چو دل در کار خود باشد گرفتار | ندارد در میان عذر زبان کار
ز یکرنگی زبان با دل یکے کن | عمل بیش و حکایت اندکے کن
چه خوش باشد ز روئی عقل و تدبیر | سمند نفس را کشتن عنان گیر
که چون بر سینه خواهد کرد جولان | عنان گیری بصد تدبیر نتوان
هوس در سینه چون تخمے فشاند | نهال آرزو در دل نشاند
ز دل بیرون کن این تخم هوس را | مبین دانه ببین قید قفس را
بکش سر در گریبان خموشی | شناسا سو بعلم عیب پوشی

زمژگان در گهر ریزی چنانم — که پنداری محیط بیکرانم
بدریاے محبت چون فتادم — برفت اندیشهٔ ساحل زیادم
من و غواصی این بحر نایاب — بدست آرم دری ورنه من و آب
زهی سامان طوفان چشم زارم — چو خواهی امتحان اشکی ببارم
زهے همسایهٔ آتش دل من — بروے آب و آتش منزل من
تنور سینه ام آتش فروش است — هر اشک دیده ام طوفان بدوش است
بناخن بی شگافم سینه ریش — که تا محرم شوم در خانهٔ خویش
چنان در سینه دارم آتش تیز — که گر گویم زبان گردد شرر ریز
چه مرغم کاتشین دارم نفس را — که می سوزم در و بام قفس را
مرا رمزیست پنهان با خیالش — کز ان در پرده می بینم جمالش
من آن با خویشتن خلوت نشینم — که در آئینه بینم هر چه بینم
از ان رو با غم بیدل ندارم — که با غم همچو شادی سازگارم
غم و شادی بود چون جمله از دوست — خوش است کان رضائی خاطر اوست
شبی بودم بتنهائی هم آغوش — بکلی کرده هستی را فراموش

شبی آمد پس از سالی بدستم
که از اندیشه عمری برستم

دلا تا کی شبت زینسان شود روز — برآمد آفتاب عالم افروز
نسیم صبح باید کرد در کار — که گردد چشم خواب آلوده بیدار
ترا چشم خرد تا در نقاب است — نه بینی فی المثل گر آفتاب است
بر عاقل جهان باشد سرابی — بود معمورهٔ عالم خرابی
ترا لب تشنه ره بر سر آبست — تو معموری طلب عالم خرابست

جراحت خانه زاد سینهٔ من — محبت محرم دیرینهٔ من
دل من طفل نادان محبت — سبق خوان دبستان محبت
سرم سودائے بازار عشق است — دلم دل بستهٔ زنار عشق است
ز آه گرم آتش می فشانم — به آب دیده بر می نشانم
گهی از آب و گاه از آتش شاد — سر و کارم به آب و آتش افتاد
نهانے آستینے دارم به سینه — به آئینے که سے در آبگینه
مرا ناخن بدل ناکار فرماست — دلم را از خراشش آرزوئیهاست
گر گریه هر نفس افتم بگرداب — چراغ دیده روشن سازم از آب
چنانم مانده در طوفان دیده — که خس باشد بطوفانی رسیده
نه در مغز سرم بوئی محبت — نه خاکی بر سر از کوئی محبت
نه عنوان و نه جوشان و نه خامم — ز لب خامی نمیدانم کدامم
چو چشم خون فشانی کرد آغاز — مرا از غنچهٔ دل شد گره باز
متاعے از جگر دارم فراوان — که آئین بسته ام در شهر مژگان
بود لخت جگر زیب کنارم — تو گوئی باغبان این بهارم
سخن بس بر زبان ناگفته دارم — گلم در دست و مغز آشفته دارم
نفس از سینه ام بیرون نیاید — که صد جا پایش اندر خون نیاید
هوا ها صاف و فصل نوبهار است — فلک چون چشم عاشق اشکبار است
نشسته هر سیکے در کنج باغے — رسانیده ز جام مے دماغے
من اندر کنج تنهائی بصد سوز — ندانم رنگ شب با گونهٔ روز
مرا شد چهره از غم سبز زرد — بر آرم آه گرمے با دم سرد
دلم تا بزم غم را تازه کرد است — صبوری می گریزم آهسته برخاست

زبان قاصر بتقریر صفاتش | برون زاندازه ادراک ذاتش
خرد از سر راهش بازمانده | زبال افتاده و از پرواز مانده
خیالش عقل را دیوانه سازد | فروغش شمع را پروانه سازد
قیاس آنجاست مرغ پر بریده | که غیر از کنج دیوارے ندیده
کسی کش عقل دوراندیش باشد | ز عقل بیش حیران بیش باشد
بد انشهاے اوره کی برد کس | که دانشهاے او او داند و بس

یکیم من خانه زاد خانهٔ عشق
برهمن زادهٔ بتخانهٔ عشق

دلی دارم بے بیگانه از خویش | براه عشق از من صد قدم پیش
ز سر تا پا پرستار محبت | به گردن بسته زنار محبت
ز دست پیچ و تاب عشق بیتاب | سراپا آتش و از شرم چون آب
ز یکرنگی غم آغوش محبت | سراپا هوش و بیهوش محبت
تهی دست از متاع کامرانے | دل آماده کنج معانے
چو باشد کنج معنی در دل من | دو عالم سهل باشد حاصل من
هنر باید چراغ خانهٔ دل | ز معنی گنج در ویرانهٔ دل
خداوندا دلے دارم همه ریش | که مرهم را نخواهد محرم خویش
تهیدستی ولے در اول کار | متاع آشنائی را خریدار
دل من ذرهٔ آن آفتاب است | که گردش عالمے در پیچ و تاب است
دماغ آشفته عشقم چو سنبل | پریشان خاطری پیوسته چون گل
ز خون دل برانم بر زبان بوی | که نقاشی کنم بر صفحهٔ روی
چو خواهد رنگ خونین روی زردم | گل افشان از بهار دیده کردم

مثنوی رای چندربهان برہمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا دلے دہ محرم راز
کہ بررویش در معنی بود باز

بمعنی صورتم را آشنا کن
دلم را چشم معنی بین عطا کن

چہ شد گر حسن صورت دل پسند است
فریب جلوۂ معنی بلند است

چو چشم و دل بہ معنی باز گردد
فریب صورت از در باز گردد

جہان معنی از صورت برونست
بہ معنی چشم معنے ذو فنون است

بمعنی آشنایانم کن ہم آغوش
کہ گردد جلوۂ صورت فراموش

بہ معنی ہر کہ دارد دیدہ را باز
بصورت کے تواند بود دمساز

بعالم نقش بیمعنی است بسیار
مرا با صورت معنی بود کار

برہمن را بمعنی آشنا کن
بخود راہش دہ و از خود جدا کن

خدائی جرم بخش بی نیازی
خداوندی کریمے کارسازی

ازحضور سرور ایشان است ونفد سعادت درکنیهٔ لطف ایشان دارند وهرکرا
میخواهند بدست توجه عطا میفرمایند وهرگاه بتصدیق القلب بحلیهٔ چنین صدقی
حالی گردد خودرا بهیچ نشمرده دربندگی ایشان بازسپارد واین فعل حسنه را
برافعال دیگر مقدم دارد. امنیت تمامی کلماتی که بر سبیل سوال وجواب در
ارن کانڈ که فصلی من فصول برهمانڈ پوران که آن دفتریست ازدفاتر تواریخ
راماین مذکور ومسطور است وچون اختتام کلام بر تربیت ملازمت محققان
وتحریص خدمت دانایان کرده اند لهذا بامداد سخن نکوشند بغرض این رباعی
که بتصریح وتشریح مدعا وافی وکافی آمده اختصار واقتصار نمود وبامر فاعل
حقیقی خودرا ازتکلیف للفظ الفاظ وتفحص اصطلاحات نجات داده خامه را
ازسرسودگی وکاغذرا ازخراشیدگی آرامیدگی حاصل آورد فقط

تمام شد رام گیتا.



درکمتر فرصتی واندک روزگاری بحصول این دولت دائمی که عبارت از گیان یعنی
معرفت میکند مسرور و مظفر میگردد بر شنائی که آتش بچوب تر در میگیرد بمدد مشتعل میشود
همچنین از مواظبت مطالعه که بر سنوح یقین و صدق اعتقاد و کثرت محبت باشد
سبب ترقی معرفت حقیقت الحقائق و از دیاد میل بملازمت محققان همه دان میگردد
والحال از ختم این مقدمات مصدر فضل و کمالات باد ای مدعای یک اشلوک یعنی یک فرد
که مشتمل است بر مضامین و براهین عموم کتب تصوف مفید و منافع است در حصول
المکاسب مکت یعنی سعادت عظمی بشرحی مختصر شروعی میرود که تا در اول از کشف معانی
آن ثانیا از کسب عمل بلاشائبه شک و شبهه بران چنون مکت یعنی سعید تام توان شد
بدرجه سرور محض نجات مطلق چه در ایام حیات و چه بعد از وفات توان رسید بیان آن
اشلوک اینست که ممو چیه یعنی طالب در وصول مطلبی که اهم مطالب است یعنی سعادت
تمام بحصول آن در دار دنیای فانی خوش توان زیست و هم بتوسل آن در دار عقبی
باقی به بقای جاودانی توان پیوست بهتر ازین تدبیری و خوشتر ازین فعلی نیست
که پیوسته در ملازمت و اصلان حضرت بنده باشد و چگونه و اصلان بسند باشد که
بظاهر خود را لحظه در تقدیم مراسم عبودیت و عبادت و شرائط شایستگی و شایسته
کرداری معاف نداشته و باطن متر قب و منتظر بلذات بهشت و الام دوزخ نبوده
بل حجاب خودی و جدائی را ازمیان برداشته آسوده صورت و از اد معنی
باشند تا از اثر سای صحبت و گرامی مجالست آن خود آگاهان خدا اندیش یکی از ایشان
بوده در هر چه از امور معاد و معاش توجه را بکار دارد و در انچه دیگران بکنند تمام و سرانجام
آن خوض تواند نمود بلا تکلفی و یقینی که کمال مطلق بکمال آن تواند رسید فانا با عتقاد
پاک میدانسته باشد که حکمت حکیم علی الاطلاق چنان اقتضای کرده است که تا قربی
بر بساط خدمت ایشان حاصل نیاید تحصیل این کمالات محال و متعذر است و هر چه هست

از حصول

کرلذت باقی و سرور جاودانیست و دست سخن بدامان بیان آن نمیتواند رسید پس ازین جهت
باید که طلاب سعادت به ترک اعمال و اشتغال دیگر همگی شوق باطن و توجه ظاهر را در
عبادت و محبت او مصروف دانند چرا که شرف محبت و فضل عبادت هر محنت عابد را
در هر سه اوقات که ماضی و حال و مستقبل تعبیر ازان میکنند باعث تمتع و تنعم میباشد
و در هیچ وقت موجب کراهت و ملال او نمی شود و بلا تکلف و تصدیع سبب
خلاصی او از دلبستگیهای این جهان فانی ناپایدار میگردد ای همچمن هر مقدمه که در
جواب و سوال تو بنمطی واضح بموقف تقریر افتاده اگر مخاطب هم خود را ازاو هام
نامنتظم فراهم آورده بگوش هوش مستمع گردد و بعد سماع این به یقین و ثابت دو اقدام
بران بذل جهد بکار آرد آنرا نیز از بند رنج این عالم که از دیر باز بر پای دل عالمیان
سخت بسته شده خلاصی و رستگی دست دهد ای همچمن اکنون احتیاطی که اندرین باب
بر طالب سعادت در حفظ مراتب بیشتر تر لازم بل الزم است بضرورت یاد کرده میشود
باید که هر چه از اسرار مستور و نکات غامض بر تو گفته شده در اظهار و آشکار آن
بر کسانی که از نقد محبت و دولت عبادت نامحروم و بی نصیب باشند و در تفهیم
شرائط آن معترض و محتر سخت و ذائقه بکار داری بلکه بگفتن این معنی لب باز نکشائی
و همچنین بر خلاف آن کسانیکه دل در محنت ما یکروئی سپرده و در ادای حقوق عبادت ما
تن در داده ازین نقود محمود و اجناس مسعود بهره ور و کامیاب گردیده اند خود را در خدمت
ایشان باعلام این کلمات ستوده و بعرض این مقدمات پسندیده بی اختیار داری
یا آنکه امید داشته باشی که ایشان را بی آنکه گفته شود برین معنی اطلاعی و علمی حاصل است
چرا که وفور ذکر اندرین مطلوب سبب ازدیاد صدق و محبت اعتقاد و عبودیت خواهد بود
نیز هر کس که از اول این مذکور تا انتها که بر سبیل سوال و جواب اتفاق افتاده وقوفی
و آگاهی حاصل آورده پیوسته مشغول مطالعه و مدرک معانی این مقدمات باشد

یقین و مطاع تسکین را بدزدی برده و می برند و خواهند برد و با هوش و با خبر باش کدام
ازان سه یکے بہرم یعنی دوم کال یعنی وقت کہ ہریکی ازین ہر دو بیک نحوی موصوف
بدزدی ست و دزدی ہم انست کہ برای حصول غرضی و یا تحصیل مطلبی بخواطر موہومہ
مبتلا بودہ بعبادت و پرستش غیری مانند آفتاب و آتش و آب و سنگ ہر چہ بدان ماند
مشغول بودن مخلوق قدرت را بجای پرستیدن نقد یقین بدزدی دادن است
و ہمچنین دزدی وقت کہ ہر ساعت و ہر لحظہ و ہر نفس کہ بجز عبادت و محبت و ذکر و فکر
ما در بی عملی و شغلے دیگر میگذرد نفس و جسم در سر انجام آن مضطرب و بی آرام مے شود
دران حالت باید دانست کہ دزد وقت متاع تسکین را بدزدی چہ بل بغارت میبرد
و آنکہ از خواب غفلت بیدار بودہ بقوت عبادت و مواظبت محبت خود را از دست دزدے
این ہر دو دزد خلاص میدہد عبادت او اکہندت یعنی بلا نقص و محبت او سیلونت
یعنی باعفت تمام میماند عبادت بلا نقص آنست کہ در ہیچ گاہ بغیر ماند پرواز ہر کس
کہ بہ بدل عبادت و صافی محبت بنہایت این مرتبہ باقصای این درجہ میرسد او را گیان
یعنی معرفت حقائق و بگیان یعنی حالت عدالت و بیراگ یعنی ترک تعلقات عالم فانی
بسہولیت و آسانی دست میدہد و ہر گاہ بہ فضل شرف و سبقت این فضائل کہ در
تحریر و تقریر آمدہ خالی میگردد جیون مکت یعنی سعید تام میشود و نشانش آنست
کہ خود را از قید حیات کہ انواع غم و الم محنت و مشقت و اقسام کثافت و کدورت
حاجت و ضرورت مقرون آنہا لست برتبہ سعادت مطلق و آزادی و وارستگی
محض میرسد چرا کہ بر سبیل دیگران از حدوث حوادث و نوائب و معائب ناشکیبائی
و بی صبری بحال او منصرف میگردد و چون مدت عمر بسر میرسد او را کہ بر قلب بقائے
بدن عنصری و فنای مواد این جہان فانی وقوفی حاصل باشد بالحلال بر کسب و پیشہ
ملہف و تاسف را بخود راہ ندادہ بکشادہ پیشانی و خوش منشی در گذرد و محو حقیقت حق کہ

ازینجاست که طالب سعادت هرگاه بجلیه اعمال و اشغال که درین مقام بمبالغه تمام در
معرض تفسیر و تقریر افتاده متجلی میگردد اما که حقیقت الحقائق ام چنانکه باید دانست میاند
و اکنون طریقه حصول این دولت بیزوال که تعبیر بعبادت و عشق کرده شده بشنو در بذل
تمامتر جهد و سعی و اقدام بران خود را بغفلت و عطلت مسپار تا لحظه بلحظه ان دولت باقی
روی در تزاید نهد و آن طریقه اینست که اول خود را در خدمت طالبان بارتمامیت بار سپار
و سپردن تمامیت اینست یعنی با اعتقاد باطن و بحضور ظاهر پیوسته با ایشان صحبت دارد
و هرچه از کلمات مدح و تصوف ماکه در حقیقت آبحیات عبارت از انست بر زبان پاک
بیان ایشان بگذرد مستمع آن بگوش هوش بوده ظرف دل را ازان ملمب و لبریز سازد
و دیگر ایکادشی و غیر آن صیام که بر وفق سمرت و پران یعنی شرح و تواریخ احوال اعمال
اسلاف که برطبق اقوال و افعال پیسران و رکهیشران یعنی زاهدان و عابدان مقرر
و معتبر است در نگاهداشتن تقدیم شرائط تغافل و تکاسل نورزد و تفاوت و تجاوز
از حد نکند و سوای این در هر برت یعنی ایام الثواب که بمثل رام نومی باشد و جنم اشتمی
و نرسنگهه چودس و باون دوادشی غیر آن روزی از روزهای که هم بدان روز بر بین نمط
روزها که مذکور شده محض از برای ازالهٔ ظلمت و جهالت بنور هدایت فروشاندن غبار
حیرت تاب معرفت از خلوت سرای معانی برآمده ببارگاه صورت جلوس و ظهور
فرموده در یک جسمی بیک اسمی موسوم گردیده بارعام داده ام بموجبی که در پران یعنی تواریخ
مسطور و مزکور است بدعوت طالبان باشرائط عروسی و لوازم شادی را بجا آورد
و هم باتفاق آن جماعه رسمی من المراسم پرستش و عبادت ما به عشق و اعتقاد صدق
و استقلال بحضور باطن و سرور ظاهر مهمل و مخیل نگذارد و باظهار مدح ما به تعلیم و بعلم کتب
تعریف و توصیف بخواندن و شنیدن نفس و بذلها و ثنای اطرای ما خود را و دیگران را
خوش دارد و در عموم اوقات از دست برد و دست اندازی این دزدان که بارهای نقد

نفس متنزه و از عالم محسوس که مخلوق قدرت است فارغ و پاک باز چگونه لامحدود است که بگاه
قدرت با کثرت و غفلت و نفوس و عالم محسوس در پرده عدم میکشد مرجع و معاد کل حادث
و ماضی همه و آن قدیمی و واجب الوجودی که بچنین اوصاف عظمت و جلال موصوف است
ای لچمن باید که از خود بخود آمده تعقل نمائی که آن قائم و الحال کیفیت عدم چنونه عدم
چه چیز است هر متنفسی که بدون ذکر و فکر ما بخواطر دیگر می پردازد و یا به شغلی دیگر مشغول میگردد
آنرا در آن وقت معدوم باید پنداشت آی عالی نژاد لچمن در بنباب انچه در ذکر آمده
بر تو گفته شده و ماهیت مکت مورش و بنی یعنی سعادت محض مایکان آن همین است
کدام ارکان اول گیان یعنی معرفت دوم بگیان یعنی حالت سوم بیراگ یعنی ترک
از غیر مطلوب چهارم ماکه آتما برهمه یعنی حضرت وجود لامحدود حقیقت جلال و جمال
خود نیز به شرح داده ام لیکن ثمره این فضائل که بر شمرده ام وقتی دست دهد که از اعمال
و افعال بریم بهگت یعنی حسب العبادت دقیقه از دقائق مهمل و معطل نماند بلکه این معنی
بحد شیفتگی و وجدی رسد که عرضی دیگر در نظر نباشد تا بوسیله این فعل جمیله و شغل جزیله
در اندک فرصت و کمتر روزگار شوقی و تسکینی و حظی و تمکینی از معرفت و حالت و ترک
و ادراک و حقیقت و ارثی از کمال سعادت کرام مطالب و نتیجه امور مزکوره دست دهد حصول
این لذت در عدم و یا قصور صدور آن امور محال و متعذر حال آمد بر مثالی که هر چند
دیدن اشکال در بودن موقوف بوجود چشم است فاما چشم را نیز تا شناخت و استداد
نور و نار یعنی کواکب و یا چراغ و هر چه از روشنی آتش بدان ماند احتیاج باقی است
چه اگر نور و نار در میان نباشد و بدن الوان و صور مختلفه که فعل خاص چشم است
در تعطیل و توقف افتد پس همچنین معرفت و غیر آن که در صدر بیان شده بمنزله چشم است
و عشق و عبادت بمثابه نور و نار چراکه بغیر از فشار عشق و عمل عبادت معرفت
و غیر آن عبث و لاطائل بلکه گوشه محنت و کلفت و هم تحصیل کمال سعادت محال و ناممکن

از نجات

خرد پیوند عبودیت را محکم دارد هر کس که ما را چنین خواهد دانست خواهد دانست که کمال
معرفت تا اینجاست و بعد ازین هر عارف عابد را بکمان یعنی حالتی که نتیجه آن معرفت است
دست میدهد آنرا بگوش نیوش بشنو و شعار خود ساز و آن حالت اینست که چون طالب
صادق آئینه خاطر را از زنگ خواطر و غبار اوهام بصیقل معرفت صاف میسازد و چه ذات
و صفات ما در ان پرتوی می اندازد یعنی هر چه بچشم یکیان بین و بضمیر وحدت آئین خود
می بیند و میداند همه را جلوه های ذاتی و صفاتی ما بعقل میکند و ما را چیتن کهن یعنی
علیم مطلق و آنند کهن یعنی سرور محض و انباستی یعنی لایزال از خرد و غیر آن که
سی و سه ۳۳ اجزای وجود است و پیش ازین بتفصیل گفته شده منزه و از نقص و
کمال مبرا و قائم بذات خویش و از عالم ماویات و بجز ذات قدیم و از احاطه کون و
مکان بیرون و از تفکر و یقین خارج و یگانه بلا شائبه دوگانگی بل دوئی سوز و حق
برحق و علم پیکر بلک بر علم هم سابق و متوحد علم میدانند و تحصیل چنین اوصاف جسمانی
و جلالی ما را چه میداند که با این همه بی همه بلا یقین است و خود بخود خدا است و
عالم الغیب و الشهادت و بر و بیچ پوشیده و پنهان نیست و هر گاه بذریعه یقین صادق
و صفا باطن بدین درجه رسید آنرا گیان یعنی معرفت و بکمان یعنی حالتی که نتیجه آن
معرفت است حاصل آید و تخم همان بکمان از مشاهده جمال بیکران متمتع گردیده
موصول بسرور جاودانی گشت چرا که بدیده چشمی دیدن آن جمال بر و محال بل مشکل تر است
از سبب آنکه هرگز محبوس خواهش نشده و نمی شود و نخواهد بود و از زبان هر کس که بر
چنین حقیقت اطلاع حاصل آید آنرا مرشد کامل باید پنداشت و ما جرائی که درین
معرفت نامه بتقریر بر آمده برای مزید احتیاط تذکار گفته می آید آگاه باش که آتما بر همه
یعنی حضرت وجود لا محدود که از شرک و شبه مایا یعنی قدرت کثرت منقدس
و از ابدیا یعنی عظمت که صفتی از صفات قدرت است معرا و از شائبه خصوصیت

غنیمت دانسته بلا ہاون وتلون مشغول آن باید بود که تا بتوسل همین اشغال از مجازی بحقیقت
برده و از صورت بمعنی رفته این اقوال و افعال را از قابل و فاعل حقیقی تعقل نموده بشرف
ادراک ماکه از نهانخانه بیچونی برآمده در محفل چون و چرا جلوه فرموده ایم مسرور و مشرف
توان شد و باز باچگونه مانم که از بدء یعنی خرد بالاترم چراکه در احاطه خردمندی نمی درایم
و از من یعنی نفس بس بعیدم چراکه سوہوم او ہام ہیچ متنفسی نمیشوم و از پنج پران یعنی
قوای خمسه که بتفصیل آن بالا در ذکر آمده منزه و مبرایم چراکه ہر قوتی ازان قوای بقوت
نفس فاعل فعل خاص خود میتواند شد پس ہرگاه نفس را از حد گنه ما راه نباشد قوای خمسه
که ہریکی پیوسته او تصرفی در فعلی داشته باشد چگونه بے بحقیقت ما توانند برد و از دہیه یعنی بدن
عنصری صفا و بقا و معرا ایم از سبب آنکه بدن مقید است از طبیعت و مستجمع کسافات و کدورات
است و ما که مطلق شریف و لطیف باشیم پس گرد بدن برد امن مقدس ما نمیتواند نشست
و با اینهمه عظمت و جلال ہرکه او با اعتقاد و اثق و حضور باطن با ذات ظاہر مکاسب گیان
یعنی معرفت را برفق سمرت و شاستر یعنی شرع و حکمت و اجتناب اضداد آن بمقتضای
او ہام گواہی که در صدر ہدایت فرموده ایم بلباس شائبه عرضی دیگر بتقاضای سابقه بموافقت
آن شواغل حمیده خودی خود را پاک پرداز خرد او قدرت ماست و نفس او صنعت ما و قوای
او اثر صفت ما و بدن او ظہور ما چون ہرچه از و بود از ماست آوئی او غرق ما گردیده بکمال استقلال
بدرجه علم الیقین رسد و بوسیله آن علم الیقین ما را چنین کمن یعنی علم مطلق داند که در زمان
ماضی و حال و مستقبل ہرچه در ترلوکے یعنی ہر عالم که فوق و وسط و تحت باشد گذشته
و میگذرد و خواہد گذشت بعلم قدیم به بهترین وجهے بے کم و کاست معلوم ماست و
باز چگونه مطلقم که حقیقت الخلائق اقسام اشیا و انواع موجودات ایم و پیش ازین بودیم
و حالا ہستیم بعد ازین خواہیم بود بسبب آنکه ثبت بدارتنه یعنی واجب الوجودم پرم نرمل
ذات سوده یعنی بغایت صاف و پاک ام باید که طالب ما بتوسط همین معرفت باثبات

که صور بیانیه در وی تصرف یک صورت است و چه باطن که هیچ صورتی خالی از ام
معنی واحد نیست از اینجاست که صورت بر معنی است و معنی در صورت بر مثالی که
پوست از مغز است و مغز در پوست و پندار دوئی بیش از اعتبار وهمی که مصدر آن
نرج گن و تم گن یعنی قوت لنگی و قوت سبعی باشد نمیتواند بود همین سبب راست
که سالک این سلوک را باهر کس است طریقه یگانگی مسلوک باید داشت و خود را
از صحبت کسانی که بجلیه این سیرت متحلی نباشد بنحوی که سبب آزردگی انجامد
درمیان نباشد بطرفی افگند و در مقام پاک و خلوتی که خالی از خلل باشد
سکونت گیرد اگر پیچندی که تم گن یعنی قوت ظلمی که از غلبه رج گن و ست گن
یعنی قوت بهمی و قوت سبعی مغلوب شده باشد بسر کند لامحاله حالت شوق
او بتمامیت از تحصیل موکت که سعادت و وارستگی از نست سلب گردد پس
انسب آنکه از مجالست و محافظت چنین مردمانی که بارتکاب افعال شنیعه که
در صدر محصور گشت موصوف و برذایل دیگر که احتراز ازان واجب است موسوم
باشند محترز و مجتنب بوده در خلوت محض نشسته بتصور ذات بیچگونه که به شش حیث
لامحدود است مداومت نماید و در معرفت آن مستعد باشد و بحفظ این مراتب
و اشغال ظاهر مثل بیدانت و شاستر که انتهای علم بران مقصور است و همچنین
بهاگوت و گیتا و غیر آن که در کتب تصوف معتبر باشد در مطالعه داشته باشد که
تکرار و تذکار این شغل سبب ترقی و تحصیل گیان یعنی معرفت خواهد بود امینست
تمامی مکاسب حصول معرفت که در صدر بشرح افتاد و هر که در بن باب بخلاف
این کسی و یا راهی قرار دهد آزاد گشت آنرا بلکه هم آن کس را که با اعتقاد از و
مستمع آن کسب و راه باشد بدروغ و نارستی و کج فهمی و بی حقیقتی منسوب باید کرد
و مکاسی که بر شهردم مقرون بصدق و نفس الامر نپنداشته در اقدام بران وصمت را

در مقام تحمل پا بر جا بوده آرند گفته و بدکرده هیچکس در شغب نیاید و رنجیده خاطر نشود
و به انتقام آن نکوشد و در همه جا و با همه کس راست و درست بوده انچه مقرون بصدق
و نفس الامر باشد باز گوید بقول و فعل در ستایش و پرستش محققان خدا پرست بدل
جهد بکار دارد و زیاده از انچه که در تقریر و تحریر و در تعقل و تصور آید باذات ظاهر و حضور
باطن در ضربت تعظیم و تمجید مرشد کامل که بوسیله ارشاد ان سرو قف سمرت و شاستر
یعنی شرع و حکمت بر حصول گیان و بگیان یعنی معرفت و حالت که دولت دایمی
و لذت حقیقی است مظفر و مشرع توان شد خود را دریغ ندارد و در تقدیم کوششی
به صفائی وجود ظاهر از جل و مرتکا یعنی آب و گل خویشتن را معطل نگزارد و ابتوا ظبت
و تفکر و تذکر ذات و صفات حضرت مبدا ر باطن را پاک دارد و همچنین در جملگی اعمال
صوالح و افعال جمیله مستقل بوده قصور و فتور را بدان راه ندهد و درون ذکر معبود
تعالی نفس را نجو لطر موهومه مضطرب و پراگنده نگرداند در ضبط و سیاست نفس از اوهام
دنیه سعی بلیغ بتقدیم رساند و بدن عنصری را که همیشه دوستدار آسایش و مائل بشهوات
ست بخلاف ضرورت که بدلائل شرعی و عقلی جائز نبوده باشد بر مباح آن عنان اختیار
بدست او نه سپارد و باشتغال آداب ستوده بکجزی از چیزهای نایدار و عادتی
از عادات مذموم در نجات و خلاص خود میکوشیده باشد بتدریجی که امروز ازین
چیز در گذشته روز دیگر در پی گذاشتن چیز دیگر باشد و همچنین در ازاله بر عادت
به آهستگی مقصد محبود مبذول دارد بفخریت خود را بر دیگران متر سمی نهند و در شهرت
و کریهت خود نکوشد و به تسخیر و استخدام مردمان مشغول نگردد و در الفت زن و فرزند
از همین قبیل باز نماند و هیچ کس را بدوستی و دشمنی نگیرد و با همه کس یکسان بینی را
پیش کند چرا که بحکم وحدت صرف در هر چه موجود است واجب الوجود موجود است
و دوئی و دوگانگی را در بارگاه یکتائی و یگانگی او هیچ طریق مجاز او نه خلی نیست چه بظاهر

ما راه نیست اکنون بسلوکی که جیو یعنی علیم مقید را بر اطلاق علم ما معرفتی حاصل آید
طریقه اکتساب آن معرفت به نمطی واضح بر تو منکشف و مبین میگردانم که طالب معرفت
را اول انچه درین باب بر امور تفکر و اعتقاد صمیم القلب مقدم باید داشت اینست
که در جیو و بهگوان یعنی عبد و معبود در هیچ وقت نشاید حالت بوسیله دلائل و براهین
حکم مساوات نکرده بجهت تحصیل لذات مجازی که دانایان را زیبا سمرت شاستر یعنی
شرع و حکمت بران رخصت نداده باشند صرف رویت در تذکر و تحفظ اقوال مباح
آن بکار ندا شته و عنان عبودیت را از طریقه عبادت بر نتافته پیوسته به عقیده
واثق معتقد بران باید بود که خالق خالق است و مخلوق مخلوق و کدام دلیلی واضح تر
ازین برین مطلوب خواهد بود که مخلوق در عموم اوقات چه در حالت بیداری و چه
در خواب به تصور مشهودات ناپایدار عمر گرانمایه بهای میدهد و هیچ یکی ازان قطع مراحل
قوه موهوده بسر منزل اصل نمیرساند و از یک خواهش خالق بیک چشم زدن بلکه کمتر ازان
هزاران هزار خلائق پیدا و نهان که زبان مفسران در بیان آن عاجز و قاصر است
ایجاد یافته پس همین قیاس فرقی در خالق و مخلوق و ریاضت پسندیده و منیه داده
در عبادت معبود مطلق فرسوده گرداند و همگی همت را در ترک تعلقات فانی مصروف
داشته هر روز به ترک تائب گردد به یقینی راسخ طریقه که در میان عبد و معبود است
بنحوی که در صدر تقریر افتاده مسلوک دارد کسب اولی در تحصیل گیان یعنی معرفت
اینست و دیگر آنکه باز الت پنداربدن عنصری و اضافات آن از قسم عمل بفعل
و سروت و کمنت و غیر آن مشغول بوده خود را بسبیل ذلت و کسر نفسی هیچ نشمارد
و در میزان امانت بهیچ کس برابر نهند و همچنین شفقت سه گانه را شعار خود نموده
از رویه خاطر ندارد و سیوم بدست و پای و دیگر اعضاء هیچ انتشار ورد جنگم یعنی
ساکن و متحرک که عبارت از نبات و حیوان باشد بوجهی من الوجوه بر نخاند و خود نخنز

اول بیان از سر تا پا در تمام بدن و همگی رگ و ریشه مملو است و عمل او ست که به قسمت غذا
بقدر بهر اعضاء میکشد دوم سمان که در مقام ناف و جمیع گره های اعضای را به فعل خاص
خود حرکت میدهد سیوم او دان که در موضع حلقوم میباشد و عمل او ابقاع که در خوا
چیزها دیده و نادیده باز مینماید چهارم پران که بودن او در بینی است و سره و جزع و عطس
از عمل او ست و پنجم اپان که در محل کر میباشد همین مائل و جاری و شغل است و دفع فضلات
از عمل او ست و بده و اهنکار یعنی خرد و خودی با چیزهای صدر که بر شمردم یعنی پنج مهابهوت
که عناصر پنجگانه باشد و پنج دیهه انس که پنج اجزای بدن عبارت ازان میکند و پنج تن ماترا
که محسوسات حواس خمسه بود و پنج گیان اندری که حواس خمسه تعبیر ازان کرده اند پنج کرم اندری
که آلات تحریک خمسه آنرا گویند و پنج پران یعنی باد که بر پنج قسم منقسم گردیده و همگی در اعداد
سی و دو باشد سی و سوم من است که نفس عبارت از انست متحرک و منبع جمیع قوای
و اجزای اعضاء او ست و این هر همه استفاد قوت و قدرت از و کرده هر یک بر فعل خاص خویش
قوی و قادر میشوند و در حقیقت نفس و غیر هم که در صدر تعدید یافته آزیا یعنی صفت کثرت بوجود
آمده اند چرا که هر چه در موجودات از محسوس و مفهوم موجود است علت وجود آن مایا است
و بدن انسان که مجمع سی و سه ۳۳ قوت که بالا بر شمردم گردیده دو نام دارد یکی کهیتر دوم دیهه کهیتر
یعنی قطع زمینی که هر چه از تخم افعال خیر و شر در و بکارند ببار آرد و دیهه یعنی پیوسته خواهان
یک چیز میباشد که این بده و آن بده و هنوز بکمال مراد یک چیز از چیزهای ماکل و شارب
و ملابس و مناکح نرسد که مستدعی چیز دیگر میباشد و ازین حالت ده بده دیهه نام یافته
و آنکه خود را در و محبوس پنداشته بد و متصرف است جیو یعنی علیم مقید که ظلمت و غفلت
خود را خود فراموش کرده با عتبار خودی موهومی که خود بدن عنصری ام با نواع رنج
و راحت مبتلا بوده زندانی طور میگذراند و ماکه پرماتما یعنی علیم مطلق و نخبت محض ام
ازین چیزهای فارغ و منزه و مبرا ام که کمند اندیشه هیچ کس را بر فراز کاخ عظمت

از خوف تند باد که از جا نبرد بریسمان استواری می بندند وجود انسان را زن و فرزند علائق و عوائق اسم و رسم بمثابه ریسمانست که با نها سخت بسته شده و صحبت محققان تجرد گزین و حصول حضور عارفان وحدت آئین بمنزله باد تند که از اثر ملازمت ایشان بر قبح تعلقات دنیا و ما فیها وقوف یافته خود را کنار ه میکشد و یا در ین جماعه دل برداشته بی علاقه طور میگذراند الحال حقیقت بدن انسان که از چند چیز ترکیب یافته مصدر افعال خیر و شر گردیده بتقریری روشن بر تو واضح کرده می آید که تا بر ماهیت آن بشر وجه مفصلا مطلع گشته خود را بر خلاف آن که بدل تصور کرده چیزی علاحده ازان تعقل کنی بدانکه هرچه بعیان مشاهده می افتد مقوم بدن پنج مهابهوت یعنی عناصر پنجگانه که خاک و آب و آتش و باد و هوا باشد و همچنین پنج دیه الس یعنی اجزائے بدن که در بدن پوست خاک و خون حرارت گرمی جز آتش که آنرا آتش غریزی می نامند و دم آمد و شد بالا و پائین جز باد و جوف جز پنج تن ماترا که عبارت محسوس خمسه بود طبیعت و ادراک آن تعلق بحواس خمسه دارد یعنی آواز و لمس و صورت و مزه و بوی و پنج گیان اندری که آلات تحریک و فعل خمسه است یعنی زبان و دست و پای و آلت و مقعد و ازین جمله زبان بدو قوت موصوف است که هم در فرق کردن مطعومات یعنی قوت ذائقه متمیز است و هم به فعل گویائی مخصوص و هم چنین است نیز مصدر دو قوت است که هم کار د جماع ازو برسے آید که بیشتر قوت بلمس باشد و هم بفعل بول کردن موسوم هرچند جرم هیچ عضوی از اعضا از کف تا پا مارک سر خالی از اثر بلمس که ادراک کیفیت چهارگانه یعنی سرد و گرم سخت و نرم باشد نیست فاما آلت به فضل ایمنی ممتاز است و شرح افعال و تصرفات دیگر آلات به بیانی زاید محتاج نیست و آنکه در اظهار آن بدل جهد رود خود بخود ظاهر و ظاهر تر است پنج پران یعنی باد که بر پنج قسم منقسم گردیده هر قسمی بیک اسمی موسوم شده در موضع خویش بشغلی علحده مشغول است

گذشتن اینهمه کرور کرور کلپ که ما را در چنین آرام و بی جنبشی میگذرد باز از من یک گونه خواهش
بی انتظار عوض تکلف فعل بوجود می آید که چیزی شوم بمقتضای این معنی که اکوها کهو سیام
یعنی یکی ام بسیار شوم از همین قدر خواهش ما اول آنچه پیدا میشود ماایا یعنی قدرت بصفت
کثرت بلکه همین خواهش ما از عین محویت سر برکرده مایا نام یافته از اقلیم هستی بسر حد
ملک هستی رخت میکشد و بر هاذکه عبارت از هر سه عالم یعنی بالا و میانه و پائین باشد
پیدا میکند و همچنین بر هما و غیر آن که جمش مشروط بعناصر پنجگانه که خاک و آب و آتش و با
و هوا باشد از پشه با پیل یعنی از خرد و بزرگ موجود میگردانند و جوهر علم مبدا عقل معاد
جملگی جاندار است بظلمت غفلت باز پیوسته و همان مایا غفلت مطلق شده کثرت
صریح را بصدق صحیح باز نموده عالم کثرت را با نواع نفع و نقصان دوستی و دشمنی رنج
و راحت نیکی و بدی خوبی و زشتی بعرصه ظهور جلوه میدهد و تا چنانچه که صفا و بقا و صاف
و صرف معرا ایم بریک منوال بلا مزاحمت و مشقت عمل و فعل نمطی که بودم و هستم و خواهم بود
میباشم چون حقائق مبدا و معاد معلوم کردی حالا کیفیت عالم کثرت باز گفته می آید
که عالم کثرت بریسمانی مینماید که آنرا کسی از توهم مار سیاه مهره دار تخیل کرده بخوف موصوف
گردد یا آنکه بنظر دقیق و فکر تحقیق در نیاید که ریسمان است گرفتار انواع آترس و اقسام
هراس است هرگاه بحقیقت ریسمان باز رسید از خوف مار خلاص گردید پس همین نهج
باید که بدانی که هرچه درین عالم محسوس می بینی دمی شنوی و میکنی در سر انجام امور آن
اضطرار بکار میداری چه بآلات جسم ظاهر و چه بفکر خواطر باطن همه خواب و خیال است چرا که
در خواب حالت بیداری را بتمامی از یاد داده منجمله امور خواب مذکور هیچ کاری نیست که
با عتقاد صدق و ثبات نمیکنی و چون بیدار میشوی اثری ازان موجود نمی یابی دیگر وجود
ایشانرا که جمهور و الاخردان حق پژوه بعالم صغیر تعبیر کرده اند همچو درختی قرار داده اند
که بیخ او در زمین ما و من محکم شده و به آب ازما و یا من نشو نما یافته چنانچه هر درخت را

وپائین باشد مانند ذات قدسی سمات دیگری موجود ومتصور نیست سری رام چند
که بحر مراحم بیپایان و دریای الطاف بیکران بود از اصغای سوال انکسار تخمین از سر ترحم
وتفقد موج زدن گرفت یعنی بسخن درآمد و در جواب آن گفت که ای فرزند عزیز بشنو
که بر تو رازی غامض وحقیقتی دقیق از زبان بیزبانی که گویا بهر دبان است گفته می آید
وآن چگونه رازیست که از استماع وادراک آن آدمی در طرفة العین از قید دام مایا
یعنی پندار مای ومنی عالم کثرت که صفت ذات واحد است وبیش از وهم واعتبار
نیست خلاص گردد اول ماهیت مایا یعنی کثرت وصفت میگویم که چه چیز است وعلت
وقوع او چیست بعد ازان سلوک حصول گیان یعنی معرفت وبگیان یعنی حالتے
که از ان معرفت دست دهد بیان میکنم پس ازان حقیقت پرماتما یعنی ذات واحد
واجب الوجود به شرح میدهم که از دانستن آن نفس راکه گرفتار دام تعلقات عالم است
در کلمح البصر خلاص حاصل آید اول حقیقت مایا یعنی کثرت در معرض بیان می افتد
که هرچه از جسم عنصری خود و اجسام سفلی وعلوی مرکبه وبسیطه که بظاهر می بینی و
میدانی وهم محض ودروغ مطلق است وبباید دانست که از خود نیست اعتقاد
صدق واعتبار راستی در چیزهای که بر شمردم ودانستن آن که از خود است چیزی
که ثابت وقائم است همین مایا یعنی صفت وکثرت است ومصدر آن پندار مائی ومنی
است که جملگی جانداران این عالم در قید آن پندار مقید اند وذات واحد بی ابتدا
وقدیم است ای خلف سعادت کیش اکنون عظمت وجلال ذات وصفات مارا
بگوش هوش سامع باش که هرگاه عالم محسوس را در پس پرده عدم کشیده مکتوم ومعدوم
میکنم تا انفراد ذات خود در سرادقات لم یزلی خود بخود میباشم وهیچ نمیکنم ونمی شنوم
ونمی بینم علی هذا القیاس این همه صفات را بکلی باز گذاشته وقدرت خود را محو مطلق
ساخته کرور کرور کلپ از هرچه گفته وشنیده وفهمیده شود منزه ومبرا میباشم وبعبارة

که این طائفه نوگرفتار با آنکه رام است خالی از بی آرامی هم نیست چرا بر پای این بندی نهاید
که تا دیگر از طپیدن باز آمده سر و رمغل باشد لامحاله بدوال اشغال تصنیف این کلمه چند
از زبانی بزبانی و مقابل داشتن اصطلاحات هندبا فرس پا برجا داشته صید معانی
و مضامین تازه در چنگال آمال او باز گذاشت و چشم غرض بران دوخت تا دامی که سر در بازوی
جمعیت داشته باشد و ازو چون برآرد بهوای هر نخچیر بهوای ناشکیبائی نپرد ازد و آن کلمات
انیست که روزی از تعطف و تلطف با اهلیه خود که پاربتی باشد بزبان تلقین و ارشاد آغاز
قصه نهاد که ای پرستار هوشمند در زمان پیشین سری را چند که خداوند صورت و معنی و بادشاه
ظاهر و باطن بود با لچمن برادر خود در جنگلی اعظم که با نبوه اشجار و کثرت انهار و خوبی
گلهای الوان و سبزه های فراوان بلا مزاحمت در دو زبان که بر روی زمین یا د از خلد
برین میداد به کمال شگفتگی دران مقام آرام نشسته خلوتی که خالی از خلل بیگانه باشد
داشت و سخن از خود شناسی و خدا رسی در میان بود و درین اثنا لچمن از فرط شوق
جبین نیاز بر زمین عبودیت گذاشت و پس از حصول شرف پای بوس و گزارش
سجدات و عجز هر دو دست بسته به قیام بندگی قائم شده عرض کرد که ای قبله مراد نامرادان
میخواهم که حقیقت الکائنات موکت یعنی سعادت مطلق با سرور مدام و وحدت محض
با حلاوت آرام که آزادی و وارستگی عبارت از انست و طریقه دریافت آن دولت
عظمی و نعمت بیزوال از زبان پاک بیان بشنوم و بهگی التماس ما بران مقصور است
که بعبارتی موزون و مختصر و قریب الفهم باشد که باسانی بمغز مدعا رسیده سخن
توانم رسید و همچنین در تحت آن سعادت فضیلت چهارگانه که یکی از ان بیراگ
یعنی ترک تعلقات دنیوی و دوم بهگت یعنی عبادت بی طلب اجر و انتظار عوض
و سوم گیان یعنی معرفت حقائق چهارم بکیان یعنی حالت که نتیجه آن معرفت
مندرج باشد و برای شرح و تفسیر چنین مطلب عالی و عرصه سته عالم که بالا و پائین

برورده سهولیت ظفر توان یافت واگر بدین کلمات که واعظ خود خود بوده برین نمط واعظ بگفتر
الفاظی ومختصر مضمونی بطریقه اجمال دیباچه گویان چون مشتی آب بر روی زمین بنیان و تشریح
پاشیده غبار شکنک را که از هیجان تند باد خواطر و اوهام لاطایل که از روزگار دراز هوای باطن
را بجدی تیره ساخته که خود را از خود باز نمیتواند شناخت فرو بنشیند انشاء الله العزیز میان
مطالعه وادراک معانی این رساله از سیل در سیل باران فیض اقوال وآرای اسلاف که صاحبان
تحقیق حقائق کونی وآلهی ومدرکان دقیق ارضی وسماوی خداوندان خداداد غوطه خوران
بحر بیکران بودند گاه بجود غواصی به بحر بیخودی فرو رفته با نبساط وصول در یکنون خدارسی
دم انا الحق بر میزدند چنانچه گفته اند ؎ قطره چون غریق دریا شد ۞ او انا البحر گفته پیدا شد ۞
وگاه بانتظام مهام معاش ومعاد انام بتقریر نصائح وتدابیر دکان جوهر فروشی میکوشیدند
؎ هان کمر بربند اندر کار چیست ۞ بر نیارد هیچ کاری مرد سست ۞ هر که او در کار ظاهر کاهل است ۞
کار باطن کی شود ازوی درست ۞ درین صورت ظلمت گرد حسرت که از خسته زمین جبل بر خاسته
وسعت عالم معنی را از مدت مدید تنگ ساخته و بر گرفته است پاک خواهد نشست وچون باقتضای
این درجه که کمال مرتبه انسانی است خواهیوست البته باستفسار احوال ظاهر وحقیقت باطن خود
از خود توجه را خواهی گماشت که این بند گزار آزادی وقید سوز نجات کیست وکجا است
وبچه اسم موسوم است وبکدام صفت موصوف پس بالتماس همین رباعی در جواب سوال
خود که بر اظهار کیفیت پنهان وآشکارا وافی وکافی است پس شده مودی مدعا بذات
خود خواهی بود ؎ از خویش چو با خویش شدم میدانم ۞ کز لبس اضافات سخن عریانم ۞
چون بی همه ام با همه بیخود با خود ۞ بی والی ویا ولی بخوانی آنم ۞ اتفاق ترجمه این رساله
شکرنبا که موسوم است به **رام گیتا** از زبان هندی بزبان فرس نه آن باشد
که خود را در مولفان پرداز د ویا در سورخان بشمارد بلکه آنست که نسبتی در دل شب که جامه
وقت وتلفیف قلب وتخفیف خاطر بود ودر همین رهگذر بپای پیشانی سر را نوحی شود دیم

انمعنی است ؎ هریکی را بهر کاری ساختند ؛ مهر آنرا در دلش افراختند ؛ طرفی نه
بدل جهد در زبان فروشی و طبع آزمائی بر بندد و از انجاکه در چنین تالیفات بر سحف اندیشه
ذخور تالف خود وقوف حاصل داشت و نیز شیوهٔ نامرادی این نیازمند بی نیازی پابند
و از شستگی را بران رخصت نداد که خود را مرهون شهرت و ممنون فضیلت دارد لهذا طویل کلام
در ایذاء دیگران و تصدیع خود راضی نبوده در اینجا انچه بایست گفت بقدر امکان تفکر
ناگفته طور گفته بس کرد و با خود در افتاد که ای هیچمدان محض این چه غوغائی ست برانگیخته
و این چه خارست که در دامن خود آویخته از این قافیه سنجی و نکته آرائی بجز جگرکاوی
و دیده ترادی سودی بیش ندیدی چراکه اینهمه از آثار برخود بینی است یا در خودنشینی نگزیدی
گل جمعیت از ریاض مطلق نچینی یعنی تا ازین دو تای پاک نه برای خلعت یکتائی را نیندیشی
و در تحصیل این سر ورد ائی نمیگویم که بدست ترک بروی خلق که در معنی صورت خالق است
در عزلت ببند دیا به پای تجرد راه صحرا سپر کن دیا بر سیاست پوست بنیان بیمغز در کرزوهای
شواغل غضبی و شهوی مدت عمر گرانمایه بباد ده یا با بنیان چنان در آویز که یکی از ایشان
باشی میگویم که در بهر کثرت چاشنی گیر نشاء وحدیت بوده قطع نظر از یگانه روی و بیگانه خوئی
نموده تماشای این باغ کهنه نوخیز در تخته گلزار همیشه بهار یکرنگ بینی و یکسان بوی بسیر
میبرد و اگر بقدر جهل و حیرت که بر نوع انسان نامسموع است چراکه فاعل مختار و قفه
آمده و دشواری این طریقه التماس داری پس از قصور صدق و وفور بوالهوسی خود را
از عملی بعملی تحویل مکن یعنی اگر میل بانفراد داری ملک خدا وسیع است و اگر قصد
عبادت داری معبود موجود و اگر سر عشق داری معشوق در نظر و اگر جذبهٔ وحدت
داری از خود بگذر بر تقدیری که تا توئی دوئی باقیست چنانچه بزرگی میفرماید ؎
تو در روگم شو وصال اینست وبس ؛ تو بباش اصلا کمال اینست وبس ؛ پان
هرچه گفته اند بحفظ گیر و در عمل آر به نسیان مده و بباد مشمار که از ممکن نیکی ازین جهان به بهشت

رام گیتا

ست چدانند

حمد ذات واحدی که به یک قدرت بسرائی هر دو نتیجه جوهر عقل را که مقولات عشره در معرض تعبیر
ازان عرض کرده اند بر هم تافت تا بر حرف منزهی او با صافت انگشت چونی و چندی
نتواند نهاد و چگونه تواند نهاد گفت و چه سان برگذارد که چنین پیک سبک رو خرد که بعلو
خرامی و جلدکامی قدم بر هفتم فلک میگذاشت و در پیش برائی و پیشروی دیگر پرا بر خود
سبقت نمیگرفت و بحجتی که اول ما خلق الله تعالے العقل واقع است به اثبات دعوی
خود بفخر و کرامت بری حبت در سبیل این مرحله نا پدید و منزل نا تحقیق معترف به لنگی
و کم پائی خود بوده بعجز و تذلل از پا فرو نشست و اگر بتوسل دلیل به تمثیل سالک
طریق تعریف و توصیف صفت آن حضرت عزت که هر چه هست اوست و هر چه گفته اند
ازان پاک گردد و از خود با کسی در ادراک آفتاب عالمتاب با عانت نور شمع طمع
افگنده باشد هیچ فرق نیاید و همچنین هر چند بچنگی هوس و خامی طبع بران میداشت که
بر عایت رسمیات در ثنای و اطرای صافی ضمیران معنی بخش و کارآگاهان صورت ناز
که اثرا ست و در هر دوری از اداوار بمقتضای حکمت گفت کنز اً مخفیاً از پس پرده همواره
و یک لختی بسر گروهی هر گروه سر بر کرده لشیب و فراز عقائد و افعال عالمیان را
تکاوی و تساوی داده بحسب فراغ بحال خود از بحال دیگران با مثال مثال کا بد کم تعود و
عازم سرادق لم یزلی و مقام اصلی شده و میشوده خواهد شد چنانچه قول بزرگی مصداق

و اگر دانی که ما صاحب بدن و قالبیم و بندگی صفت من است بس همچنان هستی و در بند
مانی و اگر میدانی که ما را به بدن و قالب چه نسبت است و از این صفت آزادیم و علائق را هیچ نوعی من
راه نیست پس تو آزاد باشی اصلا بند در میان نباشد آمی را همچند و در تصور آن باشی که
خود را عین حق دانی و به بینی و بیابی و همیشه خیال نمائی که من لطیف و پاکم که بچندین
شکلها ظهور نموده ام و این عالم کثرت لباس من است و همه جا بسیارم
و متصرف ایم و از همه پاک و منزه چون خود را چنین دانی
و در زرش نمائی عین حق گردی و در بن هیچ شک و شبهه نیست
از عمل ترا روشن خواهد شد آنچه بتو بیان کردیم آمی آمی
اگر خود را یکی خیال کنی یکی باشی و اگر بسیار بسیار
که یکی متواتر بصورت بسیار برآید چنانچه
ماده در اصل یک وجود دارد و در ظروف
متعدد و متکثر نماید فافا چون نظر
بصیرت نگری بدانی و بیابی که
همین یکیست که بوده اصلا
در روی تعدد و تکثر
راه یافته

تمام شد رسالهٔ اطوار در حل اسرار

بلکه عین آنی و از وهم خود جدا مانده و خیال میکنی یگانگی آنی را چند اگر تو صاحب طالع مستی
باید که دائم درین فکر و خیال باشی که ما عین حق ایم چون این خیال بدست آوردی هر مرادی
که خواهی از خود بیابی اگر غیر این فکر دیگر درمیان آوردی دانی که ترا سود نکند
بآن مانند که بر خاکستر هیزم نهی و آتش خواهی بسیار دور است همچنان در خیال
غیر باشی و حق را بجوئی هرگز نیابی اگر آتش طلبی خاکستر از روی آتش دور کن تا آتش
از حجاب برآید و بر تو جلوه گراید ای رامچند سالکان پیشینیان که دهیان و شغولی حق
قرار داده اند همین است که خود را عین حق تصور نمائی چون روزی چند برین فکر
مداومت بکنی عین حق گردی که در دل توکل گذر دکل باشی و اگر استغراق خواهی
این دانشی که درمیان است که ما عین آن نه ایم از میان بر داری تا عین آن باشی
و چون درین فکر مستغرق گردی اگر بادهای عالم بوزد که عین قیامت باشد ترا از آن
باکی نباشد چنانکه هستی هستی ای رامچند اگر خود را ساده تصور کنی همچو چوبی بی نقش
همان ساده بی نقش باشی و اگر نقوش دهمی را تصور کنی همه در خود یابی و نقشبند
باشی ای رام چند عالم با صاحب عالم چنان خیال نمائی که آب و موج آب اگر
چنان شود موج بظهور آید و اگر ساکن باشد موج دران در آید ای رامچند انچه
بتو بیان کردم اگر ترک آن کردهٔ بوجه دیگر بکسی رجوع خواهی کرد که از وی شناسائی
حق حاصل نمائی مثل آن شخصی خواهی بود که در خانه همه نعمتها طیار دارد و دیرے
آن به گدا گردی در بدر بدر میگردد ای رامچند اگر جان و صاحب جان را یکی دانی
و دوئی را دران راه ندهی خلاصی دست دهد و بند درمیان نماند آزاد باشی و اگر
اندیشه تو اینست که من جانم و صاحب جان غیر من پس در بند و قید درمانی و
درین روش آزادی نه بینی ای دوری و نزدیکی همه و بیگانگی یگانگی از تست
اگر خود را غیر تصور نمائی دوری و اگر عین حق تصور کنی نزدیک و قریب هستی

بی قالب تصور نمائی و ورزش نکنی تا او را علاقۂ بقالب نماند بلکہ قالب عین او گردد
طور دہم در کمال معرفت ای رامچند چنانچہ از بافت چیزی مرغوب خوشحال میشوی آن بافت
در ملاحظہ است کہ نشان بیگانگی و یگانگی را در بنائی کہ کمال انبساط و خوشحالی است پس سعی کنی
و در تصویر یکی باشی یکی گردی و دویمی صفت نفس است آنرا از میان برداری و در یگانگی
غرق شوی تا غیر از یکی نماند ای رامچند دیدن غیر حق عین بند و گرفتاریست چون دوئی
از میان بر دو یگانگی روی نماید و آزادی بدست آید پس سعی کن کہ غیر از یکی در میان نماند
ای رامچند بہ بود و نابود در نمائی کہ این ہر دو بلای رہزن راہ یگانگی است باید کہ تو ہیچکدام
مشغول نکردی خیر الامور اوسطہا اختیار نمائی ای رامچند درین فکر باشی کہ بند و آزادی و ا منگر
تو نگردد کہ از ینہا بوی شرک می آید باید کہ عین آن یگانہ باشی کہ دوئی را بآن راہ نیست
ای رامچند خود را ہمچو آن لطیف سازی و خیال کنی کہ دانش و فرح قرار صفت اوست
چنانکہ کسی در جمیع ظروفہا گل گل میباید ہمچنان خود را لطیف سازی و در ہمہ صورتہای
عالم خیال کنی و بیابی ای رامچند باید کہ ہمچو آن شخص باشی میان خواب و بیداری آن
پس دائم خود را چنان داری کہ میان دو حالت باشی و آن حالتہا یکی بر دیگری
غلبہ نکند در حالتی باشی کہ جامع آن دو حالت است کہ خیر الامور اوسطہا کنایت ازوست
ای رامچند آنچہ بالا گفتہ ام باید کہ ورزش آن نمائی تا ہمان شوی چہ بگفتن شکر دہن
شیرین نمیشود و بگفتن گنگ آب پاک و صاف نگردد این از استعمال دست دہ
ای رامچند بہ یقین دانی کہ ما حق ایم و غیر این اندیشہ بخود راہ ندہی کہ درین رہ گمراہ
گردی و در بند عالم افتی ای رامچند تو ہمان وجود احدیتی کہ بودۂ اصلا در تو دوئی
راہ نیافتہ فاما تو خود را خیال کردۂ کہ مائیم و عالم و اینجا دوئی منیست باید کہ یگانگی را محکم
گیری و بوی انانیت را بگذاری ای رامچند چون درین فکر باشی کہ ہمہ حق است و غیر حق
را وجودی نیست و ما خود عین آنم و ورزش این تصور را بکمال رسانی تو عین حق گردی

همیشه خود را از همه جدا خیال نمائی و ورزش سازی همه توئی و هیچ چیزی را نه آلا بدین صاف
و لطیف و پاک چنانچه هستی و دانستی همانی ای را مچند مثل آن کسی که خود را جان تصور کرده
و بعلائق و عوائق که مرکب جان است گرفتار آید و بدان مانند که شخصی بزرگ خود را جسم دانسته
خیال نماید و نداند که نیستم پس ملاحظه حق گذاشته خود را جان تصور کرده نمیداند که ذکر
این نسبت جان درمیان نباشد عین صاحب جان باشد و فرق میان جان جسم جان
همین ست که چون علائق بدنی درمیان باشد جان نام یابد و چون این علائق درمیان
نباشد آنچه اصل جان است همان باشد که حق است مگر نمی بینی ای را مچند مشغولی تو
با اهل عالم آن مانند که چون خوردان از گل جانور راست کرده بازی نمایند که این اسپ
من ست و فیل منست سواری کنند و بتازند و گویند که ما اسپ و فیل ناخیتم و میتازیم
همچنان کار مردم نادان است که بقالب آویزد و او را مرکب خود خیال نماید و کارها را بآن
نسبت دهد و بگوید کار از دست گرفتیم و بپا رفتیم و بچشم دیدیم و با حواس کارها کردیم و این را
هرگز ملاحظه نمیکنند که کارکننده را با اینها هیچ تعلق نیست و او خود از اینها نیست هرگز
در نظر تو مقید ننماید ای را مچند نفس خود را همچو مار تصور خیال نمائی اگر کسی در وی
بیملاحظه نظر نماید البته بترسد فاما چون بدیده بصیرت نگاه کند داند که از مار تصویر
چه ترس و چه ملاحظه که آن نمود محض است ای را مچند چنانچه گرد و خاک هوا را که بزبان
هندوی آکاس گویند آلوده و چرکین نتواند نمود همین طور این قالب عنصری جان را
آلوده نسازد بر لطافت خود باشد ای را مچند اگر تو درین ورزش باشی که ما تیم
وجود عنصری تو خاصیت روح گیرد که اجسادنا از و اخنا اشاره بر انست همچنانکه آهن
به مجاورت آتش صفت آتش گیرد و اصراف پیدا کند ای را مچند چنانچه مردم آتش را
از سنگ و چوب بیرون میکنند و بوی از گل و روغن از شیر میکشند چرا تو جان را از
قالب جدا ملاحظه نکنی و قرار بدهی که او عین قالب نیست این خود ظاهر است که روح را

که ذات حق است و تو طالب آنی پس وقتی که چیزی در نظر تو آید دانی که اوست بینا و
همچنین شنوائی و دانائی را خیال کنی که اوست بینا و شنوا و دانا و حواس دیگر را همین
قیاس نمائی پس هرچه به بینی و بشنوی و بچشی و ببوی و یکی دانی که متصف باین صفات بود
حق است هرچه در نظر تو آید آنرا ملاحظه کنی که من آن نیستم چون همه را از خود نفی سازی
و هرچه بعد از نفی نماید همان تو باشی و خود را در آنوقت ملاحظه نمائی که مطلب گوی و باید
باید که دائم درین فکر باشی و هرچه از نفی باقی مانده است آن عین دانائی است و آن منم
و در پرسش را دران نگماری و به کمال رسانی تا تو عین آن باشی آنی را همچند هر چیزی را که
بظاهر دری یابی آن از سه چیز روی ننماید یکی تو که عالمی دوم معلوم که عالم است
سوم علم که نسبت است میان عالم و معلوم چون به فکر نظر کنی عالم از تو جدائی ندارد
و معلوم وابسته به علم است پس درینجا چرا سه چیز را می بینی چون چیز را ملاحظه نکنی که آن
علم حق است و تو عین آنی و چون چنین بینی و دریابی بدانی که جز یکی بیش نیست اگرچه
بظاهر کثرت ننماید آنی را همچند باید که دائم درین فکر باشی که ما نیم عین عالم و غیر از من
چیزی نیست و نباشد پس ما همیشه هستیم و بودیم و خواهیم بود آنی را همچند همیشه در تصور
باشی که ما یکی ایم که بچندین صور عالم ظهور نموده ایم هرچند بظاهر تعدد و تکثر ننماید فی الحقیقت
یکی است تعدد و تکثر و انفراد و اتصال را دران دخلی نیست پس اگر خواهی که این فکر حال
تو گردد باید که در تصور یگانگی که بالا گفته ایم متصور باشی تا عالم را عین خود دانی آنی را همچند
هر کرا بینی میداند و میکند فاما دانستن عارف و کردن او نوعی دیگر است که او هرچند
می بیند و بکند همه از حق و حق است و اهل عالم ازان غافل طور نهم در معرفت حال خود
آنی را همچند باید که خود را چنان تصور نمائی که ما از همه جدا و ما را با چیزی آمیزش نه اگر
خود را بخواهش ملاحظه نمائی دیا به قالب و یا بچیزی که بتو وابسته است تو آنی
و همانی و در حجاب آنها گرفتار مانی و چون خود را ملاحظه کنی که ما نه خواهیم و نه قالب

واگر نه تنگ دانش که آن یافت حق است بآن معنی که تو خود عین آنی ببری تو عین باش
خود را بخواب و بیداری مده این تردد را از میان بیرون بیر و آنچه صورت اصلی تست
که دائم و قدیم است بآن متصف شو و در پی آن باش که گرد تو نگردد بلکه از هر دو حالت
بگذری این تکلفات را بخود راه ندهی آنچه هستی هستی آی را مپندار خواهش را هم از
خویش ببری بآن معنی که به قصد کل خواهش را بر داری و نفس را از نفس ببری چنانکه
آهن را با آهن می برند بخود خود باش و اینهمه را از میان دور کن درین چه مشکل است
اگر درین کار باشی و ترا پیش آمده است این قالب تنو هیچ نسبت ندارد که با وی
بیامیزی و در بازی که گرفتگی صفت اوست و دائم در فکر او باشی باین بلا و محنت گرفتار
کردی کدام دانش و کدام عقل است که خود را باین مزخرف فانی مشغول داری و مطلوب
را از دست دهی آی را مپندار قالب که گوشت و پوست و خون و استخوان ترا آن
چه نسبت تو عین دانشی و لطیف و نوری با این همه ترا چه پیش آمده که باین چیزها مشغول
بمانی و آن ذات پاک معدن چیز را از دست دهی و گمان داری که هر چه هست همین قالب
ندانی که این قالب همچو سنگ و گلو خ است حیف که آن ذات پاک را گذاشته با وی
می پردازی زهی نادان و عجیب تر آنست که آنچه راحت و حق است آنرا گذاشته و فراموش
کرده اند اندیشهٔ باطل و ناحق را پیش گرفته و در نظر داشته این چه عقل است طور هشتم
در بیان یافت نفس آی را مپندار وقتی که از تعلقات وجود عنصری که قالب است گذری
و آنرا در نظر نیاری و قرار دهی که ما را با قالب چه علاقه و چه نسبت هر طور که باشد و این
حالت در تو قرار گیرد آنزمان بر تو ظاهر گردد که هر چه هست توئی آی را مپندار دانشی که تو
عالم را بدان میدانی همان دانش را در معرفت نفس گماری و ملاحظه بیرونی را بگذاری
و همیشه نظر بر باطن خود داری چنانچه در ظاهر عالم چیزها می بینی و می یابی ازان که
در باطن تست همچنان آنرا دانی و بیابی آی را مپندار آنکه مدرک اشیاست آنرا بداند

از همه آسوده و از هیچ یکی مرا احتیاج نه و دائم بر یک قرار ایم و در من تغییر و تبدیل راه نیافته
از همه آزاد و با همه آمیز چنانچه هوا که بزبان هند آکاس گویند با همه و بی همه دائم درین
فکر باشی و دانی که ما هستیم و غیر را وجود کجا ما ایم پس مطلوب بررسی ای رامچند همیشه
باید که درین فکر باشی که من دریای علم و معرفت و خوشحالی ایم و کنارهٔ ندارم و جانهای
دیگر امواج این دریاست که از و پیدا و در و گم میشوند دائما این خیال من ست که گاهی
موج از من بظهور آید و عالم پیدا گردد و گاهی به بطون رود و عالم فانی شود و مرا از
آمد و رفت آن هیچ نوعی تغییر و تبدیل و زیادتی و کمی نباشد ای رامچند پیدائی ناپیدائی
عالم که عبارت از بقا و فناست و قیامت و بعث اشارت پران است از نادانی
و از نایافت تست چون یافت حق ست دهر عالم ناپدید گردد و نسبت مطلق نماید پس
منشاء وجود عالم نادانی است و فنای آن ثمرهٔ معرفت طور هفتم در بیان معرفت حق
ای رامچند هر ثنا و شکری که بظهور میرسد از همه حق و بر حق است غیر حق دیگری کیست
که تواند بدین صفت ظهور نمود پس حامد و محمود و حمد هر سه عین علم معرفت است و ظهور
صفت اوست بلکه عین او و او خود در همه و بی همه بلکه عین همه و از همه بی نیاز و از همه جدا
ای رامچند صورت عالم باین که در ظاهر می بینی همه لباس اوست و در باطن برهمان
یگانگی خود است باید که در باطن و ظاهر با همه یگانه باشی ای رامچند در عالم همچو
اهل عالم باش هر چه آنها کنند تو هم دران کار باش و در باطن خود را بکاری مشغول نساز
و باحق و به یگانگی حق پردازی و بخانه باشی و کثرت ظاهری عالم را که بمنزلهٔ جنگل است
به آتش یگانگی باطن بسوزی تا وحدت صرف حال تو گردد و دوئی درمیان نماند
ای رام چند بند قالب که ترا بنادانی بظهور آمده از تیغ معرفت و شناسائی ببر
تا از بند ما سوای خلاصی روی نماید و دانی که این قید قالب عنصری که ترا در بند
آورده منشاء جز ان نیست که تو از انجود نسبت کرده و میگوئی که این قالب منست

و درین فکر و ورزش نماید بحدی که دیگر از دو خواهش سر برنزند ای راجمند چون در صحبت
اهل سلوک خود را به گماری و در مطالعه کتب علم صوفیه ورزش نمائی معرفت نفس که اصل
مطلب است زود بدست آری نه که مدتها محنت نمائی و آن مطلب هرگز بدست نیاید
ای راجمند چون یقین گردد که همه اوست غیر او وجودی ندارد پس هرچه در عالم ناشایسته
و زهر قاتل است همه ترا ساز و آبجیات گردد و بی این معرفت همه ناساز و زهر قاتل بود
ای راجمند چون این معرفت ترا دست دهد قالب عنصری که کثیف ترین اشیاست صفت روح
گیرد و مقام اجساد ما و اجساد باطنا ظاهر شود ای راجمند چون این حال در تو قرار یابد چنانچه
در خواب سیر میکنی و خوشحال میباشی آنچنان بعد کمال این حال ترا روی دهد و هیچ ترسی
و فنائی ترا نباشد بلکه چنانچه در خواب ترا زخمی و فنائی نیست همچنان باشی ای راجمند
هر کس که درین فکر و ورزش نماید که هرچه هست حق است و غیر را وجودی نیست بی اختیار
و بی تردد او را حالتی روی دهد که با قرار خاطر و آرام دل و خنکی سرد الیقین عبارت از اوست
ترا روی دهد و همه عالم در نظر تو آبجیات آید و حال آن کسی که باطمنش تسکین نیافته و سرد الیقین
حاصل نکرده در بلاد غم و شورش است و عالم در نظر او همچو آتش است طور ششم
در بیان نفس ای راجمند همیشه باید که خود را باین وجه تصور کنی که من صاف و لطیف و خنک
و بی کثیف و دانا و از قالب جدا و این قالب عنصری من همچو قالب اهل عالم است و مرا
با آن جز تعلق لباس مطلبی نیست و من قائم بخود ایم ای راجمند عقل و نفس و حواس
ظاهری و باطنی ظاهر منما ید که موجود اند علحده فاما اگر بدیده بصیرت نگری همه را نایاب
بینی و نابود یابی پس هرچه نه بینی و نیابی آن ذات حق باشد و منشار فاسد این است
که تو خیال میکنی که اینهمه چیزها ست موجود این خیالی ست باطل ای راجمند اگر تو خود را
قرار دهی که جنبشی و حرکتی نباشد و بر یک قرار ایم و مرا با کسی اعتمادی و امیدی نیست
و با چنانچه بودیم الحال هم چنانیم و هیچ خواهش دامن گیر من نیست و با وجود مستغنی و بی نیاز

وخوشحالی ابد دست دهد که هیچ خوشحالی برابر او نباشد طور پنجم در بیان رفع
خواهش ای رامچند خواهشهای دل را خنگ دانی و برای سوختن آن آتش باید
و دانی که آتش آن فکر صافی است در خود ببین که ما چه چیزیم و کیستیم هر که درین فکر
مداومت نماید خواهش از و کناره گیرد و سوخته گردد ای رامچند اگر طالبی که
خواهش درمیان نماند باید که در طلب حق کوشی و غیر را از نظر پوشی که شناخت نفس
همین است ای رامچند آنچه درین عالم ظهور مینماید همه از جان است که پیدا کننده
همه چیزها همین جان ست چنانچه مشهور ست اگر جان است عالم است چون جان نباشد
عالم ناپید اشود یقین دانی که هر چه در عالم روی نماید همه از جان ست اگر جان
درمیان نماند عالم هم نماند ای رامچند اگر بخواهشهای دل بسته باشد بند همین است
و اگر از ان خلاصی باید آزادی روی نماید سعی کن که تا دل گرفتار خواهشها نگردد
چه خواهشها مثابه ابر ست که ماه را بپوشد ای رامچند ظلمت است و نور او سیاهیت
که سفیدی را بپوشد ای رامچند هر کرا نظر بر معرفت نفس افتاد عالم در نظر او سوخت
چنانچه در آتش سوخته شود و صفائی او را دست دهد چنانچه آب تیره را از استعمال بریلی کنگ گیر
چون سحق کرده در آب اندازد صاف گردد و خاک و گرد در ته نشیند همچنان اگر نفس را تزکیه
دهی و بشناسی چنانکه آب تیره پاک و صاف گردد و آلایش عالم گرد آن نگردد و او را نه آلاید
ای رامچند چون کسی را از غبار دوئی پاک و صاف ساخت علائق و موانع عالم در او
پرتو انداز نگردد و باد حوادث او را نجنباند همچنانکه درخت تصویر را ای رامچند هر که دائم
درین فکر باشد که عالم چیست و من کیستم حق بر وی از خودی خود جلوه گر آید چنانچه
روغن از شیر پدید آید همچنان از ین فکر معرفت حق ظاهر گردد و چون کسی باین معرفت
برسد همه عالم محتاج او شود خصوصاً آنها که در معرفت یگانه اند و از عالم بیگانه ای رامچند
هر کرا این فکر دست دهد و دائم درین خیال باشد که همه اوست و غیر او را وجودی نیست

غافل و آزاد آنست که در معرفت خود کوشد و هر چه بود بماست آنرا در نظر بصیرت خود
پوشد ای رامچند آزادی نه بالا است و نه در میان و نه در پائین آزادی در خود است
اگر بنظر بصیرت نگری و خود را از خواهشهای پاک سازی دانی که جان عالمی است
بی نهایت و یگانگت بی دوتا این وهم تست که او را خیال کنی که در بند است یا آزاد
اینجا غیر او را وجودی نیست پس او را نه بند باشد نه آزادی بلکه خواهشهاست که او
بران می آرد و برین میدارد و اگر از خواهشها پاک است نه آزاد ماند نه بند طور چهارم
ای رامچند از تفرقه دلی غیر از بند حاصل نه اگر خواهی که از قید بند خلاص شوی
دل را از تفرقه باز داری و این وقتی دست دهد که دل را بر معرفت دل گذاری
و او را با او مشغول داری مثل آنکه آتش از باد وجود گیرد و از باد بمیرد ای رامچند
تفرقه دل آن باشد که چیزی نابود را بود خیال کنی و بود را نابود دانی پس تفرقه
از و ظاهر شود دانی که دل پریشان عبارت از دست ای رامچند جنبانندهٔ قالب
دل است که پریشانی صفت اوست و یافت این و آن حال او بند خود همین است
ای رامچند چرا به قصد تمام سعی نکنی که نفس شوم را که پراگندگی دل از دست
بگیری و بکشی و در بند کنی ای رامچند هر کس که بر نفس شوم خود ظفر نیافت او را هم نیست
که دم از معرفت زند ای رامچند نفس اعجوبه ایست که او را در قید در آرد و فتح ممالک
کرده در ملک خود آورد ای رامچند مشکل ترین کارها دست آوردن نفس است
هر که او را بدست آورد همه عالم در حکم اوست ای رامچند دست آوردن نفس
یافتن آبحیات هر کرا این اندیشه در پیش است که منم و خدا از من جدا نفس او
درین مرتبه حیاتی یافت و هر کرا این فکر دست داد که همه حق است و ما نیستیم
کشتن و بستن و دست آوردن نفس همین است پس ای رامچند هر که نفس را
بهمین فکر کشت که من نیستم و همه حق است بروی ظفر یافت او را هیچ غم نماند

چه خلاصه انچه در کتب سماوی مذکور ست همین است که از بند بود و نابود خود را رها ند
ای رامچند هر که بورزش این کار کرده باشد و خود را از نیک و بد گذرانده او را تعلقات
عالم مشوش نگرداند چنانچه آتش که هر چه در و افتد بسوزد و آتش را از ان پروا نبود و هیچ
تغیر و تبدل باو راه نیابد چنانچه رنگهای مختلفه در سنگ شفاف و آینه صافی نمایان
باشد و اصلا در و بنا شد و کار گر نشود و رنگین نسازد همچنان تعلقات عالم شخصی را
که از نیک و بد گذشته دامنگیر نگردد و او را متغیر و مشوش نگرداند او ازاد ای رامچند
هر که بخود بینا گشت هر چند در عالم باشد و به اهل عالم آمیزد او را از ان باک نباشد
و عالم در نظر او چنان نماید که چیزی در سبکی و پیش او مردن و زیستن برابر باشد
هیچکدام تغیر و تبدیل حال او نتواند کرد چنانکه طلا هر چند در خاکدان گل ولای افتد
پاک ست و مردن او در خانه حلالخور و زنار دار و جای ناپاک و پاکیزه برابر بود ای رامچند
عالم در نظر عارف همچو صحرا ستوران است بلندی در وی مثل کوه سمیر و اطراف همچو دریاها
و عالم در و مثل گیاها ای رامچند اگر نظر بصیرت در خود گماری در ظاهر و باطن یک هستی یابی
که محیط عالم ست و اگر بنادانی بنگری نه چیزی اندرون خود یابی و نه در بیرون مثل کوزه خالی
اگر به نظر بصیرت در وی بینی دانی که درون و بیرون آن هو است اگر بظاهر نظر کنی
نه اندرون چیزی دارد و نه بیرون ای رامچند هر که از خواهش که بمثابه بندست خلاص شد
و از گیر و مگیر و کن و مکن کناره گرفت یقین دانی که او از قید عالم وارسته شد هر چند
در عالم باشد او را تعلقات عالم نخنباند و مشوش نگرداند همچو چراغ تصویر که از آفت باد
امین باشد همچنان امین است ای رامچند هر کرا این دست دهد که زر و خاک و دوست
و دشمن و حسن و قبح و گریه و خنده یکسان باشد دانی که او در حساب خود آزاد است
و خوشحالی ابد نصیب او گشته و هیچ آرزوی در وی نمانده او آزاد است و به کمال خود
رسیده ای رامچند بند آنست که در کل پرورش قالب باشد که نمود محض است و از جان

نابود یابی و اگر از روی غفلت در وی نظر کنی گرفتار آئی مثل آن کس که ریسمان را مار
خیال کرده متوهم گشته زانا اگر بلاحظه نظر کند داند که ریسمان است و هم و ترس بخاطر او
نیاید و از آرام بمطلب در آید ای رامچند کرتماری عالم عبارت از انست که هرچند در نظر آید
آنرا اعتبار نمائی و خلاصی آن باشد که بدیده بصیرت نظر کنی و دانی که عالم اصلا بود ندارد
ای رامچند دانی که جان از هستی مطلق بظهور آمده و با اوست هرچند بر قرار نیست فاما هستی
مطلق که جان از وپیدا است برقرار خود است مثل موج و دریا که موج در بیقراری است
و دریا بقرار خود ای رامچند عالم و صاحب عالم را چنان خیال کنی که طلا و دستانه آن کسی که
طلا را نادانسته نظر بر دستانه کند دستانه پرده طلا گردد فاما چون دانسته نظر کند داند
که دستانه عین طلا است هیچ حجابی درمیان نباشد ای رامچند دانا و شناسای حق
همیشه در فرح بسیط است نادان و ناشناسا در غم و اندوه مثل بینا و نابینا که بینا از
دیدن عالم ذوق مند است و نابینا محروم ای رامچند نسبت عالم بحق چون نسبت شعاع
با فتاب و امواج بدریا است که از و جدائی ندارد فانادان خیال کند که عالم از حق و حق از عالم
جدائی دارد نه چنین است که عالم بود از نابود باشد ای رامچند مردن و زیستن همچو بیداری است
و خواب چون بخواب رود داند که بیداری چیزی نبوده است و چون بیدار شود داند که خواب
چیزی نبوده است پس باید که دائما نظر بران پاک داری ازین بود و نابود عالم را در نظر نیاری
طور سوم ای رامچند آدمی را باید که دائم درین تخیل باشد که عالم عین علم حق است
و این وقتی دست دهد که خواهش از میان برخیزد و چون خواهش از میان برآید داند
که عالم عین علم است و علم عین حق این عین آزادی است ای رامچند اگر کسی خواهد که آنچه
خلاصه عالم است بدست آرد باید که از علائق ماسوای خود را پاک دارد و چون چنین شود
آنچه خلاصه عالم است باو رسیده باشد ای رامچند هرکرا این حالت دست دهد که از بود
و نابود عالم آسوده گردد یقین دان که او بکمال خود رسیده و آنچه مطلوب اوست یافته و دیده

ورفع این دانی که از یافت دل است چون وهم از دل برطرف شود این نمود عالم که
بمنزله مار از ریسمان تخیل است برطرف گردد هرچه از عالم پیدا شود از وسوسه دل است
چون وسوسه دل که بمثابه مار است از دل بیرون دادی از هیست عالم که همچو مار
تخیل است خلاصی روده پس در خود فکر کنی و این وسوسه دوئی را از میان برداری تا
تا از تعلقات و حوادث روزگار در امان باشی ای را میچند عالم ظاهر را طلسم دانی اگرچه مینماید
اما چون بدیده بصیرت نگری اینهمه وهم و خیال و بازی گری در نظر آید پس عالم را بنظر
اعتبار نه بینی تا ازین وهم خلاصی یابی ای را میچند عالم را مرده چون مرده دانی هرگز نادان
باشد و در روی نظر کند و هم بر وستولی بود ترسان و لرزان گردد چون دانا در روی نظر کند
داند که مرده ایست بیجان از و ترس و هراس ننماید ای را میچند عالم سراسر سراب است
که آب مینماید فاما اگر کسی در روی نظر کند داند که این نمود محض است اصلا بود ندارد ای را میچند
عجائب تر عالمی است هر کس که در روی نظر کند صورت متعدده و متکثره در نظر آید و حجاب
او گردد و نگذرد که مشاهده ذاتی کند که این عالم و این صورت قائم باوست مثل آنکه دانه ها
و البسته رشته را همیشه در نظر دارد و رشته را نه بیند این عجب بیعقلی و ببیدانشی است
که بهر چه دانه ها مربوط است و وابسته آنرا نه بیند و نیاید همچنان هستی مطلق ساری در
جمیع موجودات است ناوان غافل از وی ای را میچند هرچه ظاهر می بینی دانی که نمود
محض است هیچ بقائی ندارد و آنکه این عالم قائم بدوست باقی و پاینده و دائم است
هوشیار باشی و این ملاحظه را از دست ندهی و دائم آن ذات پاک را که قیوم عالم است
بینا باشی و یک لحظه غفلت را بخود راه ندهی که هرچه هست همان ذات است و عالم همه وهم
و خیال ای را میچند هرچه هست دانا بی دل است و صورت عالم در روی همچو صورتی در
آئینه مینماید و در روی نیست همچو درختان کناره دریا که عکس آن در دریا مینماید و اصلا درخت
دران نه و انچه پنداری وهم است و خیال ای را میچند اگر عالم را بدیده بصیرت نگری سراسر

و ناشدن منزه ای رامچند جان را چنانچه گفتم بدان و قرار بده و خوشحال باش که بودن
کسی در دنیا به نافهمیدگی و به نایافت انچه من گفتم در صفت جان و دریافت آن بدتر از آن کسی
که بهزار خواری در خانه کناس گدائی کند ای رامچند دانی که زهر خوردن آسان تر از
نافهمیدگی حقیقت جان است چه سخت ترین مرض با ناشناخت جان است طور دوم
در بیان آنکه عالم خیال محض است ای رامچند عالم محض وهم و خیال است اگر خواهی
که این وهم از میان برخیزد باید که دل را از تفرقه من و تو این و آن نگاه داری
که این نمود بی بود از منشاء تفرقه باطن است چون پریشانی باطن برطرف شود
و تفرقه زائل گردد جنبش و حرکت نماید آرام روی نماید مثل مشهور است در اهل هند
که جماعه سابق کوه سمیر را در دریای گردانیدند سیزده جواهر از ان برآوردند مطلب
که تا مادام که او را حرکت میدادند دریا در جنبش بود چون آن کوه را از دریا بیرون بردند
دریا بقرار آمد همچنان پراگندگی دل را که مبنا به آن کوه است از دل که بمنزله دریاست
بیرون کشی دل به قرار خود آید و از بیقراری و تفرقه کناره گیرد ای رامچند
بود نما بود عالم از جنبش و سکون دل است چون دل را حرکت کند عالم پیدا آید
چون ساکن نماید ناپدید گردد مثل آنکه چون چشم را وا کنی عالم باین طول و عرض
در نظر آید و اگر چشم بر هم زنی هم ناپیدا شود پس دانی ای رامچند که از حرکت و سکون
دل پیدائی و ناپیدائی عالم است پس دیده و دانسته بهوشیاری تمام دل را
ازین تفرقه یکسو کنی تا از کن و مکن و این و آن خلاصی یابی و این وقتی دست دهد
که خواهش را بالکلیه از دل بیرون کنی که اصلا آثار آن نماند ای رامچند عالم نابود
که بود بنماید همه از اندیشه تست پس سعی کن تا این اندیشه که از تو پیدا می شود
در میان نیاید و ترا مشوش نگرداند هان واقف باشی و اندیشه غیر را بخود راه ندهی
تا نجات یابی ای رامچند عالم مثل ماری است که ریسمان تخیل مثل مار شده است

نادان و بیعقل را جز خر نتوان گفت بلکه کمتر از خر باید دانست ای رامچند آدمی را احتیاجی است
که بهر چه رو آرد رنگ آن گیرد پس دانا کسی باشد که فکرهای لایعنی را بخود راه ندهد و همیشه
در یاد حق باشد ای رامچند مدت حیات دنیاوی و آرزوهای آن بدین مانند که شخصی بخواب
بود و عجائب ها ببیند و پندارد که عمرها ست که من درین معامله هستم و خواهم بود چون بیدار
شود داند که زیاده از ساعتی در خواب نبود این وهمی که او را در خواب روی داده بود که مدتی
دراز در ان عالم بودم محض خیال بود حیات دنیا را چنین قیاس باید کرد که هر چند طول
مینماید فاما اصل آنرا بقای نیست همان یک ساعت هست که در خواب بود ای رامچند
دانا کسی ست که چون نظر در عالم نماید اصلا با اهل آن نه آمیزد و نه اویزد و همچو مرد تماشاگر
که نظر او به بازی گری افتاده باشد بآن نیامیزد ببیند و بگذارد ای رامچند زنده در عالم
کسی ست که طالب گیر و گیر نباشد و بکار بار عالم مشغولی ننماید بلکه دائم فکر در خود کند و
خواهش را بخود مشغول گرداند بصیرتش همیشه بر دل باشد نه بر اهل عالم که نظر بیرونی بکار
نیاید می باید که دائم نظر در باطن خود داشته باشد ای رامچند چون وجود عنصری زوال پذیرد
و نادان گمان برد که جان بی قالب گشت و مرد و رفت زهی بی عقل مثل آن باین ماند
که ظرفی پر از هوا که بزبان هندوی اکاس باشد بشکند و گوید که هوا ضائع شد ای رامچند
جان نه کم شود نه بیش و جائی ندارد که برود و از جائی نیامده است باقیست و قائم
فنا نه بیند چنانچه هست همچنان باشد و نادان از فنای قالب خیال کند که جان فانی شد
این محض خیال ست و جان باقی و این نمایش عالم که وهم و خیال است از جان بظهور
آمده ای رامچند جان را چنان خیال کنی که از اکاس که هوا باشد محیط و صافی است
پس جان که باین صفت موصوف است چه طور زوال پذیرد و فانی شود بلکه از غایت
لطافت مخفی و بدوام بقا باقی و عین فرح و فرح بخش است ای رامچند جان را خیال کنی
که ظاهر و باطن بر یک قرار است و یگانه که از ماضی و حال و استقبال پاک و از شدن

عین معرفت و رهنمونی و کمال علم تجرید است و خلاصی از متعلقات عالم و رهائی از غم و غصه همین است
و کمال متقین تو از اقوال اوست ای رامچند راه سلوک هرچند وابسته بر مرشد و طالب است
اما عمده درین راه طالب صادق و صاحب استعداد است که هرچه از مرشد و اُستاد طریقت
باو رسد به کمال فهم او را دریابد طالب صاحب استعداد درین راه ضروری است که رافیت حق
در ذات اوست نه بیرون اگر کسی استعداد آن ندارد گفته استاد او را فائده نکند ای رامچند
حق شناسی در کتب و علم و اُستاد نیست این راه یافت الٰهی به طالب تعلق دارد و طالب را
باید که در خود این معنی را جوید از اُستاد اشاره و از شاگرد یافت من عرف ربه اشاره
برنیست ای رامچند علم و دانش بر هنر و کسبی سے و رزش دست ندهد اگر احیاناً ترک
ورزش نماید آن کار از دست رود مگر شناسائی حق که چون کسی را روی دهد هرچند ورزش
ناکرده باشد از و اصلا دور و محو نگردد و همیشه در تزاید باشد ای رامچند شناسائی حق
بآن ماند است که شخصی گلوبند در گردن دارد و بفراموشی هرچند لطلب آن در اطراف
عالم بجوید نیابد فاما اگر کسی باو نشان دهد که انچه تو میطلبی با تست هوش دار و به بین
آن گلوبند که تو میجوئی در گردن تست نسبت اُستاد با طالب همین است که اُستاد
نشان آن چیز در شاگرد میدهد که او طالب آن باشد و انی ای رامچند آن نادان که
در خود فکر نکند و خدا طلبی و یافت حق از خود بجوید و در اطراف و جوانب لطلب آن
پوید بان ماند که شخص گنج در خانه دارد و لطلب آن در اطراف بگردد و گدائی کند
زهی نادان و این طلب او چنانست که شخصی طعام زهر آلود بمیل بخورد و شیرین پندارد
و نمیداند که آخر ازین ضرر رسد کار نادان همچنان است که خود را بخطوط دنیوی
مشغول سازد و از غنیمت و از یافت حق محروم و بی بهره ماند و نداند که راه حق
در من است ای رامچند هرچند اهل عالم میدانند که عالم و یافتهای آن بقای ندارد
مسعی تمام در وی می آویزند و از یافت و معرفت حق که دائم و باقی است غافل چنین

که من از بند عالم آزاد شوم و بحق پیوسته گردم چه آن کس فهم این کلمات نکند و هم نه برای کسی است
که از قید عالم آزاد گشته و بمقام قرب حق پیوسته که او خود احتیاج این چیزها ندارد و
بنشست میگوید تا عنایت بنهایت الهی دستگیری و امداد نفرماید استاد و رای این
عالم معرفت دست نیابد و استاد کامل همچو ملاحی است که بقوت بازو و امداد وی
ازین دریای بیکران که تعلقات عالم فانی است توان گذشت و از موجهای این دریای
بی تردد بساحل قرار و آرام توان گرفت بنشست میگوید ای رامچند تعلقات عالم
مرضی است صعب دوای آن جز این نیست که دائم درین فکر باش که من کیستم و عالم چه چیز است
و از که بظهور رسید چون طالب این فکر را مداومت نماید امید است که بکرم الهی از تعلقات
عالم که عین مرض است خلاصی روی نماید یقین بدان ای رامچند درزمینی که استاد کامل
همچون درخت بار ور و سایه دار نباشد گویا گرد آن آبادانی نبود و بی آبی باشد
یک لحظه دران زمین نباید بود همچنان در شهری و ولایتی که استاد راه طریقت و حقیقت
نباشد درانجا هم نباید بود ای رامچند همیشه جویای استاد و خواهان صحبت او باش اگر بمهر
خود را در ملازمت و خدمت قرار دهی و کوشی و هر چند او بتو التفات ننماید و با تو در تکلم ننماید و
همزبانی نکند و ترا مشغولی راه حق نفرماید زنهار از خدمت او محروم نمانی و صحبت او را غنیمت
دانی یقین بندار که هر چه او از خود یا بکسی از خطاب هم گوید ترا سود مند باشد پیروی سخن
وی کنی چرا که از صحبت بزرگان نادان هم بدانائی رسد و خالی پر شود و حیات جاودانی بدست آید
و از موت ناگهانی خلاص یابد و از مفلسی بغنا رسد ای رامچند هر چند عارف به معرفت
ذات مشغول است فاما اهل عالم را صحبت او مطلوب که بغیر از صحبت و دیدار چنین آدم
از غم و اندوه رهائی نیست هر چند بکسی متوجه نشود و جز ذات حق نزد او نباشد تواند
بی التفاتی او دل تنگ نگردی و باد آویزی که نجات از محنتهای عالم در پناه اوست ای
رامچند چون این طور شخصی را طالب و جویای معرفت و تجرید یابد داند که هر چه اکابر گوید

عین معرفت

رساله اطوار در حل اسرار

ست چدا نند

این رساله ایست مسمی به اطوار در حل اسرار تحریر بکمالات نسبت ورآمچند که ازراه طلب وعرفان بظهور رسیده از پرده روی بیرون کشیده فارسی ترجمه یافته وازلباسی بکسوت دیگر شتافته مشتمل به ده طور طور اول دربیان تجرید طور دوم دربیان آنکه عالم محض خیال است طور سوم دربیان آزادی طور چهارم دربیان جمعیت دل طور پنجم دررفع خواهش طور ششم دربیان معرفت نفس طور هفتم دربیان معرفت حق طور هشتم دربیان یافت نفس طور نهم دربیان معرفت حال خود طور دهم درکمال معرفت حق طور اول دربیان تجرید بنسبت میگوید سجده من درتعظیم ازدل صمیم برای نور آرامیده که دائما بریک قرار وآرام است وبیقراری باد راه نیابد وپاک است ازنسبت اطراف وجوانب وازمنه وامکنه آنکه نتوان گفت در حق او که شرقی ست یا غربی وجنوبی یا شمالی فوقانی یا تحت زمانی یا مکانی نه اورا ست ابتدا وانتها بلک دائم وقائم وعین علم ومعرفت ست وراه یافت او جز معرفت نفس خود نیست من عرف نفسه فقد عرف ربه اشاره بران معرفت است بنسبت میگوید مخاطب این کلمات شریفه ولائق این آداب لطیفه طالب راه تحقیق است که قصد او ان باشد که خودرا ازقید عالم که کن ومکن عبارت ازانست خلاصی خواهد وبیرنگی وبیرنگی جلوه گراید وازبند ماسوای برهاند نه آنکه قصد ندارد ودرسعی بلیغ خودرا نگمارد

و به معنی نگران باشد و بصورت از حسن ظاهری در امور ظاهر پرداز چنانچه بزرگی گوید
موحد است کسی آنکه در میان همه خلق ❊ به نفس شاغل خلق است و دل بتوحید است ❊
غرض که بهجی درین فرد گوید بعمل آرد و دائما، همه جا با همه کس در همه حال ❊
می دار نهفته چشم دل جانب یار ❊ چون اندرین باب اکثر کتابها
نویسند حرفی منوشته باشند چرا که نهایت ندارد پس چیزی
سرانجام ندارد که شتافتن بمعنی خود دارد تهلکه
انداختن است اگر در خانه کس است
حرفی بس است الله تعالی بکمال کرم خویش
از قال بازداشته صاحب حال گرداند
تا بهره یابد گشته براحت اصلی
کامگار شود فقط
الله الموفق
بالتوفیق

تمام شد رساله شارق المعرفة

اگرچه گمراه راه تو مستحق هزاران بلاست اما از انجاکه اکرم ترو رحیم ترو غفار برحق توئی آنکه
در عوائب سلوک معرفت تو انواع اضطرابی و پراگندگی باطن و ظاهر نصیب هر بی نصیب
شناسائیت میشود چنانچه عارفی متکلم است ؎ از تو تنها ماند قاسم وز تو تنها کس مباد
لاجرم غمهای عالم برین تنهای تست ؛ امید که برهان اکتفا باشد و بدون آن رحمت
جهنم بران نباشد درسد که عذاب بی نصیبی معرفت با وجود دانش کمال که خاص لطف
بر انسان است هم از انسان چرا که او رفعل مختار ساختم که خود در پریشانیهای گوناگون
پریشان شود اختیارش با خیار اوست و رحمت بران به گناهکاران بظاهر تادیب
و بستان بطفل دارد که اگر آن زحمت نکشد هرگز جاهل عالم نشود چنانچه جامه ناپاک
که تا شست و شوی بنیارند پاک نگردد تقدیر این حال برین منوال است چون توجه ما
در راحت رسانی بندها ست و انیمه خلقت محض بحبت کامیابی بنده ها مخلوق گردیدم
اگر خواهی که استدعای چیزی کنی نظر بر بهبودی خود نمود بکن تا من که مجیب الدعوات
بندگان خاص انخاص خودم باجابت مقرون گردانم و اینکه در اجابت دعای بندگان
خاص ما گاهی قصوری واقع میشود همین است که اندرون به بود او نبوده باشد و او
بحسب نادانی مستدعی آنست بنابران بهدایت کماهی نینجه آن خواهش رهنمون شده
از خاطر بنده زائل میسازم تا دران حیرانی نکشد و اگر موافق به بود او باشد بمنت بخشم
چون برین ارشاد آگاه گردید حمد و ثنای بی انتهای بدرگاه کریم برحق او نموده در عبودیت
معبود الموجود مصمم القلب گردید و در مناجات اقتدا کرد که یا قادر برحق بر کمال در اینچه
ارادت تست به بود من همانست و مقصود من درهمان کرم کنی تا بگذرم از حالت این
و آن محو شوم در ذات اقدس تو بیمان پس سالک را که علی الدوام در همه جا و همه حال
بذکر القلب اشتغال دارد و در عبادت معبود خویش هیچگونه تکاهل نورزد اگر بموجب
بشریت بصورت و معنی همرنگی آن یگانه نماند حاصل ساخت پس معنی دران هوا

از آب بگذشت آن بزرگ با خود گفت که این جوان از اولیای الله تعالی است نزدیک آن جوان آمد و آن جوان خمر خورده بود و مست خفته را بحه عمر از دمی دمید آن بزرگ را از مشاهده این حال تعجب زیاده شد و چون نهایت در عجب ماند آوازی شنید ای دوست چند تعجب کنی اگر بدرقه حفظ ما همه رعایت اتقیا و ابرار و معصومان کند پس اشقیا و فجار و عاصیان را که رعایت کند و اگر سیلاب عفو ما اوساخ آثام تیره روزگاران اشرار نشوید و اگر دریای رحمت ما سرگشتگان تیه ضلالت را دست نگیرد که گیرد و اگر سحاب کرم امطار هدایت ما بر جان ناهیان بوادی غفلت نبارد که بارد و اگر نسیم عنایت ما کشتی غرق شدگان دریای طبیعت و هوا را از غرق آب مخالف بساحل توبه نیابت نسازد که آرد آن بزرگ را ازین بشارت وقت خوش شد برگردآن جوان میگشت و می گفت که

ای خفته که دوست نگهبان جان تست ❊ نومست غافلی کرشن پاسبان تست ❊ خوابت چگونه آیدت از شوق آن کریم ❊ کش رحمت و عنایت بیش از گمان تست ❊ پس آن جوان بیدار شد آن بزرگ را دید خجل گشت و گفت ای بزرگوار این چه جای تست آن برگزیده حق وجه حال بگفت جوان نعره بزد و جامه چاک کرد و بگریست و روی در بیابان نهاد و باقی عمر در طاعت حق سبحانه و تعالی مشغول گشت همچنین آنخداوند جرم بخش گناهکاران است تا مرتبه کسانی که عابدان معبود برحق باشند چه توان گفت علی هذا القیاس بر بندگان آن معبود هرگز ناقص نمانند و البته به کمال میرسند چنانچه مصداق آن این مقال است

ای کریمی که از خزانه غیب ❊ گبر و ترسا وظیفه خوار داری ❊ دوستانرا کجا کنی محروم ❊ تو که با دشمنان نظر داری ❊ باوجود آنکه حق عز و جل را بکرم و فیاض مطلق داند و از عباد تش اگر غافل ماند خود دشمن خود است چنانچه آورده اند که بزرگی از روی نیاز بدرگاه کریم بی نیاز سوال کرد که با فیاض مطلق هر که ترا نشناخت تمام عمر خود را پریشان ساخت و عاقبت از عقوبت عصیان که در ضلالت بفعل آید بجهنم شتافت

تا آن لباسی فاسق را دستگیر ساخته بجزای کردار رساند درین ضمن آن عاصی تنبه کار عاجز گشت و پناه بخطابخش آورد که بحسب بشریت مرتکب این امر شنیعه شدم اکنون جز ذات بیهمال تو دستگیر و عاجز رهاننده ندارم از انجاکه کرشن دیو عیب پوش و خطابخش اند خود مسلح در انجا حاضر شدند و آفرین بر اعتقاد آن حمیده کردند و آن لباسی با وجودیکه کان عصیان بود عفو جرم آتش موده در ظل مرحمت خویش محفوظ کردند و به جمعی که بادشاه به قصد کشتن آن آمده بود جنگ کرده همه آنها را کشته بادشاه دستگیر ساخته وچون بادشاه در قید در آمد عاجز شده زنهار خواست و بعجز تمام عذر آورد که از من نادانسته خطا واقع شده حالا شما که خود خطاپوش اند کرم فرمایند و ما را از خود سازند پس بمقتضای آنکه جرم بخشی خاصه آن کریم برحق است او را گذاشتند و مرحمت فرموده مملکت روی زمین بوی دادند و آن جمیله را با آن عاشق نکاح بستند و بادشاه هم حسب الامر کرشن دیو سعادت خود دانسته آنرا بداماد خود قبول کرد و آن داماد و خسرش هر سه کس تمام عمر بصورت درعیش و کامرانی یعنی در عبادت معبود برحق گذرانیدند عاقبت محمود گشتند همچنین عبادت کرشن دیو مانند آتش سوزنده همه گناهان است چه هر کس باقل مرتبه از مراتب در عبادت معبود برحق عابد شود البته بمراد رسد و درجه کمال دریابد وجهی دیگر چنین آورده اند که روزی بر کنار آب بزرگی نشسته بود کژدمی دید که از صحرا می آید چون بکنار آب رسید یکبار ضفدعی از آب برون آمد و آن کژدم بر پشت آن ضفدع از آب بگذشت و آن کژدم از پشت او فرود آمد روانه شد و آن بزرگ متعجب گردو گفت این حال بی سری نیست دنبال آن کژدم راهی شد تا سایه درختی رسید جوانی دید که در سایه درخت خفته و ماری عظیم از طرف دیگر می آید قصد هلاک آن جوان کرده بود چون مار از انطرف نزدیک آن جوان آمد کژدم ازین طرف رسیده و باز آن ضفدع برون آمد و کژدم بر پشت آن سوار شده

بیدار دل گماشته بود که از قرار واقع لازمه عفت بجا آورند چون مدتی برین سبیل گذشت
شخصی آشفته دماغ دران باغ گذر نمود و بهمدران حال ناگاه آن پری پیکر از بالای بام
نگریست و نظر بر دو بهم دیگر ناظر گردید و بمجرد نگریستن آن آشفته بغایت آشفته بل دیوانه
حسن او گشت و چنان قلق در بطانه اش التهاب گرفت که خانه صبر و سکون او را یکباری
سوخت و سر اسیمه در کوی هوای آن ماه چنان افتاد که در جستجوی وصلش سریع السیری
تمام متر منیمود آخر الامر زنکه گل فروش که همیشه گلدسته ها بآن گل تازه میبرد محرمیت
صمیم آن الکه حرم داشت اسرار آن مجموعه خوبی باوی درمیان نهاد که آن جمیله اگرچه نا گهان
بسوی او دیده باشد اما صلاح وقت است که حریف فسق و فجور در خواب هم گاهی نخواهد
و جز حق پرستی کار او منیست از نیست که گوشه گزیده است اما چون ترا مبتلا و مشتاق
بیقرار می بینم یک علاج دریافتا دبتو میگویم اگر توانی بران تدبیر خود را باو رسانی
و آن همین است که او معتقد صورت و شکل دانای بهتر باطن کرشن است اگر تو بعبادت
آن معبود چنان اجتهاد نمائی که بندگی خشنودی کنی پس مقتضای آنکه هر کس بعبادت
تمام راضی ساخته آرزوی چیزی پیش انسان میکند البته بکام خود میرسد تو هم بمراد
خویش رسی آن طالب چون بر صورت این معنی از ان دلاله دلیل یافت بر خاطر گذرانید
که من ملوث لوث عصیان را کجا امکان آنست که بحسن عبادت آن معبود را توانم
رضامند ساخت اما درین شهر شخصی هست که بر انواع طلسمات و افسون دستگاه دارد
و طلسمی میداند که هر که بآن طلسم جامی فرستن نخواهد تواند تا آنجا رسید از و آن طلسم را
بیاموزم و به شکل و لباس کرشن دیو ملبس شده خود را باو رسانم تا کامیاب شویم
همچنان کرد و بکام خود کامران گردید چون حرم ها سے محذره بر صورت این معنی آگاه شدند
آگهی به پدرش دادند پدر او بمجرد استماع این احوال و ضیای حیرت مانند بنفشه در شنده
پر غضب شده جمعی بهادران نامدار را با خود همراه گرفته نزدیک آن منزل رسید خواست

وهرگز از ان رتبه محروم نماند چرا که فاعل آن فعل البته به نتیجه اخلاص میرسد و اگرچه
علی العموم همه افعال نتایج بحسب حقیقت و ذات خود دارند و اگرچه هیچ کس به آن عادل برحق
نمیسازد و علی الخصوص در این فعل نتیجه بغایت مقرون است و بالجزم هر که درین راه گامی زند
بمنزل مقصود و مراد رسد برین موجب النسب آنکه در ورزش جوگ او هاتم و پرانایام
مستقل بوده چنانچه در لمعات گذشته مذکور شد مراقبه در باطن کند یعنی دل را بر معرفت
دل گذارد تا صیت او را که جوگیشران شبد اناهد گویند در نیلوفر سینه دماغ جای دارد
یعنی مکانش کاخ دماغ است و پرتوی این در نیلوفر سینه که صورت مونیز دارد
و بزرگ است ذاتی از ان شبد اناهد برمی آید که نمونه هوش و آگاهی است و همه حس را
زندگی از انست و خلقت ارض و سماء و ما بینهما ثلاثه از دست و محیط همه انوار و لطیف
که گنجوز گنج ذات بی بدایت و بی نهایت ابد اوست هر که در باطن خود آن لب لباب را
با عمال ورزش جوگ مشاهده کرد در ظاهر هم بحجاب واجب الوجود را العیان می بیند
و این مقام چیرانی که پرده سون گویند بران سالک حائل نمیشود و این افسرترین کرامت است
من حاصل شدن آن ضیای معرفت از پیش نظر آن بینا میخیزد و در ذات پاک که بحر
سرور و خوشحالی دائمی است مستغرق گشته بساحل مقصود که عبارت از وصال
اصل خویش است میرسد بتائید عطای واهب العطایا لمعه دوازدهم عابد
معبود حقیقی الله به کمال میرسد و هرگز ناقص نمیماند و بالجزم با فریدگار برحق که رحیم
و کریم الکرمین ارحم الراحمین بخشنده گناهگاران اعظم است واصل میشود و قطعاً
ضائع نگردد چنانچه شاهد این مقال دانندگان اسرار چنین آورده اند که در ایام ماضیه
بادشاهی بود عالی شان دختری داشت بغایت صاحب جمال چون همسر اولاد شاهان
دیگر پیدا نمی شد لهذا عقد نکاحش با وجودی که بالغ شده بود با هیچکس از راجهای
توابع خود نمی بست و در ماهی که ضرب المثل بود قصور بودن آنجور ساخته پاسبانان

همان تن خود را که نوری ست و هیچگونه کثافت ندارد دیگر تن بعد ازان شکر در همان تن قدیم
در آمد و از حال گذشته آگهی یافته چنان مستقیم العقل گشت که هرگز میل بمحسوسات حسی نکرد
و بورزش جوگ شبدا ناهد را در حالت مراقبه جان بگوش دل شنیده و بر ماهیت بقای
جنان کماهی آگاه گردیده به آفریدگار قدیم واصل شد پس سالک را باید که جان را
بیزوال اعتقاد کند و از گذاشتن قالب هیچگونه مبدل ندانند که تن جامه و آلت
کار آن کاری گر ست و این که در کارها با وجود آنکه مختار ست اختیار ندارد محض
بجهت آنست که اعمال قدیمی او را برشته امید بسته چه انچه در وقت ماضی کرده بود
در حال موافق آن کامرانست و انچه در حال میکند در استقبال نتیجه خواهد یافت چنانچه شکر
را افعال جوگ باز بر عبادت حق عز و جل آورد این معنی را تحقیق بالجزم دانسته در آتش
ریاضت ذوکر اسم ذات که آنرا در ہندوی جوگ جگ خوانند اعمال گذشته خود را
بسوزد این ریاضت عبادت حق عز و علا هم بقطع نظر از نتیجه که سوای وصال باشد
کند و با عمال دیگر نگراید آن جوگیشر بذات حق مطلق و تعالی و تقدس واصل گردد و درجه
کمال دریابد و او را شکلپ سده حاصل آید هر چه او خواهد همان شود و مدام با ذات تعالی
و تقدس یکی باشد که آنرا جیون مکت گویند اما با وجود یکه شکلپ سده چنین کامل را
میسر میشود هرگز خواهش بهیچیزی نمیکند چرا که خواهش باعث قید میشود و شر فعل می آرد
و این بیعمل و خواهش آن شدن در سانکه شاستر مذکور ست اما در شاستر ہیمان
چنین آورده اند که هر که وجود گیرد هرگز بی عمل نشود چرا که این وجود محض فعل آثار ست
و البته موثر به فعل میشود پس باید که فعل او هاتم و ورزش جوگ و ریاضت و عبادت
معبود برحق بکند و این فعل بگذارد اما به قطع نظر از طلب نتیجه که بدون وصال او باشد
نکند تا ازان فعل اعمال گذشته مطلق نفی شود و آینده چون بی طلب نتیجه دیگر بقصد واصل
مقصود و حقیقت و مجاز قاصد به سبیل عمل مذکور شود بمنزلت مطلوبه رسد و اثبات کمال

و نسبت او با ذات حق عز و جل مانند نور آفتاب دارد که آفتاب ذات حق سبحانه و تعالی و نور صفت او که وجود بخش تمام عالم جان است و تا آنکه آفتاب باشد نور او بوده بدین موجب ظاهر است که چنانچه ذات حی لایزال بیزوال آمد جان که خاص صفت اوست هم باقی است و هرگز فنا پذیر نه و گذاشتن قالب که عوام الناس آنرا مرگ میدانند بدان ماند که آدمی جامه کهنه گذاشته لباس نو پوشد همچنین تن گرفتن بسبب فعل جان است و جانان که برتر از بین و حواس و دل است در جانان منزل دارد و آنچه میرود باز پیدا میشود فعل است و مایا روپ که فاعل آن جان و آنچه از فعل جان بظهور آید فانی و بی بقاست که اشچرج دت سرب سنسار میگویند یعنی تماشا شگرف است این جهان و چیزهای و خیال خواب اعتبار برین ننهاده اند چه جان که قدرت و صفت ذات قادر برحق است از و اینهمه مظهرت بظهور می آمد و باز دران گم میگردد و همچنین عادت دارد برین معنی چون بهرک آگهی یافت از غفلت بیدانشی همامو بر آمده بحال خویش که کان معرفت بود آمد و با دهرم رای مرافق شده جائی که شکر ریاضت میکرد رسید شکر از انجا که مهذب الاخلاق چیلی بود این هر دو بزرگ را دیده تعظیم از روی صمیم دلی بجا آورده و ایشان هر دو پر بوده روپ یعنی عقل مجسم در باب او دعا خیر خواستند و دست خود با بر سرش گذاشتند و بهمین توجه این بزرگان دانش همه دانی شکر را حاصل گشت و هر دو را شناخته و پای بهرک افتاد بهرک آن سعادت مند را از انجا که مهرابوت باشراق آمد بهزاران اشتیاق در بغل گرفت و گفت که جای تو باین بود اما بسبب افعال خود از مرتبه عالی باین حضیض انتقال کردی لیکن بمقتضای آنکه سالک سلوک جوگ که موحد خاص باشد هرگز ضائع نمی شود هر چند دران راه قدم نهاده بموجب بشریت آن سلوک را گم کند اما باز البته بران سبیل گذر کرده بمنزل مقصود رسد چنانچه اکنون همان دهرم کرم ترا بعد از گردش باز بهمان وادی آورده بود که در چنین جای پاک نشسته مشغول در عبادت حق تبارک و تجرد شدی حالا

لمعه یازدهم در بیان آنکه انچه فانی میشود فعل است از آنکه تن خود محض فعل بود
واز فعل پیدا آمده وجان که فاعل است لایزال وباقی چنانچه صیت الله که آنرا شبدا نامند
در هندوی گویند چون در حمایت مراقبه بگوش دل بشنود وبه آفریدگار واصل شود وبکیفیت
صدر آگاه گردد چنانچه قصه شکر ورودبل بهرگ ودهرم رای متضمن بر انست وآن در جوگ باشست
چنین آورده اند که در عالم بالا بهرک وشکر هر دو پدر وپسر در مراقبه آرام بودند ناگاه شکر از آن
حال آرام استشمال بهوس حسی احوال کرد همدران لحظه حور العین بهشت که بانواع خوش وقتی
آماده باقسام خوبی ستوده بود بر سر وقت شکر گذشت وخوشبوی ملبوس ومحفه او تمام
به شکر رسید واز ان معطر گشته بالانگر بست ماهی دید تمام اشعاع آشفته ومفتون جمال
او گشت لاجرم سریع السیر دنبال وی گردید به نجی که به تنش همدر انجا بود ودل با جان
عقب او روان شد تا آنکه به بهشت رفت وآنجا چون جای دید بس دلکش وآرام بخش
مدتی بآن حور کامرانی کرد وبحظ نفسانی محظوظ گشت بعد از ان چون مدت نتیجه ریاضت
انصرام یافت از انجا فرود آمده مدتی در روشنائی آفتاب وبرق درخشید پس ازان
وجود انسانی گرفت وبعد ازین سرگذشت بهرک که پدر شکر بود بعد مدت متمادی چون
اندک ازان حالت مراقبه منتقل گشید محسوس بحس گردید چه بیند که تن شکر بیجان
افتاده است از مشاهده آن بر ملک الموت که دهرم رای باشد غایت قهر کرده خواست
تا در باب او تفاول بد کند چون تفاول این بزرگ باثار اجابت موثر بود دهرم رای
ادب نموده پیش این رکهه آمد وماجرای گذشته یک یک نشان نمود وشکر را که آنوقت
در خانه شخصی برهمنی تپیشی جنم یافته بود بر کناره گنگ مقام گرفته در عبادت حق تعالی
اشتغال داشت معلوم ساخت گفت که عجب است در لحاظ شما داری بزرگ که از اولیای
خاص ذاتی آید چنین رسد که پسر مرا خشم گین گشته واو مرده چرا که جان هرگز نمی میرد
وهیچگونه فنا نمی پذیرد از انکه صفت ذات حق سبحانه وتعالی وتقدس لایزال وبیزوال است

جنگم و آشتی‌ها و رخوانند تفاوت و تجاوز از چه سبب وقوع یافت یعنی یکی بوشاه است و یکی فقیر
و یکی غنی و یکی مفلس در یکانگی این چه بوده باشد بشست گفتن گرفت که ای رامچند من میدانم
با وجود آنکه تو همه دان هستی اما بجهت نفع دیگران از من میپرسی و چون رد و بدل ما و شما
مردم بشنوند شک از دل ایشان زائل گردد و آگاه شوند بر چیزی که میدانند بشنو تا آنکه
آدمی متوهم آنست که یکی راجا است و یکی فقیر و غنی و یکی مفلس باطن او پریشان است
مثال آن دارد چنانچه در خواب خود را بادشاه دانی یا فقیر و یا غنی و یا مفلس همه ان
کامروائی سلطنت یا مراتب دیگر کنی و چون بیدار شوی بدانی که تو آنچه بودی همانی
و اینهمه بهرم سوین بوده یعنی خواب خیال همچنین بموجب کرمنان و کرم جان گاهی
از حال شاهی و گهی گدائی و گاه غنی و گاه مفلس میباشد اما چون بنظر تامل نگری نه
کسی راجا است و نه کسی گدا و نه غنی و نه مفلس تا آنکه جان در مقام بیداری حس و خواب
آمست این مراتب را اعتبار میکند و چون ازین هر دو بگذرد بداند که بجز یک ذات
بی بدایت و بی نهایت چیزی وجود ندارد و ماسوای آن همه خواب و خیال و بهرم کرمات
بدین موجب باید که خود عبادت در خود و خود در شناخت خود مشغول باشد که اگر
خود را از حد حق غیر تصور کند این معنی غلط و دروغ فهمیده باشد و بکام اصلی نرسد
که در وحدت دوئی گنجایش ندارد و ازین فهمیدگی گرفتار آید و هر چیز خود را از تنگ
ادب بندگی قرار دهد که من بنده ام و صاحب من از من جدا است این فهمیدگی
تا همان حال وقوعی دارد که بگمند آرزو حائل گشته والا نه در وحدت دوئی معنی ندارد
باید که عارف بر خلاف سائر الناس خود را جدا از خدا نداند و خود را و غیر را منظور
نداشته یکدان و یک بین و یک اندیش خاص موحد شود و خود را خود شناسد
که عرفت ربی بربی تحقیق واضح است چون خود را شناخت در همه جا خود را داند
و در یگانگی که مطلق اطلاق یابد و از انسانی در گذشته رحمانی شود و کرم بخشنده بی منت

موج از بحر خیزد و بار دران فرو رود و مدام دریا از موج و موج از دریا جدا نباشد
همچنین نسبت این حادث بآن قدیم است که بیزوال و لایزال آمد و آن ذات مطلق
واحد برحق با وجود مظهر کثرت بیپایان بهمان وحدت و یگانگی موجود است و بهیچوجه از
پیدایش و فنا این کثرت عالم راحت و الم ندارد چرا که بی تردد از قدرت آن قادر برحق
بموجب ارادت ذات مطلق پیدا میشود و باز در همان گم میگردد و با عاده و همین منوال حال
دارد و آن ذات مدام یکسان است و آغاز و انجام ندارد و هر دو ام موجود خواهش
نتیجه این فعل پیدایش عالم ندارد و از بود این خوشنود و از نابود متالم نمیشود و این فعل
از برکت اوست که فعل این فعل آمد و آن ذات از فعل و فاعل برتر است پس
هر چه گیشر سے که از کرمنا بگذرد فعل هم بکند اگر قضا یا فعلی از و بظهور آید پس آنرا بدل منظور
نداشته فاعل آن فعل خود را اند چرا که فاعل حقیقی همان ذات قادر برحق است و نیک و بد
نتیجه آن فعل شاد و غمگین نباشد و از دل نتیجه فعل نخواهد آن کامل پای بند کرمنان نشود
و چیون مکت بود یعنی در زندگی اطلاق یابد و از قید وارهد و در ذات پاک که بحر سرور
و راحت بیکرانست محو شود و این کثرت گوناگون را آنجا همچو سرابی که آب نماید معلوم کند
و از همه محنت عالم و ارسته براحت وحدت و یکتائی رسد چنانچه در جوک باسشت
مذکور است که چون بسشت دیو برامچند ارشاد انمیعنی کردند که ای رامچند ذات مطلق
و هستی برحق در همه جا محیط همه یکے و ان که هیچگونه دوئی را دران دخلی نیست و بعین اتقلب
بینائی آن هستی مطلق و وحدت صرف شود و مدام در مراقبه او باش تا این پرده کثرت
از پیش دید خیانت زائل گردد بحجاب معرفت وحدانیت ذات مکشوف شود دران بحر
راحت که کران ندارد غریق گشته آرام تمام یابی و یگانگی حاصل سازی همارین معنی
مظهر خاص خداوند رامچند باز استعلام نمود که ای مرشد هرگاه شما فرمودید که آن ذات
مطلق در همه موجودات یکسان است پس در حال جانهای حادث و مقیم که در هندو سے

و دل را در نور جان محو میسازد و بعد از در مقام و سوان آواز که جو کیشران آن را
برهم آسمان و مکان نکن گویند پرده سماده و رزد یعنی آرام نماید جان را در نور جانان که منور
نامحدود و نامنتهای برون و درون محیط همه اوست محو ساز تا پرم پدید بیاید یعنی بمرتبه اکمل در
دوران سماده اگر چار جوگ بگذرد ندانند که ساعتی گذشته است یا نه چرا که آنجا تباین احوال
ماضی و استقبال روز و شب و پاس و ساعت نیست و مدام بحال خود یک ذات بی ابتدا
و انتها موجود هست و پاینده و لاتبدیل و احد بی آغاز و انجام دائم و قائم علی الدوام باقی
دران گم گردد و بر صاحت بی نهایت و غایت الغایت کامیاب شود به فسبیض علی الاطلاق

لمعه دهم در گذشتن از خواهش شیء با وقای تعلق و فعل و نتیجه آن تا تجرید بکمال حاصل آید

آنکه جان و جانان اگر از مرتبه خواهش فعل و نتیجه فعل بگذرد جانان شود و میان
جان و جانان همین پرده آرزو حائل است و تا آنکه جان بکمبت آرزو مقید باشد تقید دارد
و چون ازان خود را خود خلاص سازد مطلق شود و قید خواهش محض آرزو ست که
خود را بخواهش خود بسته است و بکمبت کردار نتیجه گرفتار گردیده چنانچه اول کرمنان
بعده کرم یعنی اول فکر فعل بعد فعل که فاکر و فاعل آن جان است که صفت ذات جانان آمد
و مدام با اوست چرا که چون جانان خواست که این تماشا عالم بظهور آید و ماکه گنج نهانیم
خود را خود ظاهر سازیم و خود را خود بشناسیم بقدرت خویش از وحدت ذات این کثرت
صفات جهان بی پایان پدید آورد خود بصفت جان در همه جاندران هوش و
آگهی و حیات در قوت تحریک و تصرف رساند و خود تماشاگر این تماشا شد و آن
ذات پاک را هیچگونه گر کونی از پیدا ساختن این عالم گوناگون کون پدید نیست و چنانچه
بود هست و خواهد بود دایما بر یک حال ابد و سرمد است و این کرم روپ عالم هم
ازین بابت حادث است که حدوث این ذات قدیم است و اول و آخر این عالم
همان ذات اما اول و آخر ابد موجود که از قدرت بظهور آید و در قدرت آن گم گردد چنانچه

از گرمتهه کمل در گرمتی نیتر کمل که محل اشراقات شارق جانست نوریاب گردد و از نبض
سوکهان که آبجیات جاری میشود دران مقام بنوشد و بشنود باید که آنرا اولیاء الله
صیت الله تبارک و تجد گویند بشنود و نور پاک جان را بین القلب بر اقبه مستقل
آنجا مشاهده کند و ازان نیتر کمل تا هردی کمل که صورت مویز دارد نور جان را
بکسان ساطع و لامع داند و بیند که در هر موی تن هوش رساست و ازان مکان در
لکن مندل که آنجا آفتاب جان با ضیای نور بخش عالم صغیر و کبیر تابان است دل را
در نور پاک جان را محو سازد که تا آنجا دواد و هش فهم و هم که در هندوی سورت و نرت
خوانند دل و ه اش و هنگی حس ظاهری باطنی ناپدید گردد و راحت کامل حاصل آید
اما طالب چون باین درجه رسته اشت شده و نونده و کمت رده یحته باز داشتن او
ازان رتبه یکمرتبه آمده حاضر میشود اگر احیانا دل را مائل بآنها سازد براحت این عالم
و آن عالم کامیاب گردد لیکن عاقبت باز در بند پیدایش و فنا افتد پس طالب چون بذکر
اسم ذاتی به قلب مداومت نماید و مراقبه عن صمیم آنچنان بمشاهده جان و جانان کند
دران حال از میامن الطاف رحیم متعال عقل بآن سالک میسر شود که خطره و آرزوی
در دل بکلی مندفع گردد چه آنجا یک ذات پاک حق سبحانه و تعالی اول و آخر بالا و میانه
بی بدایت ظاهر و باطن در همه حال بیزوال نیلو ماکوای آن نابود که از بید انشی بود
مینماید بدین موجب اگر خطره و آرزوی در دل بکند مبدا و معادش آنذات بی نیاز
صفات داند که مقصود حقیقت و مجاز امد چرا که همه ذرات کائنات ظهور آن آفتاب
سرمدتاب است و هر چه بحس میشود آثار آن موثر ازین ممر هر چه در خطره و آرزو آید
بکنه آن آگاه شود که مظهر او منور و اجب بود بدین نهج ننگ پرده آرزو و خطره که باز دارد
از معرفت ذات پاک است میتوان کرد که بهمه جهت مقصود خواهش و آرزو همان ذات
وحدت صفات باشد پس این چنین عارف اصلا توجه باشت شده و نونده کمت رده

بجذب تمام در خود داخل مینماید بمانندی که گرده چوبی را بریسمان بسته از دست سر دهند
و بکشش انگشت باز گیرند همین اعاده دارد لیکن در همانم که بیرون از بینی تا سی انگشت
خارجه میکند در هوا روح فرحت میباید از بنیست که دم برآینده را مفرح ذات خوانند
و ناک گویم که سر چشمه شش بادهای تا بینی است چنانچه پران و اپان سرچشمه بادهای
بالا باشد هم از هردی کمل جاذب شده تا مول کمل که مکان زیر ناف است میرود
باز از انجا بهردی کمل می آید و از بادهای بالا و پائین که شش بالا و شش از پائین دوازده
بود در نیلوفر سینه عقد بسته شده است که بهنگام مرگ آن عقد حل میشود و مکان برآمدن
و درآمد این بادها که مدار غلیه عمر است و تحریک و تصرف بدن محسوس تعلق بانیها دارد
دل است و دریافت دل که منبع ظهور نور پاک جان باشد بورزش نگاهداشت
این بادپران و اپان و منغمس و ربط معرفت بتوجه ادراک معقولات و محسوسات بدیل
اینها و آنها که جان باشد. حاصل آید باید که اول بادپران را حسب الطاقت نگاهداشت
پوک کند و تا که تواند لمحه لمحه لحظه لحظه اندرون قلب کهنک سازد یعنی باطن را از باد
پر دارد و برآمدن ندهد و بذکر اسم ذاتی از قلب اشتغال نماید و بعد آن چون مضیق
شود در پیچک گرداند یعنی آن باد اندرون نگاهداشته را براه پرهٔ بینی هر جانب را
که دم جاری باشد سر دهد و باز چنین کند همین منوال استعمال نماید. و بهنگام تمام
پدم آسن بسته مربع نشیند و معمول دو زبند دهد و باد را در باطن کهنک ساخته
و راست چپ گرداندن ورزش کند بعد آن بسوی بالا اندک اندک و ایر و بالا بردن
آن وقت میسر آید که هر دو باد بالا و پائین را در دل تقید سازد و بورزش مذکوره چار پنج
ساعت اندرون تواند نگاهداشت تا از هردی کمل آهسته آهسته براه میروند
که بروشنائی دل آن راه اندرون ظاهر شود چه اول درین ورزش تجلی دل فی نفس الامر
بذکر اسم ذاتی راحت رسان گردد بعد ازان پران بتوجه دل بالا ابرو و در کنهته کمل

نامتناهی شود و ماهیت وجود فی نفس الامر معلوم کند و پرده های که بر آن نور حائل است
همه سوخته شود و ظهور یک ذات بی بدایت و بی نهایت باقی و لایزال مکشوف گردد و از
انسانی در گذشته بذات رحمانی پیوندد و تمام عالم را آنجا چون سراب آب نماید ملاحظه
نماید که سراسر خیال خواب بوده و از وهم و وهمیات در گذشته به حقیقت حق مطلق محقق شود
و کمال انسانی همانست که آن کامل بکمال خود رسد بموهبت های برحق لمعه نهم
در بیان آنکه طالب چون اول به شغل نگاهداشت دم مشغول گردد تواند بر ماهیت باطن
اطلاع یافت چنانچه طالب بورزش تخفیف غذای عزلت گزیده بنشیند به شغل آنکه
نگاهداشت دم که آنرا پرانایام واد هاتم گویند مشغول گردد تا بکمالی که متوجه آن باشد
برسد و مطلع شود بدانکه از پران و اپان یعنی دم بالا و پائین که دم فرورونده را
پران دوم برآینده را آپان گویند صوت دو حرف برمی آید که ازان دو حرف
استمداد میشود و آنرا جوگیشران اجپا جاپ گویند یعنی سوای ذکر ربانی ذکریست که بی مبالغه
تهذیب از خود مدام جاریست بیگمان از جنان در تمام روز و شب میبیند و یکهزار و شصد
نام پاک ذاتی در دول است دم فرورونده را چون قلب جاذب میشود از چداکاس
یعنی هوا که بیرون و درون تمام عالم است براه ترکن متبرکه مکانیست بالای بینی اندرون
جسم فرد تا انتهای نیلوفر سینه که آنرا اهردی کمل در هندوی نامندی بردود تمام وجود
بالقوه قوت میرساند که باعث زندگانی تن میشود از انست که اورا امرحیات گویند
و دوم برآینده بمقتضای ابقای روح که از مصاحبت ناجنس یعنی نفس بهیمی ملالت
دارد چراکه لطیف را باکثیف پیوستن علت غائی رنج بود ازجنان که مکان بودن روح است
روح بقوت دم مذکوره بمیل پرهیزکردن از صحبت نفس بهیمی انبعاث میکند اما از انجاکه
دل برشته امید انواع آرزوها حسی این روح را آنچنان بسته است که هرگز با غیر معهود
برامدن نمی دهد چون از نیلوفر سینه تا بینی انگشت بردن از بینی خارج شود باز دل

تمام بعد از بی خبر شدن از مرتبه خواب هم بگذرد و آنزمان شکست کوتڈلی که بالای شکم در
سینه است و گرد بگرد نیلوفر سینه حلقه شده دهن خود را بر دو بر هم که دل باشد انداخته مانده
و وقتی که بر هم رس و مهار رس و زمین رس یعنی انجیات براه سوکهان در حالت خواب از
منبر مغز بر نیلوفر سینه که مراد از دل است چکان میگردد کوتڈلی مذکور دهن وا کرده آنرا میگیرد
و می نوشد و بغایت مظلم و تاریکی بخش است که اینهمه غفلت و کهالت و ظلمت خواب از
پرتو افگندن او بر در نیلوفر سینه پدید مے آید از شغل ذکر اسم ذاتی و مراقبه دل که باستعمال
پرانایام همه باد ها را یکجا بهم آورده بقرار تمام آرام نماید از در بر هم زائل شود بل کشته گردد
و کشتن آن همین بیخواب شدن و مراقبه ساده ورزیدن است و این وقتے میسر آید که
باطن از آلائش طعام بالکل صاف گردد و انگاه معرفت جان و جانان حاصل میشود
که کمال انسانی همان بود و آن بر هم رس که از منبر مغز فرو میچکد البته در حال مراقبه ساده
نبوشد و باختیار خود هر قدر عمری که زندگانی خواهد زنده ماند و چون خود از حرکت عنصری
بیزار شود که رسنده این مرتبه را این واگهه کی خوش آید به ترغیب خویش قالب ظلماتی
گذاشته بدرجه کمال حقیقت نورانی رسد بموجب آنکه هر بشری را موافق اعمال او عمر
زندگانی بذل میشود چون آن مدت بسر گردد جان از بند قالب بقدرت حی لایزال برے آید
چراکه مثل روغن عمر است که دم بالا باشد و چون فتیل قوت تن که آن مایه طاقت وجود بود
مانند نور شمع دل قالب جان است پس چنانچه روشنائی شمع تا بودن روغن و فتیل باشد
زندگانی بشر ست دم مقرره و قوت تن بود و آن دم مقرره همین دو باد پران و اپان باشد
و قوت تن نطفه اگر این هر دو را بورزشی که در صدر ذکر یافت نگاهدارد و خرچ نسازد چندانکه
خواهد زندگانی یابد و چنانچه شمع بر روغن برداشتن و فتیل ثابت دران گذاشتن نور زیاده
پذیرد که همه چیز از نور او توان دید همچنین از نگاهداشت دم و مایه قوت تن روشنائی دل
در کمال جبلی و ظهور آید و از پاے تا سر همه نور منور حقیقی بی بدایت و بی نهایت و نامحدود

وقبیل انیست وعقب ذات العماد که آنرا در هندوی میروند خوانند واین استخوانی است
در پشت که بکل تاثیر نصب گشته وازین هر دو تمام وجود را استقامت است واین نبض
سوکهان را جوگیشران پران باهنی گویند یعنی دم بالا و پائین که انسان میگیرد آنست
دم گرفتن همین است که جان مدام در بدن میباشد ازین است که این را نبض جان گویند
و دهان همه نبضها مقرون باین سوکهان است و اینکه از بو العمیر تا سر فسردگی دارد
بالا این مغز است و باسیق آن لب لباب که آنرا جوگیان کامل دیوان دوار برهم استهان
نامند چون باد پران و آپان با آتش غریزی غذای را تحلیل ساخته بخلاصه مایه
آن در تمام وجود قوت میرساند و خلاصة الخلاصه را این سوکهان و کشش باد در مغز
می برد و بوی آن به لب لباب میرسد و آن خلاصه ترکه در مغز جمع میشود و قت
مجامعت از غایت حرکت جنبش چون دم فسردن گردد از انجا بجذب باد مرقوم
از ابو العمیر بر بخیه میشود برین موجب واضح است که انبعاث خواب و شهوت لازمه
خواری نفس ناطقه از بسیار خوار یست چرا که از بسیار خوردن بسیاری خواب واقع شود
و از بسیاری خواب کثیف گردد چنانکه از شناسائی همه محروم ماند و از شهوت راندن
وجود ضعیف گردد که زوال بدن ازان لازم آید ازین معلوم هر عالم است که مامل شدن
به لذت اطعمه هم بظاهر و هم بباطن ضرری عظیم دارد و احتراز ازان نفع کمال آرد
خلص آنکه انسان را بکمال انسانی رساند چه هر جوگیشر ست که خود را از بسیاری خواب
و شهوت راندن و مایه قوت دادن که مبعث از بسیار خوار آید نگاه دارد هرگز باطن
او کثیف و تن او ضعیف نشود اما این معنی بی ورزش دم که منحصر است بر کمتر
خوردن و از همه لذائذ در گذشتن و اکتفا نمودن بر غله سبک که بی ملاحت و حلاوت
و ترشی بوده باشد باوی و بسیار چرب هم نباشد بل غله سبک تر مانند برنج ساٹھی
و دال موٹھ آغشته بشیر یا ده گاؤ یا روغن ماده گاؤ بود هرگز صورت نه بندد چون بورزش

گردانیده اند کماهی بداند و نفع کم خوردن و ضرر بسیار خوردن آنگاه بالذات مفهوم کند که
در وخسارت چه بوده و افادت چیست چنانچه حدوث همه امراض بعلت وفور ماکل است
که اختلال بدن ازان امراض بود علی العموم غذاے غلہ گران و بادی و حلاوت و ملاحت
و ترش و بسیار چرب علی الخصوص گوشت هرجان دارے هرچند از بز و دراج و بعضی دیگر
که در علم طب هاضم داشته اند باشد باطن را که مخزن اسرار الهیست آنچنان تاریک
گرداند که از انسانیت درگذرانیده بحیوانیت رساند و از معرفت نفس ناطقه که
سر الهی است و من عرف نفسه فقد عرف ربه عبارت ازانست محروم آرد چه از آنکه
چون مردم شکم از طعام لذیذ پر سازند از قوت طعام کاهلی در وجود اینها را بسهیل بخواب
کنند و چون بخواب در روند اندران خواب از دمش این دو باد پران و ایان که دم بالا
و پائین باشد آتش زیر سینه فروزان میشود آنرا آتش غریزی گویند و در هندوی
چهودا خوانند آن آتش اگرچه همیشه در وجود است اما از خواب افزون می شود
در هنگام ستیو چون بسیار حرکت و جنبش بوقوع آید از تابش آن آتش خلاصه
مایه طعام بقدرت کامله قادر برحق در تمام نبضات که ترکیب عنصری بیرسد که قوت
و طاقت پیکر انسانی همان است و اعداد نبضات که وجود بشری هزار است و تمام
ترکیب جسمی ازان نبضها بندگمان پی منتظم میسازند مرکب است و از انجمله نه فائق که سه ازان
بطرف هر دو پاے و سه ازان جانب هر دو دست و دو دش و سه ازان بسوے
سر و سینه مربوط گشته و من جمع این سه که قسمت سر آخر شده فاضل آمد چرا که آن بیش
و استبگی دارد باین سه که باسم ایرا و پنگلا و سوکهمان در هندوی موسوم است و درین
هر سه سوکهمان افضل است که آنرا در فرس نبض جان و در عرب حبل الورید خوانند
و آن دو که ایرا و پنگلا باشد بپوست پائین نبض جان است و مدار وجود بشری
برین نبض است که قرار یافته که از مغز تا بوالعمیر فراشده و در گلوی و ذهن سر غرده است

اما اندرین ورزش چون قیام نماید باید که ذکر پاک اسم ذاتی و مراقبه نور دل بنگاه داشت
دم دانائی و بینائی محسوسات و معقولات یکجا فراهم آورده بقدر امکان خود که در آن حین
تمام نیز نگشد و اعتدال بکار دارد میکرده باشد تا ازان جمع گناهان زیادتی فعلی و قلبی
سوخته گردند و دانش بمرتبهٔ کمال رسد و پرده هر سه سون که آن مهابهوت اکاس
وچداکاش وسون اکاس باشد دریده شود بیحجاب مشاهده نور پاک نماید و آن پرده مهابهوت
اکاس آنست که هرچه بمحسوس دانسته شود مانند خاک و آب و آتش و باد و هوا و چداکاس
آنکه انچه به معقول مفهوم شود و حس را دران دخل نباشد در دیدن خیالات در خواب و
در بیداری از دل معلوم شود و فهم و فکر و وهم بحفظ ظاهر گردد سوای چشم و گوش وغیره
حس ظاهری وسون اکاس آن باشد که بمقام حیرانی درآید که انجا ادراک محسوس و معقول
هر دو باز مانند و چیزی در خاطر هم نگذرد تا بدیدن و شنیدن چه رسد چون ازین هر سه اکاس
درگذرد و مدتی دران مقام حیرانی باثبات و استقلال جای استقامت ورزد انگاه بمعرفت
ذات پرم پرمه یعنی برتر از آسمان مذکوره پورن نرهم یعنی محیط کل بی بدایت و بی نهایت رسد
و آرام یابد بهدایت هادی برحق و مرشد مطلق جل جلاله لمعه هشتم در بیان کیفیت ترکیب
بشری که آنرا بعالم صغیر موسوم ساخته اند آنکه طالب صادق را تمام طلب برین مطلوب
منحصر باید داشت که اولاً خود را مشابه نوزده روزه غذائی چنانکه مذکور شد مهذب سازد
چراکه فی الجمله لذائذ لازمهٔ نفس بهیمی که مطاعم و مشارب و مناکح و ملابس و سالم ترک
ازان فروع اینها اصل این اصول و ممتاز مطاعم بود چه حجت متین برین معنی انکه چون
از طعام باز ماند بشریت که وابسته بآنست هیچگونه محتاج نشود و چون ازین هر دو
متعرض گردد مناکح قطعاً در تصور هم متصل نشود تا به فعل چه رسد از ملابس و مشائم
برخواهش زائل گردد از آنکه چون چیزی نخورد و ننوشد و شهوت نزاید به نوشیدن بوئیدن
کی درماند چون چنین شود بعد آن ماهیت ترکیب عنصری که حکماء آنرا بعالم صغیر موسوم

چون خواهش بر تماشای فنا کند بطرفة العین نور قدرت صفات آن آب کرانه او رسیده
سکت خوانند گم گردد همچنین دائما چون موج از بحر خیزد و در همان فرو رود از قدرت حق سبحانه
تعالی و تقدس پیدای ناپیدای این عالم است ذات مطلق علی الحق آن انوار مبدا است
که نور خورشید نور بخش عالم پیش آن منور لایزال و نامحدود تا متناهی بظلمت ماند چرا که
از پرتو آن نور پر نور پر نور است که پرتو نور پاک جانان جانست و پرتو جان و از دل انهمه
انوار صوری مثل خورشید و ماهتاب و ستارگان و آتش بوجود آمدند بر این معنی حجت بیتین
بر مشاهده آن ذات مطلق آنست که ظلمت پیش نور اصلا وجود ندارد و در صدر ذکر یافت که
دل پیش نور جان بظلمت ماند و عقل مقرون بدل است از اینجا تصور باید کرد که بارای دیدن
نور جان بدل و عقل است که آنجا همه اینها عدم اند مگر جان که قدر آن انوار مبدا است
و صفت ذات مطلق که برون و درون و بی همه و بالا و میانه و بی بدایت و بی نهایت
و ابد و سرمد و بیحرکت و جنبش بارام راحت انجام مدام موجود است و جان که صفت
آن موصوف است همیشه با اوست و دائم و قائم که اصلا زوال ندارد پس هر طالبی
که از مهربانی حق تعالی جانرا دریافت و در خود مشاهده کرد بجانان که حق تعالی و تقدس است
واصل گردید اما دریافت آن وابسته بعمل جوگ اشت انگ است و در گذشتن از مرتبه خور
و خواب چه جاسے پاک بدم آسن بسته یعنی مزاج بنشیند باستحکام تمام بعزم درست
و چنانچه ماهتاب هر روز تنزل شعاع کند از پورن ماسی تا اماوس که بتاریخ پانزدهم
از غره ماه سلخ آخر ماه باشد تمام قوت روزمره خود که ازان سیر تواند شد تخمین نماید
و شانزده بخش آن قرار دهد روز بروز یک یک کم کند تا تاریخ سلخ که تحت الشعاع ماه بود
و از غره تا پانزدهم که آنرا پورن ماسی گویند یک حصه چنانچه تنزل کرده بود همانقدر یوگا فیوگا
ترقی کند همین منوال چند کرت اعاده این عمل نماید چون خوب وجه تهذیب برین وزش
نماید از مرتبه خورد بگذرد و چون از مرتبه خورد بگذرد خواب بیخور خود بخود بی محنت زائل میشود

دباو پدید آورده که بخاک به تیره ساختنش طاقت و زیست و اغلب بے نظیر اوست که از
قوت کمال خود که مغلوبی را غالب بر غالب آن ساخت و احدی را در حد قوت
آن توانا بر حق امکانی و وجودی نیست چه که هر چیزی را که احاطت او در عالم کبیر است
در عالم صغیر آنرا محیط ساخت و احدی را فی حد قوت آنکه در عالم اکبر حیطه است در عالم صغیر
محیط باباقی حیط خود نگردد چنانچه از باد آتش پیدا آورده و از آتش آب و از آب
خاک بتصدیق انمیعنی آنکه در عالم کبیر از کره خاک آب افزونست که خاک حیط و آب
محیط آن و از کره آب آتش کره یا و مزید تر است و در عالم صغیر از کره باد آتش و از
آتش آب و از آب خاک فراوان است یعنی آن یکی محیط دوی و آن دوی محیط
دیگرے و آن دیگرے محیط آن دیگر ست همچنین مختلف را متفق ساخته باهم متزاج
داد و مظاهر این ظهور و سبب اینهمه اسباب اوست بوحدت موصوف که اول او
بی ابتدا است و آخر آن بے انتها و احد بصفات خود باین کثرت عالم و مظهرت جهان
بیپایان ظهور نموده و هر جاندارے را جان جانست که جانان و لب لباب ذات
اقدس اوست و عالم همه فرجه عالم که باین وسعت مینماید در ذات بے بدائت
و بی نهایت و سرمد و ابد و دائم و قائم مثل صورت است که در دل مینماید و اصلا در
دل نه و عکس در آینه که بی مرآت مشاهده میشود و قطعا در مرآت نبلکه چنانچه در دل
انواع خیالات احداث میشود و نا پدید میگردد که آنرا در هندوی سنکلپ و لکلپ گویند
همچنین بابود نابود عالم در ذات مطلق است که چون میل بر تماشای کند از قدرت
بی نظیرش این باقی عالم که اشجر ج دت سرب سنسار و لیلا روپ و چد بلاس
در هندوی گویند پدید آید و از امکان موجود بر حق واجب الوجود وجود گیرد بحکم
کن فیکون و در همان لمحه بمجرد صدور حکم از قدرت قادر بر حق همه نفوس و آثار
و افعال و اربع عناصر و تمامی لوازم آن یکبارگی بظهور آیند و به الوهیت آن ذات لایزال

مراقبه بعمل آرد چون متهذب باین اخلاق شود تواند رفته رفته باصل خود برسد چنانچه
بزرگان درین باب ارشاد کرده اند بیت اندرون از طعام خالی دار ؛ تا در و نور
معرفت بینی ؛ ۵ خواب وخورت زمرتبه خویش دور کن ؛ انگه رسی بخویش که بیخواب
وخور شوی ؛ از پای تا سرت همه نور خدا شود ؛ در راه ذوالجلال چو بی پا و سر شوی
اما ترک طعام لذیذ بیکبارگی صورت نه بندد بل یعنی بکج دار و مریز بکار آرد که نفس حکم
کنجشک دارد اگر سخت گیرند بمیرد و اگر سست گذارند از دست رود همچنین نفس را اگر
موافق خواهش او کامیاب گردانند بمنزل اسفل السافلین رساند و سخت گیرند و از ان
باز دارند منقل الحال بل معدوم شود پس درین باب نوعی سلوک نماید که حسب الخواهش
او فاعل شده آنچنان او را از ان فعل مفرط سازد که بیزار شود پس کند چون ازان
بیزار شود درجه درجه باخلاق حمیده تهذیب دهد و اعتدال از دست ندهد که سیخ را
در هندوی و میانه روی در فرس همون را گویند و سالکان بوجه احسن او را استوده
بالفرض پیش نهاد همت سازد و بورزش او هاتم که در صدر این رساله ذکر یافته
پرده ظلمت و غفلت سکت کوندلی را که صورت ماده مار دارد بر دروازه شام که
مکان جان باشد مقیم است زائل گرداند تا بی حجاب آن نور پاک کماهی العین
آنچنان ملاحظه نموده بینای ماهیت آن شود آنزمان از هر سه حالت که بالا
مذکور شده در گذشته بر تبه تریا استهان رسد و از سرپانه لین پد که عبارت از
یکتائی وحدت است سرافراز شود بعونه وکرمه لمعه هفتم در بیان وصف
ذات پاک و استعمال جوگ آنکه بذات مطلق واجب الوجود قادر برحق صفت
بی منتهای لازم بل الزم است که بقدرت کامله خویش طبع عنصری را باوجود
اختلاف تمام باهم انضمام بخشید چه خاک اندوخته که باد نتواند برد و آتش افروخته
که آب را بحال انعدام آن منیست و آب پیدا آورده که باد بجنبش کردن آن قدرت ندارد

لمعه هشتم در بیان وصف ذات پاک و استعمال جوگ

درحالت جاکرت سپین بگذرد این بس محال چیرا که تا قطع بیخ شجره از روی وخواهش بسر
معرفت کمال نکند اصلا میسر نشود وصاحب قالب را این معنی بغایت دشوار پس مبتدیرا
باید که هرچند خیالات ظاهر و باطن انچه دران دو حال بگذرد آنرا معتبر ندانند وتماشا و بازی
انکارد که در اصل تمام حقیقت را محض بطریق تماشا خالق برحق پیدا ساخته است
وقدرت صفات او بازی و تماشای وذات او تماشابین وصفات او بازی گر است
چنانچه کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق شاهد این حالت است وسوکهوپد
ستوگنی عبارت از انست که چنان سالک چون از جاکرت وسوپن درگذشته درحال مرفه
آرام نماید ودل در معرفت جان قرار گیرد تموگنی آنکه جان انسان چون از بس سرگردانی
درگردش خیال تو بیتا و افعال متنوعه در جاکرت وچه درسوپن سرگردان شده درمانده
میشود اران درماندگی چنان بخواب درمیرود که هیچ هیچ خیالی هم بران نمیگذرد وبه آرام
میباشد اما چون آن آرام محض از درماندگی اوست که از غایت گردش فرومانده است
نه به ترک من صمیم القلب بنابران هرچند از ماندگی خود باز ماند لیکن خواهش او مقید
درهمان بود وباز چون بیدار شود بدستور سابق شائق آن باشد وآن خواب آرام
مظلم حادث از انکه شکست کوندلی نام که خواب عبارت از انست از انجاکه از خوردن غله
گران ورو غن بسیار وغیره طعام لذیذ واز حرکت تک دو ونشست وبرخاست وگرفت وگیر
وجود کاهل شده بخواب میرود از آثار نظم آن شکست کوندلی بشب که فی خواب جان از
همه ادراک محسوس ومعقول بازماند چه جان که نوریست خالص وقدس از وزیدن باد
که دوازده باد در وجود اند وطعام ازان باد ها تحلیل میشود مثل چراغ که در باد روشنی
آن کما ینبغی ظهور نه پذیرد ومحجب بتاریکی میشود ودلیلی دیگر آنکه از کامیابی حواس نفس
قوت پذیرد وروح زبونی گیرد واز پرهیز برعکس آن شود پس سالک را باید که اول
خود از طعام لذیذ به پرهیزد وبحرکت دست وپای میانه روی واعتدال بکار آرد وذکر

گریه وزاری نمودن فرزندان راجه واز بس که دریای مهر پدری بجوش آمد اختیار از کف
خود کردن راجه لون وهمه یکجا کرده آتش دادن و افتادن دران آتش و بیدار شدن
راجه در مجلسی که بخواب رفته بود و حیران و متعجب شدن ازان حالت که بی خواب مشاهده کرده
وتمام حقیقت سرگذشت پیش وزراے خود بیان کردن وبمبالغه گفتن آنکه هر مقامی
ومنزلے که دیده ام باحسن وجه یاد دارم سوار شوید تا این تماشای بشما بنمایم وسوار شدن
همه اعیان وارکان سلطنت همراه راجه ودیدن آتش سوزان وقائم داشتن جلالخوران
وپرسیدن احوال سبب ماتم داشتن ویک بیک باز نمودن حقیقت ماجرای آن جماعه
برایشان وبرگشتن ازانجا بمنزلگاه وبعد از رسیدن بمنزل پیدا شدن کمال دانش
براجه باعیان مملکت وارکان دولت راجه بقیه عمر گذرانیدن در عبادت حق سبحانه وتعالے
ومشغول شدن بریاضت جوگ ورسیدن از ریاضت جوگ بدرجه وصال حق تعالی
وتقدس راجه لون وجماعه رفیق او در معرفت شدند این حکایت مفصل بطریق اجمال
درجوگ باشست از زبان بشست دیو که عین ذات حق بود ودر محاورتی که میان مظهر خاص
ربانی را مچند رو بشست دیو گذشته مذکور است ومدعا برین ارشاد آورده که عالم سراسر
خیال خواب است چنانچه این قدر مدت که راجه لون در خواب بود چون بیدار شد دانست
که دران حالت زیاده از ده ساعت نبوده همچنین معلوم میشود این را مچند که ما و شما
در خواب کدام جنم هستیم وچون بیدار شویم بدانیم که این جریان احوال وکیفیت حال ما همه چیز
خیال وخواب نیست پس این معنی بالتصدیق تحقیق دانسته چنانچه راجه لون بکمال آگهی ترک
همه تعلق بدل گرفته در عبادت حق سبحانه تعالے مطلق گردید وذات پاک که اصل ما همه آمد
واصل شد همچنان بعمل باید آورد تا بمکان آرام متمکن شویم غرض کیفیت سوپن سین
چنانچه بشست دیو فرمودند یقین یا لایجاب[1] پنداشته هرگز در سلب[2] بی بودی آن اشتباه نکنند
ونه انکار و یا ازان مرتب مذکوره در گذرد واگر خواهد که هرگز خیال نیست این نیست بر خاطرش

[1] معنی ایجاب بودن
[2] معنی سلب بودن

بخواب در مجلس دیدن شخصی را با اسپ پیش خود استاده دران خواب و استعلام نمودن
حالش و ظاهر کردن او که فرستاده راجه ایندر بطلب تو آمده ام و سوار شدن راجه
بران اسپ و روان گشتن همراهش و از بس که به شتاب میرفت بی احتیاط نگاه
پیش افتادن در چاه و آزار یافتن دران چاه بعد از عمرے رسیدن شخصے بر سر وقت
راجه بطلب آب و انداختن دلو دران چاه و گرفتن دلو راجه لون و استفسار کردن کیفیت
حال آن شخص از راجه و ماجرای خود باز نمودن با و راجه و بقول برآوردن گذاشتن دلو را
بعد از نوش آب آرام گیر شده کشیدن از چاه راجه لون را آن شخص بعد از ان گرسنه
شدن راجه و نگریستن هر چهار طرف آبادانی را بعد از و داد و ش بسیار در جنگلی ارعب
الوحش دیدن آثار آبادانی راجه لون افتان و خیزان رسانیدن خود را آنجا و دیدن چاهی
و بران چاه آب کش عورتے و طلب نمودن آب و ظاهر ساختن آن عورت ذات خود را
که من دختر حلال خورم و تو اشراف میمانی اگر من بتو آب نوشانم تو از درجه عروج ذات
خود فروافتی و مرا عذاب شود اختیار نسخ مذهب و ذات خود کردن راجه بعجز و نیاز نوشیدن
آب از و و بعد از نوشیدن آب پرسیدن احوال او که کدخدا شده یا نه و ظاهر ساختن آن
دختر حلال خور دوشیزگی خود و مائل شدن بمناکحت آن و عذر رضای پدر و مادر کردن
دوشیزه رفتن راجه پیش پدر و مادرش و باز وی تمام درخواست نمودن راجه بمکاحش
و قبول کردن پدر و مادرش این معنی را و مناکح شدن بآن راجه و بودن راجه دران
پیغوله بطریق حلال خوران و بهم رسانیدن اطفال و مدت دراز گذرانیدن بقوت
گوشت جانوران جنگلی و افتادن قحط دران مرز بوم که از بی قوتی همه جانوران وحوش
و طیور بال زنگانی افشاندند و برآمدن راجه از بادیه با عیال و اطفال همراه فرقه
حلالخوران که آنجا ساکن بودند و رسیدن در منزلے که آنجا نه آب بهم رسید و نه غذائے
گوشت جانور بیابانی بود که هیچ جان داری در انجا بعلت بی آبی نمی ماند و تمام شب

و ازان درگذشته رتبه لین پداست یعنی محو شدن در ذات حق سبحانه و تعالی که بهمه
صفات از انسانی درگذشته بذات ربانی یکی شود و قطره بدریای آرامد اما چون
هرجا رتبه برتبه و درجه بدرجه بگذرد بعد ازان باین درجه رسد که مبدا و معاد پیوندد
و مشخص جاکرت سپین همین است که انچه بحس مدرک شود آنرا اعتبار نهد و دران
را غب باشد و به انواع افعال پردازد و سوین سپین که خواب باشد آنست که انچه
بزرگ غفلت بوهم و فهم و حفظ و فکر که حواس باطنی است بحساب ظاهر مدرک شود
در خواب و دران خواب بافعل که عین قوت معقولات پردازد و آن خواب خیال را بود
اعتبار کند چون سالکان سلوک حقیقت روح و ارواح را که بینندگان خوانند
جان و دل گویند و نفس انسانی را ناطقه صفت اوست بدلائل و براهین جوهری بسیط
قرار داده درین باب نوعی نشان میدهند که اگرچه روح مدام در وجود باشد اما ازانجا
که بسیط است و در همه مکان رسانیست دارد و ارواح که دل باشد چون مائل بر چیزی
کم است و میل آن چیز در و متمکن شده بمقتضای بساطت روح مظهر ظهور ارواح
است بقوت ادراک معقولات بمحسوسات بآن چیز اگر چه هزار کرده ازو بوده باشد بطرفة العین
میرسد چراکه بی عالم معقول که ورای از عالم محسوس است مسافت قرب و بعد در میانست
بدین موجب ارواح الصد در حالت سوین و سپین باعمالی که بران میل او در جاکرت
سپین بودی پردازد و انچه محسوس در جاکرت سپین دیده و گفته باشد آنرا می بیند
و میگویند و سوای آن جای که گاهی ندیده باشد و بآن نمیتواند رسید و انچه وقتی
خیالی می بیند که گهی آنرا بحس مدرک نشده آن دلیل است بر جزای اعمال و مواقیت
تعبیر آن بر و میگذرد چراکه نور پاک جان بظهور تجلیات خود بدل آگهی میدهد بحسب آرزوی
آن که در تناسخ حال بر و گذشته باشند اما اینهمه ورای وهمیات و خیالات چیزیست
که اعتبار توان داشت چنانچه حقیقت راجه لون مصداق این مقال است آنکه رفتن او

معقول هم درگذشته قرار تمام می یابد چنانکه ازان انتقال یافته بحال جاکرت سین می آید
آنزمان میداند که من اینقدر مدت در خواب بودم و در انحالت هیچگونه از خیالات خواب هم
نمی بیند و به آرام میرسد چون دران آرام او هست ذات خویش که دانای وبینای مشیق آن است
غافل میشود بنابران آن آرام را آرام مطلق گویند و بمثابه خواب انگارند و الحق خوابی است
پر ظلمت چه دران ایام چنان بیخبر شود که ذات خود را هم نداند برین تقدیر خودشناسان
محقق آنرا خواب کامل میداند و سوای این هر سه حالت تریاست که آنرا حال بیداری
که معرفت ذات مظهر صفات باشد ماند و بالکل از محسوس و معقول و آرام مظلم غافل چه بی آشیار
گوناگون که حائل بران ذات اند برون و درون فوق و تحت و یمین و یسار و قبل و عقب
آن یک ذات اقدس نامحدود و نامتناهی دائم و قائم داند و در شناسائی آن مسرور و الوقت
و دران بحر آرام آید انجام مدام مستغرق ماند و گاهی اگر بحسب انسانیت به طبیعت بشر گراید
داند که ماهیات این جهان بی اثبات است و عدم محض و نمودی است بی بود و اگر به فعل
ضروری پردازد هرگز بنظر اعتبار نه بیند و باز در همان حال صاحب حال باشد اما البته عارف
بعد از رسیدن بمرتبه ثریا گاه گاه بر مشاهده احوال بشریت می آید چنانچه کاملین متقدمین
در توجیه این معنی گفته اند بیت بدریاے شهادت چون نهنگ لابرار دهو ✤ تیمم فرض
گردد نوح را در عین طوفانش ✤ و وجهی دیگر خاصیت صاحب حالت تریا را به اسپ تشبیه
داده اند چه اسپ را خاصیتی است که در همه حال چه در راه رفتن و ایستاده و چه نشسته و چه وقت
علف چریدن در هر حال در خواب میباشد اما در دو حال یکی در وقت جنگ دیگر وقت
دانه خوردن چون سنگ ریزه زیر دندانش آید بیدار میشود همچنین عارف الله تبارک و تجد
مدام در لجه پر مسرت بیکران وحدت غریق است و دران حال آرام انجام استقامت دارد
مگر بحسب ضرورت چون نگاهداشت قالب می باید کرد لاجرم فعلی که لازمه نگاهداشت آن باشد
گراید اما همون لحظه بقطع نظر از اعتبار آن به فعل می پردازد و باز همدران حال اهل حال میشود

چون خدمتگاران ملک الموت بدرگاه حضرت که دهرم رای باشد می برند و آنجا بسزائی که موافق
عمل او باشد میرسانند و از انجا برآورده فراخور اعمال در هر وجودی که لیاقت گردش داشته باشد
گردانیده چون میخواهند که بقالب انسانی در آرند همراه قطرات باران از آب نطفه در می آرند
و آن نطفه بخورد شخصی که مناسبت بآن داشته باشند بحسب افعال او خواه شریف خواه خبیث میرود
وقت جماع آب منی شده از پشت پدر به شکم مادر می آید در انجا آن وجود خود را مهیا می آراید
بقدرت رب العزت تا مستعد آن وجود که در آن افتاده باشد یعنی اگر در وجود آدم بیفتد آدم شود
و اگر دیگر وجود مرتب شود بعد از مدت معهود بیرون می آید غرض که چه در خانه ظلمت آباد
شکم و چه در آوارگی وجود های دیگر سرگردانی کمال بهم میرسد و از آن دانش زوال می پذیرد
و مصداق انهم فی به عیان آنکه بعضی مردم تیره درون حالت طفلی و جوانی یاد ندارند و
حالت جوانی در پیری پس از دانای حالت جنم های دیگر چه رسد مگر کسی را که اعرف بالحق
شده آن شخص خواه در آب باشد خواه در آتش خواه در باد یا در خاک هر جا که باشد دانا و بینا
و او چرا در قید بیدانش می افتد اگر در دنیا می آید همه دان میباشد و باز بحق متواصل گردد
پس انسب آنکه هر آینه اعرف ذات پاک حق عزوجل شود که از هیچ دانش محروم نماند
و آن دانش هر چند کمتر بهمرسد روز افزون باشد قطعا زوال نپذیرد و باقیست و لایزال
و آن معرفت وقتی حاصل شود که جان از حالت جاگرت سپن و سوکهوپد سپن حکمی
آگاه شده بگذرد و آن جاگرت سپن عبارت از درک محسوسات است و سپس از درک
معقولات و این هر دو حالت را در جنب معرفت حق سبحانه تعالی عارفان محقق بمنزله
خواب داشته اند و آن سوی که سوکهوپد است در حالت جاگرت سپن یعنی بیداری پر از خواب
که درک محسوسات باشد هرگز صورت نه بندد اما در حالت سپن آن درک معقولات است
چون در آنحالت البته از درک محسوس میگذرد و معقول می پردازد و گاهی جالی میشود که
دو پاس یا یکپاس یا چند ساعت جان انسان چنان در خواب آرام آرام گیر میشود که از

عروج هبوط یابد و در قوم اشراف بوجود آید و مرد بادولت و نازو با نعیم باشد و رغبت آن شغل
و دانندهٔ جنم خود که آزاد هندوی جاتی اسمگویند و ازین بابت مردم را مقرر است که در وجود
کثیف فرود نمی آرند که دران عقل زوال پذیرد ازین سبب عقل آن چنان مردم برجای
میباشد و دیگر خلائق که دانندهٔ جنم خود نداند محض بواسطه همین که بحسب کرد از خود بعد
از مدتی سیاست دوزخ در وجودهای کثیف مثل حیوانات و غیر ذلک گردیده اند ازان
شعور اینها زوال پذیرفته الحال چون بوجود انسانی درآمده اند ازان ماجرای سبب زائل شدن
دانش هیچ یاد ندارند و هرکه را یکمرتبه دانش معرفت پروردگار پیدا گشته هیچ عقل او زائل
نمیشود و همه دان میباشد که از هر سه حالت ماضی و مستقبل و حال خبر میدهد غرض که این شغل
البته و اصل بذات مطلق میسازد اما کسی در یک جنم و کسی در دو و کسی در سه و بعضی بتدریج
در چار پنج جنم میرسد همچنین موافق جد و جهد خود سالک این سلوک کامیاب میشود
و غیر ازین راه نجات نیست پس بجان و دل باید کوشید که مطلوب اصلی وصال و اتصال
حاصل آید بکرم کریم برحق لمعه ششم در بیان معرفت ذات آنکه دانش اگرچه در معرفت
ذات پاک که برتر از وهم و فهم و دانش و دل و جانست گنجایش ندارد اما دانش واسطه است
که مدلل را بمدلول رساند و خفتگان خواب ضلالت را بهدایت حق شناسی بیدار
گرداند یعنی جانی که در خواب مهابهوت آکاس خفته است بیدار کننده آن بجز دانش اکمل نیست
که آزاد هندوی بکیان و بربوروده گویند اما دل که با خودی خود سر اسیمه در احتظاظ نفسانیت
و سرگردان که در هوا حبس جسمانی دانش را بمرتبه اکمل رسیدن نمیدهد و بجان را بیدار کردن
بسبب آنکه چون جان ازان خواب بیدار شود دل و دانش و وهم و فهم و جمع حواس و تمام
عالم در بیداری او بخواب فنا در رود و عدم شود چراکه اینهمه از بیدر ابهرم یعنی خواب
غفلت او مانند سراب آب نما است و نمود عدم محض همان جان وجود است و بود که صفت
خاص ذات مطلق آمد دانش که این دل را بعد از انتقال از محل قالب انسانی یعنی مرگ

یعنی دلیل از دلیل گرداند

یعنی دلیل گرداند

انگاه دل بمعرفت جان بگمارد و در مراقبه بورزش دم باستقلال تمام ظاهر و باطن یکجا
فراهم آورده فرو رود حتی بعد از مدتی نور پاک جان را که خالص و بیچون است در دل
مشاهده کند. بعد ازان بچشم جنان عارف جانان شود چنانچه جان از همه تن یکجا بهم
آورده در مغز نگاه دارد و آنجا مستقل شده در مراقبه تسکین رود چون مدت متمادی
سماده کند یعنی آرام یابد آنزمان ذات پاک بی شبهه بی نمون و بیچون و بیچگون
که از نور و ظلمت برتر است و مطلق برحق و نامحدود و نامتناهی و بی بدایت و بی نهایت
و ابد و سرمد قائم و دائم مشاهده نماید و آنجا اگر خواهد که سالمادران سماده باشد
مختار است و در دریای وحدت که بیکران پر از راحت و مسرت است غریق باشد
و از محنت دوئی برآید و از مقید رسته مطلق و از انسانی درگذشته ربانی شود
چه هر شخص که بیخ تقید نفس را که خواب و خور باشد برکنده او خود هر چند در قالب است
آزاد باشد چرا که از مرتبه قالب درگذشته و قالب او بدان ماند چنانچه ریسمان سوخته
آتش برای نمود باشد و چون خواهی بدست بر داری خاکستری بدست آید
و رسن ناپدید گردد که نمود محض بوده همچنان شخصی که با عمال صدر عامل گشته در بند
خود محو در ذات حق است و واصل مطلق و احیاناً اگر سالک این مسلوک بحد بلاغت
نرسیده است و این ریاضت از و باتمام نه پیوسته از کالبد عنصری انتقال
نماید یا از درماندگی خود فرو ماند و بعد از مدتی این شغل از خاطر فراموش شود
هم عاقبت یا در همان جنم یا در جنم دیگر به یاد آن شخص بیاید و برین راه عبور کند
چرا که این تخم هرگز بی برکت و بی بار آوری نباشد هر چند قدم درین راه نهاده باشد
و گامی برده عاقبت آن قدم نهنده بکام زدن گراید و برو رمنزل مقصود رسد
و اگر درین شغل قالب تهی کند باوجودی که بکمال نرسیده باشد هم بیشک سالک
این راه به بهشت رود آنجا با عیش و طرب عمری استقامت دارد و چون ازان

از جزو اعمل است و در جزو اعمل تفصیل بسیار هست اینجا بهمین قدر اکتفا نمود هر کس مائل آن باشد که از بند پیدائش و فنا نجات یابد و بذات مطلق برحق واصل گردد از سر خلوص صدق به نیاز تمام استمداد فیض عام و بکرم تام حضرت اکرم الاکرام نماید تا بمقتضای آنکه طالب صادق از درگاه حق محروم نشود مرشد کامل بهرسد و به ارشاد آن از ورطهٔ ضلالت برآمده بساحل آرام رسد و بمین توجه اش باعمال جوگ که سوزندهٔ گناهان خطیر است قیام نماید تا انچه افعال جنم های سابق باشد بعمل جوگ نفی شود و حال انچه بر فعل آرد که صاحب قالب را فعل ناگزیر است مثل طعام خوردن و آب نوشیدن چنانچه رونده آن راه را رخصت داده اند از روی اعتدال و میانه روی و در قال و مقال و نشست و برخاست به نیکوکاری و پاکی حالتی به پرداختن اهل یمین شود و بقطع نظر از نتیجه اعمال و عمل که بحسب ضرورت دران قیام باید نمود بکند تا در قید آن عمل نه افتد و بهکرم شود و آن فعل بهکرم شدن اینست که اول باطن خود را از لوث همه عوائق و علائق پاک سازد بعده مرتبه بمرتبه غذای کم کند و بعد ای غله سبک اکتفا نماید و بورزش دم که هندوی پرانایام و اد ها تم خوانند مداومت نماید بجای پاک پدم آسن بسته یعنی مربع به نشیند و منظر بر پره بینی دوخته چنانچه سیاهی دل در میغوکه چشم در آید بیهوش شود و برآمد و رفت دم نگاه بچشم دانش کند و از جای که بیرون می آید و باز دران میرود بینای آن شود که او خود دل است و بینائی آن وقتی میسر خواهد شد که دم را از بالا رفتن و پائین شدن در سینه که عقد پران و اپان بسته شده است نگاهدارد و ساکن سازد و ذکر اسم ذات که دس برو باشد یعنی محفوظ محض برهمنان و چهتریان نماید و چون از ذکر آن همه گناهان سابق سوخته گردند و پاک شود بذکر اجپا شاغل شده مراقبه دل کند چرا که معرفت دل ازان شغل میتوان حاصل ساخت و انجا شبد اناهد که خشیت الله تبارک و تعالے باشد بشنود و نور پاک دل را بنظر دانش مشاهده نماید و چون دل را دریابد و اهل دل شود

وهمیشه بخواهش خود مشمول شمائل مذکور است چون از رسیدن اجل قالب میگذارد و زندهای
که باو کرده شد تخم قالب عنصری آمد باو همراه میروند و او را باز در کالبدی آرند برین موجب
گفتار که هر کرمی میرد باز پیدا میشود هر که پیدا می شود می میرد درین هیچ شک نیست و عمر قالب
حسب الکرد از خود میباید و آن کردار همین که اینجه درین قالب انسانی میکند مطابق آن
به جزا میرسد چه از آنکه غافل راه معرفت چون از قالب جدا میشود پیشکاران ملک الموت
که در هندوی دهرم رای گویند بدرگاه دهرم رای که بجای عادل حقیقی بر مسند عدل
نشسته است و اعمال انسانی را بمیزان عدالت و انصاف می سنجد میبرند و العادل صاحب
عدالت از روی شفقت اول نصیحت میکند که با وجود شناسائی و استحقاق حق تبارک
و تمجید چرا در ضلالت خود را مضطرب گردانیدی الحال کاشته خود بدرو بعد ازان در خور
هر سزائی که بوده باشد تادیب نموده حکم میکند که در وجودها بگردانند پس از آوارگی گردش
وجودهای خبث و ناپاک باز در وجود انسانی موجود میشود همین طور در عالم پیدایش و فنا
افتاده است و اصلا بمعرفت حق عزوجل روی خلاصی نمی بیند و بعضی افعال ازین قسم
اند که چون به آن افعال مثل عبادت حق که در صفای ظاهر و باطن بوده دائم بذکر مشغول
باشد و بقدر امکان خیرات کند و زیارت تیرتهای ظاهری بروقت و هنگام آن بجا آرد
بعد از مرگ بعالم دیوتان میرود و مدتی آنجا مستقیم شود بعد آن چون مدت معهود یافته
باخر رسد از انجا مسافر شده در وجود انسانی رسد در قوم اشراف و قبیله شریف در خانه
مرد دولتمند پیدا شود و سابق با عمال نیک یعنی دهرم کرم که سابق عادت بآن داشته باشد
و باز بهمان مرتبه رسد و بعضی فعل ازین قبیل اند که آنها را گناه کبیره در فرس و جهانپاپ در هندوی
گویند از کردن آن افعال بدوزخ رود تا قیام قیامت که پرلے برهمانڈ گویند آنجا حیران
و نالان و متالم باشد و از عذاب آن خلاص نشود و بهیچ وجود نگیرد اینکه طفل در شکم مادر
که هنوز بیرون نیامده باشد و می میرد و ده ساله و پنج ساله بالب آربل که کمتر عمر باشد نمیرد هم

در اصل همین را گویند که آنچه نابوده است مانند صورات خیالی که بظاهر میتماید آنرا بود دلند
و آنچه بوده است مانند جان که در باطن بفروع حق جلوه بظهور دارد و بچشم ظاهر دیده نمی شود
نابود انگارد ازان امید یا دلی پیدا میشود و دل بخواهش خود مقید باعمال خود است از نیم
جان که صفت خاص مطلق آمد با وجود اطلاق محض از دل مقید اعمال گردید که ازان دل
و دانش ظاهر بین و وهم و خودی پدید آمد و از خودی ست رج تم هر سه خصلت هویدا گشت
و از ست هوا و از رج حرص و از تم شبد یعنی سخن پیدا شده و از شبد هوا و از هوا
باد و از باد آتش و از آتش آب و از آب خاک و از مجموعه اینهمه وجود انسانی اتمام یافت
و این پرده های ظلمات بران نور پاک باعث حجاب او شدند مثل ابر و آفتاب و در ملک
دیوتان که عالم بالا است بعضی جسم از نور آتش و آب و از مانند ماه و مشتری و بعضی
از باد و آتش مثل مریخ و بعضی از آتش مانند خورشید درین سر آنست که اگرچه اینها هم
وجود عنصری دارند اما خاک در جسم آن دیوتان یعنی ملائکان بغایت کم است چنانچه در جسم
انسان باد و چنانچه در وجود انسان خاک است در وجود آنها آتش احاطت دارد
از آنکه وجود نوری دارند و در عالم تحتانی که آنرا پاتال گویند هم وجود عنصری است اما
آنجا باد غالب است و چنان که قالب جان است زندهای عنصری با او مدام میباشند
و جان دائم با جان میباشد و هرگز بیریاضت هشت انگ پوست جوگ زائل نمیشود ازین
مرگ که برآمدن دل از کالبد عنصری است و مردم آنرا موت میدانند و آن بدان ماند که
نعی پوست بگذارد بیش ازان نباشد و جان زنده حواس را وقت گذاشتن قالب
با خود میبرد که اسامی آن زنده ها برین تفصیل است زنده خاک خط لذات گرفتن از اقسام
غذای باشد و زنده آب شهوت راندن و مساس کردن و مدارا نمودن آمد و زنده آتش غضب
و دیدن صورت عشق و رزیدن است و زنده باد بوی گرفتن و زنده هوا سخن گفتن و شنودن
بود و زنده مجموعه عنصری خواب و جوع و تعطش باشد و زنده دل آرزو و خواهش است

بورزش پرانایام نگاه داشتن عبادت کند و ازان سرمایه مذکور را باخود دارد و تن را بحرکت
و ساکن ساخته مراقبه جان بدانش و دل نماید تا آنحالت میسر آید که مدت چندانکه خواهد
زنده ماند و بخواهش خود تن را اگر بگزارد مختار باشد و بذات مظهر صفات راجع گردد
که اصل است آن شخص در زندگی هم آزاد است و هم بمردن آزاد شود و در هندوی چنین
جوگی را جیون مکت گویند اما ورزش جوگ بنهایت دشوار است چرا که اصلا این دل
توجه به آنحالت نمیکند و در زندگی بخواهشهای عالم عالم و هوا و حرص جهان جهان
سرگردان است و بمردگی همان خواهش ها را همراه می برد مانند گلی که چون از درخت
جدا شود بوی خود همراه برد و از کشش همان خواهش ها باز بوجود می آید همین منوال
در قید خواهش خود مقید است برین تقدیر اگر آن میسر نشود باید که در حفظ حق سبحانه تعالی
چنان اشتغال نماید که ایستاده و نشسته و خفته و بیدار و چون براه رود و مقیم شود و در
همه حال ذاکر بلسان باطن بوده باشد و در همه جای ظهور او داند و بی او هیچ شئی را
موجود نداند و همه صورت را مرآت جمال بمثال حق بیمال انگارد و ظاهر با مور دنیوی
پردازد قطع نظر از توجه دل که تماشای آن بازی متصور شود و بالتصدیق همان ذات
بقا صفات داند چون چنین شود و در بعیت حیات سپردن که وقتی میشود بنهایت نازک
آن ذات پاک را یاد آرد تا دران محو شود و براحت ابد رسد بمقتضای آنکه آنچه دران حین
بدل یاد آرد البته بآن برسد لیکن درین سر آنست که هرچه دوست تر و عزیز تر شود آن وقت
یاد می آید پس باید که مدام از همه چیز دوست و عزیز تر و یار و محب مربی و منعم و مراد بخش
و دوستدار و پروردگار آفریدگار خود را داند و دائم در ذکر او باشد که بسبب این عبادت هنگام
تهی کردن قالب مطلوب اصلی بنهایت معین برحق و رحیم مطلق لمعه پنجم در بیان معرفت
ذات و ماهیت صفاتش آنکه چون بنظر تامل ژرف نگاهی به نیل دریافت جان کند میان
جان و جانان هیچ فاصله غیر از ابید یا که عبارت از کج فهمی و نادانی باشد نه بیند و ابید یا

وهم دانش کمال دریافت سلوک حقیقت این معنی به علم الیقین یقین بفهوم و معلوم
که جان نیز وال و باقی لایزال است و هرگز گرد فنا بر دامن بر بقایش نمی نشیند و پاک
و خالص و بیچون است و قلب که قالب اوست مدام با او بود که دانش و فکر و وهم
و خیال مضافات اند و چون بخلقت وجود انسانی که بصفت بیان ربانی موصوف
داشته اند سرفراز و موجود گردد و بر همه چیز قادر بوده باشد خصوص عبادت حق سبحانه و تعالی
و معرفت آن ذات مظهر صفات از ازل تا ابد مختص بهستی انسان آمد و بدون آن هیچ
مخلوقی را بر آن حالت دستگاه نیست معهذا اگر براه غفلت و ضلالت بپوید و خود را
تصور کند که منم جدا از حق و مرگ و زیست بر من است و محظوظ باشد با حفظ حواس خمس
که رهزن دائمی اند و انواع آرزوها برانگیزد و دران مستغرق باطن گردد و گاهی در معرفت
جان بنا شد و نه دریاد حق سبحانه و تعالی آن شخص بعد از مرگ بحسب اعمال خود در دوزخ
که مسکن گناهگار انست به نکبت و نکال و وبال متنوعه گرفتار آید و بعد از مدت که بموجب
قلت و کثرت عذاب گناهان معهود یافته است چون از انجا برآید فی الحال در انواع وجود
و خبث و پلیدی مانند کرم سیراث و مار و کژدم و غیر ذالک بطائران بوجود می آید
همچنین در هشتاد و چار لک وجود که مقرر است وجود میگیرد و دران وجودات الجمله ای
گوناگون حیران و پریشان و نالان میشود بعد ازان چون در همه آن وجودها بگردید باز
در وجود انسان موجود میشود اگر درین وجود انسانی که بهزاران محنت یافته خود را نیافت
و بعبادت حق تعالی مشغول نگشت بی بهره میرود و مضطرب الحال میگردد پس انسب
آنکه این وجود را از مغتنمات دانسته جویای اصل خود بود که چون واصل بآن شود
براحت لانهایت کامیاب و از هزاران بلا و محنت که درضمن بوجود آمدن و مردن و زیستن
مندرج است خلاص شود لیکن این معنی منحصر است در عمل جوگ که در صدر اصدار
یافت چه طاقت جبلی خود را که دم باشد و از افزونی جبلیت آن که بحرکت وجود همان است

که چون اپان برخیزد از دل میخیزد و چون فرو رود در ان میرود هر که بورزش دم که
هندوی پرانایام گویند خود را مهذب سازد رفته رفته بخور و خواب شود و دم را نگاهداشتن
عادت کند آن قوت بمراقبه آرام بخش دل را بر معرفت دل گذارد و عقل کل را که در لمعه
اول ذکر یافت باعتدال تمام بر مشاهده قلب نگارد چون چنین کند در انتهای اپان بنگرد
نور پاک دل را مشاهده کند و ناهد شهید که اولیای الله از اصیت الله تعالی و تقدس
تبارک و تمجد گویند و الهام دوست کلام خوانند بشنود و هر کس که این باد پران اپان را
بند فساخت و در حرکت و جنبش وجود باشد پس ازان حرکت و زیدن آن دو باد باد
دگری توابع فزونی یابد و قطعاً بمشاهده دل رسیدن نتواند چنانچه چراغ از وزیدن باد
روشنائی نه پذیرد بلکه افروخته نشود و قسمی که باد نباشد چراغ بروشنائی تمام افروخته میشود
و از روشنائی دل انچه در محل بوده باشد میتواند دید همچنان از بند ساختن آن دو باد
که مدم بالا را بالا رفتن دهد و مدم پائین را پائین شدن چون مستقل بآرام تمام در مراقبه شود
فی شهودت القلب شهود را به عین القلب بنا گردد و تجلیات چنان بر حقایق کما هی عالم صغیر
که مراد از وجود انسانی است وقوف یابد و بتدریج جنان را در جان محو سازد و جان
مقرون مماس بجانان ست که ذات پاک بی نیاز واجب الوجود باشد آن جوگی و آن
درویش بمرتبه کمال آرام و سرور تام و راحت تمام که بدایت و نهایت ندارد برسد
و از قید بعید هجران رسته نجات اطلاق وصال لامثال اصل خود یابد بفضله
و کمال کرمه لمعه چهارم آنکه مرید در ابتدای سالک سلوک جوگ چگونه شود آنست
که مبتدی با عمال جوگ ادها تم و پرانایام است آنکه داشتانکه بی توجه مرشد کامل
عامل نمیتواند شد پس باید که طالب صمیم القلب بمعرفت حق جل و علا که مطلوب اخص
همانست شده به نیاز تمام از قبله حاجات و کعبه مرادات فیاض مطلق مستدعی فیض
او شود که باستمداد جود نامجدد و دوبدستیاری فضل نامتناهی هم مرشد رشد بخش بهمرسد

که از نور است و منور آن ذات حق سبحانه و تعالی و قالب جان که لنک شریر گویند
نوری است ممتزج بظلمت و این عنصری از اربع عناصر و این عنصری رازندگانی و
شعور از ان لنک شریر است که مانند مهتاب روشنی دارد و از ان آبجیات تن را حیات
و حیات و زندگانی آن لنک شریر از جان است چنانچه ماه را روشنی از آفتاب باشد
همچنان لنک شریر را که مثل ماه دارد و ضیای از خورشید جان است و جان همیشه
در لنک شریر که دل باشد منزل دارد و جان بیزوال است جوگیانی که بورزش جوگ
اد هاتم است انک ان لنک شریر را از جان محو میسازد و از فنا به بقا می شتابند و تا آنکه
دل در جان گم نشود اصلا بنجات نرسد چرا که او این جانرا بسبب آرزوهای گوناگون
خویش در انواع وجودات می برد و حیران میسازد تا آنکه آن لنک شریر درین قالب
عنصری بیباشد حیات دارد و چون خارج شود می میرد و آن عناصر هریکی بکرهٔ خود
می پیوندد و در هندوی هنس همون رامیگویند و قوت آن وجود عنصری این دو باد
که پران و اپان باشد یعنی دم بالا و پایان است و ازین هر دو باد در سینه عقد بسته شده است
که ازان عقد این قالب خاکی را طاقت گفتار و رفتار است چنانچه دوازده باد در وجود
اند که ده هر ده دوازده را که این محل عنصری دارد و دو این پران و اپان که در انجا فایق اند
و درین هر دو باد هم یک اپان که مرکب روح باشد افضل است که اتمنت روپ یعنی نازک
وش و از اختلاط مصاحبت ناجنس که نفس است چون روح میخواهد که بیرهیزد قصد
بیرون آمدن بقوت آن باد که لطافت روح می وزد میکند اما این نفس که بارزوهای
نو کهن مقید باعمال در وجود است بسبب عمری که معهود گشته بزور پران مذکور روح را
در وجود میدارد و همیشه ذکر روح همین اجپا است چنانچه در تمام روز و شب بیست یکهزار
و شش صد دم میگیرد و ازان این تن زنده میماند و آن ده باد دیگر که در تمام وجود در هر رگ
و استخوان پراگنده شده اند با همین دو باد وابستگی دارند و دل در انتهای این باد اپان است

چنانکه روشن ساز عالم است و تاریکی جهان از وزائل میگردد وقتی که بفرمان پروردگار
بخواهد باران برزمین ببارد اول خود در تب و تاب می آید چنانچه تابش ایام حمل و تموز
و جوزا معلوم است بعد ازان قوا محدد آتش است که چون آتش را خواهند برفروزند
از دمش باد دود میخیزد همچنان از آتش آفتاب این دود ابر برمی آید و حجاب آفتاب
میشود نور پاک خورشید را مخفی میسازد دود را قاعده است که قطرات آب از وپدید آید
همچنان از دود ابر قطرات مطرات فرو میچکد و عالم سیراب میگردد و بعد ازان چون
آن دود ابر دور میشود و نور آفتاب عالمتاب پدید می آید همچنین ظلمت این خلقت
باراده ذات مظهر صفات پیدا گشته و حجاب آن شده و چون بخواهش آن ذات
پاک فانی میشود ذات منور حقیقی واحد باقی میماند بی احتجاب خلقت که بآثار موج
دریا موثر است که از دریا خیزد و در همان فرو رود و گاهی ازین تاثیر خالی نیست از صفت
ذات مطلق که در هندوی پرکرت و شکت گویند این عالم پیدا میشود و دران فانی
میگردد و آن پرکرت و شکت بذات حق سبحانه تعالی که پرم آتمان گویند نسبت
شعاع بآفتاب دارد که این شعاع آن آفتاب است و گاهی ازان ذات جدا نیست
و ابد است چراکه پرتو ذات منور یگانه است که صفت بقای و پایندگی لازمه آن ذات
آمد و الله علم الانسان مالم یعلم لمعه سوم دربیان ماهیت قالب انسانی آنکه
درین ترکیب عنصری دو نفس دیگر است یکی چهرکه آنرا معجون هیولانی گویند و دیگری
چهرکه آنرا جان نامند یعنی چهر فانی است و چهر باقی و اسامی هر سه وجود در هندوی
پنج بهوت شریر و لینگ شریر و سوچم شریر گفته اند و این هر سه عبارت از تن
و دل و جان است چنانچه تن از خاک و آب و آتش و باد و هوا سرشت دارد و آن
لینگ شریر از دل و دانش و اهنکار و چت پیدا است و جان خالص از نور
و این قالب عنصری قالب آتقالب هیولانی است و آن قالب قالب جان است

و دران فانی میشوند و آن ذات باقی لایزال واحد مطلق است و حد و نهایت و آغاز و انجام ندارد و بی شبهه و بیمانند است و این عالم و صفت ذات حق سبحانه که هندوی پیرم گمان گویند آنچنان گنجیده است چنانچه در دل انسان خواهش که از دل پیدا میشود و باز در دل گم میگردد که آنرا در هندوی سنسکلپ و لکلپ گویند همچنان این عالم گوناگون که باین وسعت مینماید از صفت ذات مطلق بظهور می آید و دران فانی میشود و ذات پاک مطلق را منتهای و نا محدود است این نور جان پیش آن منور ظلمت آمد اما چون ظلمت آن منور الطف آمد نور پر سرور است و دل ظلمت آن نور پر سرور آمد که اگرچه پیش این نور پر سرور ظلمت ماند اما لمعه آن نور پر ظهور است که مظهر تمام عالم آمد یعنی ذات مطلق را پرتو صفت آمد که جان خواند و جانرا پرتو دل آمد و دل را پرتو تن آمد پس این عالم که نمود تن و صورت است پیش لمعه ظهور دل ظلمت آمد و دل ظلمت نور جان است و جان با وجود تجلی که با اوست پیش جانان بظلمت ماند بین تقدیر عیان و ظاهر است که ظلمت پیش نور اصلا وجود و بود ندارد چنانکه ظلمت عالم در لمعه دل وجود ندارد همچنین دل در جان و جان در جانان وجود و بود ندارد و همان یک ذات پاک باقیست و پاینده که محیط همه آمد پس انسان اگر باستعمال ریاضت مذکوره خود را در ذات حق تعالی که مدام باقی است محو سازد از فنا به بقا شتابد و از انسانی در گذشته بربانی سر فراز شود بکرمه و فضله لمعه دوم در بیان آنکه همه نورهای عالم پیش آن منور که محیط نورهاست مانند ظلمت دارد از انکه ذات پاک حق سبحانه و تعالی آن منور است که عالم با نورانیت آفتاب و ماهتاب و ستارگان و آتش وغیره ذالک اینچه ضیای در وست ظلمت لمعه نور آن منور آمد بنهجی که در لمعه اول ذکر یافت چه که این پرده های ظلمت چون ازان منور پدید آمد حجابی کاتم آن شد از نیست که حیرت در معرفت آن ذات عارض است مثل آفتاب با وجود شعاعی که با خود دارد

و دانش کل که شناسای حق عز و جل است برسد و دانش و همیه دران محو شود و بعد ازان تا بدانش کل در خود مراقبه نماید که این دانش لمعه کرام نور پاک چون چندے مدت مداومت باین فکر کند در یابد که محیط این دل است و ظهور این دانش از دل میشود که دانش روشنائی نور دل است پس بآن روشنی نور دل مانند ماه تمام روشنست و بشانزده شعاع کامل تجلی جمال دارد مشاهده نماید و این دانش را انجا محو سازد پس بآن نور دل مراقبه در دل باستقامت تمام و باستحکام لاکلام بورزش پرانایام سماده کند یعنی آرام نماید چون مدت متمادی دران سماده بگذرد و بی آرام نشود و بقرار و آرام بحال ماند نور پاک جان را که خالص و بیچون است مانند آن هیچ چیز نه در دل مشاهده کند تا بحدی که دل دران گم گردد چون دل محو گشت یکی بصفت وحدت ماند و جان خود را به صفتے که صفت خاص ذات اقدس است دریافت و شناخت وجود صفت جان ذات موصوف خود را که جانان و لب لباب است و اقدس و الطف که منور همه نورها و محیط جمیع موجودات آمد مانند هوا که بزبان هندی اکاس گویند بیرون و درون و همه دان و خالص و بیچون و بی شبهه و بی نمون و بی بدایت و بی نهایت و ابد و سرمد و دائم و قائم و از نور ظلمت برتر است کماهی و مدرک شده در مشاهدهٔ آن بحر رحمت و سرور چنان مستغرق شود که قطره بدریا یکی گردد و هیچ نهج دوئی نماند تا صفت و موصوف الله محو شود عین او گردد که دران گنجیده اند و او در همه جای محیط است و همه موجودات را نمود از قدرت اوست که این نابود از بود مینماید یعنی الطف الطف است که از حقیت بود و این نمود بی بود بیود نمود دارد چه ازانجا که صفت ذات اقدس هم مدام اضافت به موصوف دارد هر دو تطابق شرط اند صفت و موصوف پس انچه صفات آن صفت است عدم آمد و آن صفت خاص معدوم نمیشود چرا که متصل و مماس است به بیزوال واجب الوجود و ممکنات همه ازان صفت اند که از بوجود می آیند

باو بخشیده بودند که مزید بخشش بران نادان موجب تکبر و غرور گشته اورا در حجاب غرورت و پندار
انداخته بود که راه شکرانه گذاشته در شکایت شتافت و منعم خود را نشناخته در ذلت
دوئی و خودنمائی که عبارت ازمائی و منی است بیگانه وار یگانه زمانه شده بود لهذا کرشن دیو
که دریای بیکران پر از مرحمت انداورا در حالت ضلالت که باعث ادبار او بود دیده رحم فرمودند
که سر اسیمه در دوئی داشتن شرط کرمت نباشد آن پرده دوئی و نادانیش دریده بدانائی
یکتائی اندوختند چون قطره بدریای آرمید دوئی برخاست یکانگی بجای خود نشست کرشن دیو
را که کرنامی در هندوی میگویند بهمین معنی که بر درد هر دردمندی رحم فرموده درد شرا
راحت می بخشند مقالات ستوده آیات فرموده ایشان که سوامی بیاس در سلک نظم
سلوک منسلک ساخته ترجمه آن در فارسی محض بواسطه آن درج یافت که همه کس را
بزبان سنسکرت دستی نیست باری زبان دانایان فرس که رائج الوقت است محروم
نمانند و بهره ور شوند و آن انیست ترتیب گم ساختن دل و جان در ذات حق که جانان
باشد سالک را باید بدریافتی که چشم را بینائی و انف را بویائی و سمع را سامعت و زبانرا
گویائی و حظ لذات گرفتن تن را اطلاع گرم و سرد و نرم و سخت حاصلست بورزش دم نگاهداشتن
که هندوی او هاتم و پرانایام گویند همه ادراک معقولات ذات خویش را یکجا بهم آورده
مراقبه در خود کند یعنی اینهمه شعور در شناخت بادهای که بآنها پران و اپان خوانند
گمارد و قتی که این باد اپان برآید و از کشش پران فرو رود مدرک آن شود که از کجا
برمیخیزد چون فرو میرود تا بکجا میرود چون مکان برآمدن و باز رفتن اینها دریابد آنچه
نور پاک است که آنرا ادراک و دانش ظاهری گویند چون این دانش جز که عبارت
از وهم است چه مادام که انسان بورزش دم و بذکر اسم ذات که در هندوی اجپا
نام دارد نیلوفر سینه خود را که باز گونه است راست نسازد هرگز معقول بعقل نفس الامر
نشود و در وهم کج فهم باشد و اگر بورزش مرقوم مهذب شود برخلاف آن بمرتبه عقل کل

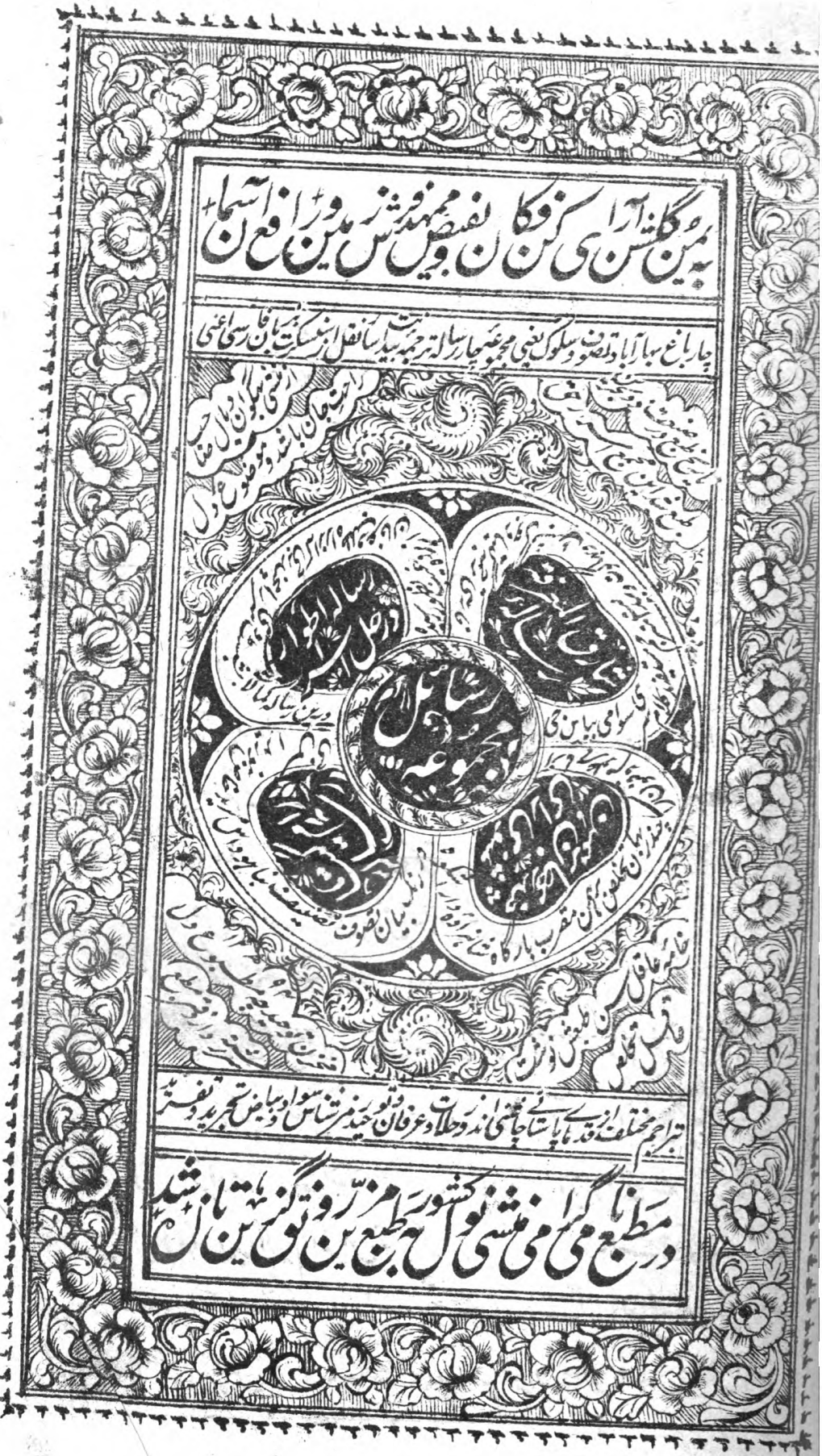
و مرحمت و کرمت ایشان کسی چگونه او انواند کرد که قهر و غضب ایشان منتج مراتب علوی
بدرجه اقصی است چنانکه سس پال راجه چندیری که بغایت صاحب قوت و قدرت و شوکت
و حشمت بود و اکثر راجه های روی زمین مطاوعت او میکردند از غایت حماقت و جهالت
چون قدر حمیده اثران وحید الدهر نمیدانست همیشه در بدگوئی کرشن دیو دور از نیکوی مانده
خود را در بدی می افگند مادام آنروزی که در مجلسی همه راجهای روی زمین حاضر آمدند و کرشن دیو
هم آنجا تشریف بردند بحضور همه آنها به بدگفتن خود را بدگو ساخت از انجاکه کرشن دیو تخلق
باخلاق الله تعالے اکرم المکرمین اند هرچند اغماض نظر میفرمودند او از اقبح خاصیت
خود باز نمیماند چون نهایت سعی در قباحت نمودن استدعا قهر از قاهر مطلق کردن است
بدین موجب در عدم وجود آن مردود آسودگی هر موجود دانسته از طاسک روئین چکر
ساخته آنچنان زدند که تنش را از بار سرش خلاص دادند با وجودی که او لیاقت سیاست
عقوبتهای عظیم داشت که کان عصیان بوده چون از دست شریف بپایه حمایت رسید
گوهر نجات که از هر چار نجات احسن است که آنرا هندوی ساجوج خوانند یعنی پیوستن نور
بمنور و یافتن و بعیان در نور پاک کرشن دیو محو گشت هرگاه نتیجه غضب ایشان این باشد
تا از مهربانی چه توان گفت که مجال مقال نمانده حاصل اینمقدمه آنست که اگرچه در چشم
ظاهر بینان کشتن سسپال بغضب نمود اما از نا غضب بود چراکه غبار غضب و قهر بر دامن
خاطر مبارک ایشان نمی نشیند و از این معنی همه صورت پاک اند و جز کرم و لطف رزق رسانی
و مراد دهی و خطاپوشی و گناه بخشی خاصه همت مراحم نهمت ایشان دیگر نیست و از عجائب
که اکرم المکرمین گویند و پت پاون و ادهم اودهارن در هندوی نامند یعنی بخشنده گناه
گناه گاران اعظم بتقدیری که همه خلقت را از خود میدانند و هیچ کس را که احدی
از ایشان جدا نیست و جمیع وابسته بحقیقت ایشان از خود جدا نمی دانند چون سسپال
آماده بر جهال مرتکب بناوانی و نسته هر دانای روزگار بود چه اینقدر دولت دکنت

فرمود و آن است که سوامی بیاس محاورتی که از عرفان حق در میان مظهر خاص الخاص
زبانی دانا ہے سر باطن کرشن و ارجن و را مچندر و شبست و شن و برہما در کتاب گیتا
و جوگ بشست و بھاگوت و بیدانت سار گذشته است در نظم سلوک بزبان سنسکرت
منتظم ساخته ازان میان از نہایت باریکی و از بسیار اندکی موافق فہم خود از سواد بہ بیاض آورد
که سویدای پرضیای دل را چون از کثرت شغل دنیوی قلت دراست و فرست و بصلابت
غفلت ظلمت بہم سد از مطالعه آن بیاض و منجلیت پدید آید تا سلوک معرفت از دست
نرود الله تعالے گفتار طالبان مطابق کردار گرداند و از انجا که آفتاب عالمتاب روشنائی بخش
عالم کبیر است و بدو آزده لمعه لامع ہمچنان این رساله را چون روشن ساز عالم صغیر دانست
به دوازده لمعه ساطع ساخته باسم **شارق المعرفت** موسوم ساخت اینست فہرست
لمعات **لمعه اول** در وصف بزرگی کرشن دیو و استعمال عمل جوگ **لمعه دوم**
در بیان آنکه ہمه نورہای عالم پیش آن نور که محیط نورہاست مانند ظلمت دارد ؛
لمعه سوم در بیان ماہیت قالب انسانی **لمعه چہارم** در بیان آنکه مرید سالک سلوک جوگ
چگونه شود **لمعه پنجم** در معرفت ذات و بیان ماہیت صفاتش **لمعه ششم** در بیان
دانش معرفت ذات **لمعه ہفتم** در بیان وصف ذات پاک و استعمال جوگ **لمعه ہشتم**
در بیان کیفیت ترکیب بشری که آنرا بعالم صغیر موسوم ساخته اند **لمعه نہم** در بیان
آنکه طالب چون اول به شغل نگاہداشت دم مشغول گردد تواند بر ماہیت باطن اطلاع یافت
لمعه دہم در گذشتن از خواہش شئے ہای نشانه تعلق و فعل و نتیجه آن تا تجرید کمال
حاصل آید **لمعه یازدہم** در بیان آنکه آنچه فانی میشود فعل است از انکه تن خود محض فعل
بود از فعل پیدا آمده و جان که فاعل است لایزال و باقی **لمعه دوازدہم** در بیان
آنکه عابد معبود حقیقی البته به کمال میرسد ہرگز ناقص نمی ماند **لمعه اول** در وصف
بزرگی کرشن دیو و استعمال عمل جوگ آنکه کرشن دیو عین ذات حق بودند تعریف و توصیف

ماجرا در نوشتی و بر تبه مقبلان بالجمال ممتاز ساختی امید آنست که در هر باب کارساز
بندهٔ خود خود باشی بی اسباب غیر خود که اصلا بهبود بنده دران نباشد یعنی هر که نیاز
بدرگاه بے نیاز اورد نیاز انکه از همه بی نیازسازی و خود باحوالش پردازی چرا که
بنده نوازی بی ابنازی از غایت کرامت خود که صفت ذات اقدس والطف است
کرم فرمائی که عوائب وضلالت از دانش کوتاه بین هر مستظر و مستهدی زائل گردد
و معرفت و شناسائی ذات خالص الانوار که لمعهٔ آن آرایش ساز عالم است و وصال لاشال
متواصل شود و سرافرازی کونین شامل حال بنده ها موحد گردد ؎ وصال تو زعمر
جاودان به ؎ خداوندا مرا آن ده که آن به ؎ شرح سبب تالیف این رساله آنکه
چون این طالب عرفان حق را بحسب اراقی که مرکوز فی الضمیر دارد بنکات ارجمند محققان
هر ملت ازروی صلح کل مدنظر بر معرفت نظام جزو کل داشته شغله کل بود که بعلم الیقین
تسکین پذیرای شود فی الجمله بیان کلام راحت انجام حق اساس حقیقت شناس
معرفت مقیاس وحدت مماس محرم اسرار خاص الخاص سوامی بیاس که
تعریفش از هر چه گویند افزون توصیفش از هر چه نویسند خارج و بیرون است چنانچه
حکیم اول افلاطون که شهرهٔ آفاق و ممتاز از حکمای عرب و عجم بوده چه از انکه
باوجود انواع حکمات بحکمت اشراقیه سرافرازی داشت در شاگردی کمترین
شاگردان متمم هندی که حکیم بس بزرگ گذشته است و افلاطون در کتب موقفه خود
وصف کمالاتش را بدرجهٔ کمال بل اکمل بمفصل بقلم آورده او استاد وقت شده بود
و این مرشدش مریدی از سلسلهٔ مریدان سوامی بیاس است درجهٔ بزرگیش را ازینجا
تصور نمایند که چه درجه خواهد بود بمجرد استماع چنان تاثیر کرد که دل را بحالت سماع
اهل حال در آورد لاجرم بنگارش ترجمهٔ آن دست را بکار بست و دیدهٔ دل را
در املای آن بحیثیتی که فروگذاشت مطلب اصل و نقل مترجم بوقوع نیاید دیدبانی



حمد وثنای بی انتهای لائق حضرت ذات وحدت صفات واجب الوجود رب المعبود
جان بخش خرد آفرینیست که از کمال کرمت تجلیات آفتاب معرفت خویش ذرات ممکنات
انسانیت را متجلی گردانید وصفت وحدت لانهایت حق سبحانه بچون صانع چون را سزد
که هژده هزار عالم کون وبی احصای مکان ولامکان بصنعت بی نظیرش مصنوع آست
وسپاس بقیاس لاانتها منشی انشاء وکتاب بدائع عرش وفرش را واجب که از بکمن انشاء
اونشأ سواد لیل وبیاض نهار حجتی بکمال اظهار شیوع اوست واوصاف اصناف الاصناف
غایت الغایت آن کاتبا نسخه دانش وبینش را فرض ولامحاله که قلم ودولت از اجتباے
نگارش اسماوصفات اکمل ثبات اوبشرف مقدمت آفرینش مرفوع است چون شکرانه
آن فیاض برحق وکریم مطلق که همه موجودرا از نابود ببود آورده انواع مرحمت وعنایت
بر هر فردی از افراد موجودات نمودنا محصوراست لاجرم عجز ونیاز لب کشا شدن بر بندگان
لازم بل الزم آمد ربنا اکرم المکرمین توئی که بنده های خودرا از بلاے عقوبت رهانده
عفو جرائم فرمودی چه آنانکه از ابتداے هوشمندی بلوث گناهان کبیر ملوث بودند
وتلفاً شایستگی احرزش نداشتند بیک کلمه الحق وحدت نطق که بیقین صدق منطق توبه شده



تبراجم مختلف از قدیم پاستانی جا تھی اندوحلات عرفان تو حید مرشناس سواد و بیاض تجرید و تفرید
در مطبع مرزا مہی مشی نول کشور بمطبع مین مزین و تو گزین تا بان شد

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سی جو علحدہ موجود ہی اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہی معلوم ہو سکتا ہی کہ قیمت اس مال نہایت ارزان مقرر ہوئی ہی ہم صرف کتب مذہبی اہل ہند اردو و فارسی و بھاکھا بخط فارسی و ایضا کتب مذہب اہل ہند و کتب زبان سنسکرت و بھاکھا بخط دیوناگری کی کچھ کتابین ذیل مین درج کرتے ہین -

کتب مذہبی اہل ہند اردو و فارسی و بھاکھا بخط فارسی -

برج لاس بھاکھا مع الفاظ کے ساتھ باہتمام شائستہ طبع ہوئی ہے

بہار بندرابن - سری مہاراجہ پنچانند سری سری بندرابن جی اچارج کی عمدہ تصنیفات سے ہے

تمر بہار بندرابن - مصنفہ سری مہاراج مندرابن جی اچارج پنچہ بہار بندرابنی جو بطور ڈکچنری کے فرمایا -

کاشی اشٹک - منظوم - یہ نظم دلکش حالات سری کاشی جی تصنیف منشی چھبن لال صاحب مخلص افسر ہے

راماین فرحت - منشی شنکر دیال صاحب لکھنوی فرحت تخلص کی تصنیفات سے مع تصاویر عمدہ ہے -

اومان پت دیگجی - اردو مصنفہ منشی لال جی کاکوروی

مجموعہ مدن لکھ جاتا - تصنیف لالجی کاکوروی

سودامان چرتر - منشی گردھاری لال صاحب کی تصنیف -

ایضا فرود -

سودامان چرتر - مولفہ جگناتھ سہای -

پوتھی ست نام نظم - منشی جے کرن صاحب کی تصنیف ہے

کاشف دقائق مذہب ہند - تصنیف حکیم بکھن لال

مثنوی چہر گوپت - تصنیف منشی جگناتھ خوشتر

شیو پوران منظوم - تصنیف منشی شنکر دیال فرحت

گنیش پوران نظم ایضا سری گنیش جی کی پیدائش اور ان کی بزرگی کے بیان مین

پریم ساگر نظم ایضا بھاکھا -

بھاگوت منظوم - تصنیف منشی جگناتھ صاحب خوشتر -

بھگت مال - منشی تلشی رام صاحب کی تصنیف ہی

آئینہ مذہب ہنود - لالہ جیدیال سنگھ سحر

راماین خوشتر ہی - کئی مرتبہ مطبع مین چھاپی گئی

بھلا دچرتر - سری پہلاد جی کی کتھا کا بیان ہے

اشٹادشی مہاتم - کتھا ایکادشی جی کی مطبوعہ مطبع ثمر ہند -

جہانبھار بھاکھا اردو نظم - یہ کتاب تالیف و تصنیف منشی ظوطا رام مرحوم مخلص شایان ہے -

کالیست درپن - یہ نہایت عمدہ کتاب قوم کالیست کی تاریخی حالات کے بیان مین منشی بنوت رای صاحب تحصیلدار فتح پور نے تصنیف کی ہے -

ارکہ اشٹاکہ یہ کتاب جوگ بشسٹ وغیرہ اکثر کتب تصوف کے مشابہ از منشی کیول کشن صاحب مرحوم -

سکھ ساگر - مشہور ترجمہ سری ست بھاگوت ہار ہون اسگندہ کا بخط فارسی ہے

جانکی جے نظم ایضا - سری جانکی جی کے حالات مین -

ترجمہ سکنتلا ناٹک - کالیداس شاعر کی تصنیف ہے منشی کاظم علی نے بھاکھا سے اردو مین ترجمہ کیا

ایضا کتب مذہب اہل ہند

Alafmaah Musall

(1)



تبراہم مختلف از قدیم تا ہنوز چاپی نہ دہ حلات عرفان و توحید مرشناس سوادیہ بین تحریر بدو نفیس
در مطبع نامی منشی نول کشور مزین و طبع بین و نگین تمام شد

Majmū'a-i-risā'il. 4 mystic treatises.

Majmū'ah.

1877.

~~49 C 120 (1-4)~~

49 C 120 (1-4)



